پیشوا

اردو زبان میں لندن سے شائع ہونے والا منفرد سہ ماہی رسالہ

جلد 3۔ شمارہ 2۔ اپریل تا جون 2016ء۔ زیرادارات رانا محمد حسن خاں

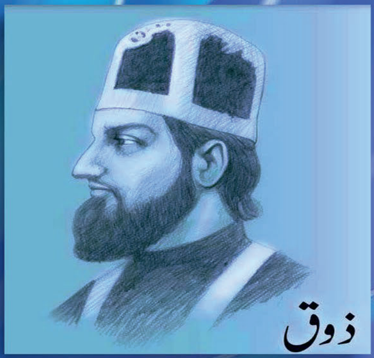

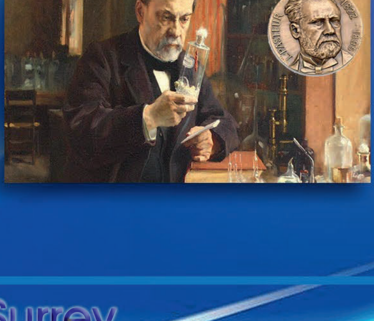

2 London Road, SM4 5BQ , Morden Surrey
Tel: 020 3674 7909, peshwaltd@gmail.com

RH DREAM EVENTS LIMITED

RH Dream Weddings

TEL: 020 3674 7909 MOB: 077 9299 8973

- Venue Hire
- Decoration
- Catering
- Cutlery & Crockery
- Service Staff

BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER

Package Price

- Event Management
- Cinematic Videography
- Photography
- DJ-Dhoolchi
- Chauffeur Service

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Tel. 020 3674 7909 - Mob. 077 9299 8973 (Mon-Fri 10:00 - 17:00)
Email: info@rhacs.co.uk - Web: www.rhdreamweddings.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

منتظمین

ایڈیٹر
رانا محمد حسن خاں
نائب ایڈیٹر
محمد ثاقب رشید
مارکیٹنگ مینیجر
رانا عبدالصمد خان
خصوصی تعاون
آر۔ایچ۔ڈریم ایونٹس
سرورق
محمد سلیم انصاری

اس شمارہ میں

آیت قرآن الحکیم۔حدیث النبیؐ۔مشعل راہ (سلامتی کا چشمہ) ۲
اداریہ (اوپن ہارٹ سرجری) ۳
مجھے شراب اور خوبصورت خواتین پسند ہیں (محی الدین عباسی سینئر صحافی) ۶
جہاد کی ضرورت نہیں رہی (طارق احمد مرزا) ۱۰
آثار وقرائن اور جنرل صاحب (چوہدری رشید خان) ۱۲
غیبت نیک اعمال کو کھا جانے والا گناہ (شگفتہ حسن صاحبہ) ۱۴
لوئی پاسچیئر Lous Pasteur (رانا محمد حسن خاں) ۱۸
آوارگانِ دشتِ خار (قسط ۶) ۲۰
ہومیوپیتھی نسخہ جات۔ ۲۴
رتقاء اور آدم (محمد سلیم انصاری) ۲۷
خان بہادر محمد ابراہیم ذوق ۲۹
شعر و شاعری: محسن نقوی۔خمار بارہ بنکوی۔احمد ندیم قاسمی۔طارق احمد مرزا۔عبدالحمید عدم۔ ۳۱
امۃ الباری ناصر۔امیر مینائی۔کیفی اعظمی۔ ۳۳
کیا آپ جانتے ہیں؟ ۳۷
حمزہ عباسی بمقابلہ فرقہ مولویاں ۳۹
لفظ ''توفی'' کی حقیقت ۴۰
عامر لیاقت کے قتل کا فتویٰ ۴۱
پانامہ پیپرز، کرپشن کی کہانی اور سپریم کورٹ (رانا عبدالباقی) ۴۵
باتبصرہ خبریں: امجد صابری کا قتل۔سیٹلائٹ ڈشیں اور ٹی وی توڑ دیں۔برطانیہ کی آزادی۔سانپ ۴۷
طلاق، حلالہ اور نام نہاد مولوی (رانا محمد حسن خاں) ۵۰
اور بہت کچھ۔۔۔

PESHWA LTD.

2.London Road,Morden,Surrey,SM4

Tel.020.36747909. E-mail. peshwaltd@gmail.com

قیمت فی شمارہ 1 پاؤنڈ ... سالانہ ممبرشپ فیس برطانیہ 14 پاؤنڈ یورپ 18 یورو آسٹریلیا و امریکہ 25 پاؤنڈز

www.peshwa.co.uk

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آیت قرآن الحکیم

اُس نے آسمان سے پانی اُتارا تو وادیاں اپنے ظرف کے مطابق بہہ پڑیں اور سیلاب نے اوپر آ جانے والی جھاگ کو اُٹھا لیا۔ اور وہ جس چیز کو آگ میں ڈال کر دہکاتے ہیں تاکہ زیور یا دوسرے سامان بنائیں اس سے بھی اس طرح کی جھاگ اُٹھتی ہے اسی طرح اللہ سچ اور جھوٹ کی تمثیل بیان کرتا ہے۔ پس جو جھاگ ہے وہ تو بے کار چلی جاتی ہے اور جو انسانوں کو فائدہ پہنچاتا ہے تو وہ زمین میں ٹھہر جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ مثالیں بیان کرتا ہے۔

(سورۃ الرعد آیت ۱۸)

احادیث النبی ﷺ

حضرت ہشام بن حکیم بن حزامؓ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ یقیناً اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دیتے ہیں۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۴۷۲۰ جلد ۱۳)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص رستہ پر چل رہا تھا کہ اس نے رستہ میں ایک کانٹے دار شاخ پائی تو اس نے اسے ہٹا دیا تو اللہ نے اس کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر ۴۷۲۹ جلد ۱۳)

مشعل راہ۔ سلامتی کا چشمہ

اے ہم وطنو! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو۔ اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا۔ مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں۔ وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی ادا کی گئی ہیں سب کے لیے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لیے اس کا سورج اور چاند اور کئی اور ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں اور دوسری خدمات بھی بجالاتے ہیں۔ اس کی پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قوتیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروّت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔

دوستو! یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں (ہندو و مسلم) میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کرے گی اور اسکے پاک خلقوں کے برخلاف اپنا چال چلن بنائے گی تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائے گی۔ اور نا صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذُرّیت کو بھی تباہی میں ڈالے گی جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لیے آب حیات ہے۔ اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدّس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا چشمہ ہیں۔

خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا ہے جو سورۃ فاتحہ میں ہے کہ الحمد للّٰہ ربّ العالمین۔ یعنی تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہیں جو تمام عالموں کا ربّ ہے۔ عالم کے لفظ میں تمام مختلف قومیں اور مختلف زمانے اور ملک داخل ہیں۔ اور اس آیت سے جو قرآن شریف شروع کیا گیا۔ یہ درحقیقت ان قوموں کا ردّ ہے جو خدا تعالیٰ کی عام ربوبیت اور فیض کو اپنی ہی قوم تک محدود رکھتے ہیں۔ اور دوسری قوموں کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کے بندے ہی نہیں۔ اور گویا خدا نے اُن کو پیدا کر کے پھر ردّی کی طرح پھینک دیا ہے۔ یا اُن کو بھول گیا ہے۔ اور یا (نعوذ باللہ) وہ اس کے پیدا کردہ ہی نہیں۔

(اقتباس از پیغام صلح۔ مرسلہ ناشرین صاحبہ۔ نیو جرسی)

(اداریہ) ’’اوپن ہارٹ سرجری‘‘

اگر دل بیمار ہو جائے تو بائیں جانب اور دل کے پچھلی جانب شدید درد ہوتا ہے اور جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ عام دستور یہی ہے کہ مریض کو فوراً اسپتال لے جایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر چند ٹیسٹ کرانے کے بعد مریض کو بتاتا ہے کہ کتنا نقصان ہو چکا ہے۔ اگر نقصان بے انتہا ہو چکا ہو تو مریض کو بتایا جاتا ہے کہ آپ کا علاج اوپن ہارٹ سرجری ہے۔ مریض جو کہ مرنا نہیں چاہتا اس علاج کو غنیمت سمجھتے ہوئے سرجی کروا کر جی اُٹھتا ہے۔ مکمل ٹھیک ہونے میں چند ہفتے یا بعض صورتوں کئی مہینے درکار ہوتے ہیں۔ جناب نواز شریف کا دل چونکہ پانامہ لیک کی وجہ سے زیادہ دھڑکنے لگا تھا اس لیے ان کے سیاسی اور معاشی ڈاکٹروں نے ان کی سرجری کروا ڈالی۔ اور اب وہ لندن میں تکے کباب اُڑا رہے ہیں۔ تندرستی ہزار نعمت ہے۔

عرصہ ہوا پاکستان کو فالج ہوا تھا اور اس کا ایک حصہ مفلوج ہو گیا تھا سیاسی سرجنوں نے اسے پاکستان کے وجود سے علیحدہ کر دیا تھا۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس مفلوج حصے نے پاکستان سے علیحدہ ہوتے ہی تندرستی کی جانب بڑھنا شروع کر دیا اور اب اتنا صحت مند ہو گیا ہے کہ اس نے اپنے وجود سے چمٹے نام نہاد مولوی نامی بیکٹیریا سے نجات حاصل کر کے خود کو مزید بیماریوں سے محفوظ کر لیا ہے۔ اور پاکستان کے وجود کو فالج کے حملہ کے بعد بے شمار بیماریوں نے گھیر رکھا ہے اور بعض بیماریوں نے ناسور کی شکل اختیار کر لی ہوئی ہے۔ وہ پھپھوندی جو پاکستان کے ماتھے پر ۱۹۷۴ء میں نمودار ہوئی تھی اس نے تو سرطان کی شکل اختیار کر لی ہے۔ مولوی نامی بیکٹیریا نے اسی دور میں طاقت پکڑنی شروع کی تھی اور اب وہ اتنا طاقت ور ہو گیا ہے کہ اسے پاکستان کے تمام دفاعی نظام کنٹرول کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ یہ کہنا غلط نہ ہو گا دفاعی نظام میں بھی یہ بیکٹیریا اپنے قدم جما چکا ہے۔ اس وقت پاکستان کا علاج کرنے کا دعویٰ کرنے والے سب سیاسی، معاشی، عدالتی اور فوجی سرجن بھی مولوی نامی جان لیوا بیکٹیریا کا شکار ہو چکے ہیں۔ پاکستان کو صرف ایک مولوی نامی بیکٹیریا نے ہی نقصان نہیں پہنچایا بلکہ اس بیکٹیریا کی وجہ سے کئی دوسری اقسام کے کینسر نے بھی اسے ہلکان کر رکھا ہے۔ اس بات کو اس مثال سے سمجھ لیں کہ جس کو ایڈز ہو جائے اس کا تمام دفاعی نظام آہستہ آہستہ بیکار ہوتا چلا جاتا ہے، کسی بھی قسم کی مزاحمت نہ ہونے کی وجہ سے انفیکشنز کینسر میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ کینسر مریض کے بدن کے ہر حصے میں جگہ بنانے میں کامیاب ہو کر مریض کو دردناک موت سے ہمکنار کر دیتے ہیں۔

اس وقت وہ پاکستان جسے تندرست رکھنے کے لیے اسلام کا چوغہ پہنا کر اسے اسلامی پاکستان بنایا گیا تھا، نہایت لاغر ہو چکا ہے، اس کے انگ انگ سے خون رس رہا ہے۔ ضیاء الحق نامی فوجی سرجن نے بھی اس کا علاج اسلام سے کرنے کی کوشش کی تھی اور اس کو بیماریوں سے پاک کرنے کے لیے احمدیوں کے جذبات اور احساسات کا خون بھی اس کی رگوں میں انڈیلا تھا اور احمدیوں کے معصوم بدنوں کے ٹکڑے بھی اسے کھلائے اور اسکے دامن میں ابدی نیند سوتے احمدی مُردوں کو بھی جھٹکے دیے تھے۔ اس سرجن نے پاکستان کو کوکین، گانجے، ہیروئین اور دوسرے نشے بھی کروائے اور کلاشنکوف سے خوب فائرنگ کروائی کہ شاید اسے زندگی سے محبت ہو جائے۔ مگر یہ سب کوششیں اس کی بیماریوں کو بڑھاوا دینے میں کامیاب ہوئیں۔ پھر اس کے علاج کے لیے اربوں ڈالر کا قرضہ لیا گیا مگر پاکستان کی بیماری بڑھتی ہی جا رہی ہے

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اس وقت فوجی سرجن پاکستان کے بدن پر رینگتے کیڑوں کا قلع قمع

کرنے کی کوشش میں مصروف ہے، وہ جتنے کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے، پہلے سے زیادہ خونی کیڑے ان کی جگہ لے لیتے ہیں۔اس بے چارے بھولے بھالے سرجن کو یہ سمجھ ہی نہیں آرہی کہ سرجن کا کام یہ ہوتا ہے کہ پہلے جڑوں کا تعین کرے اور ان کو کاٹے۔اس ساڑھے چھ فٹ کے طاقت ور فوجی سرجن کی تربیت میں یقیناً کہیں کوئی کمی رہ گئی ہے۔اس سرجن کا مشاہدہ نہایت کمزور ہے، ایک جاہل زمیندار بھی جانتا ہے کہ اگر کسی پودے کی جڑ کاٹ دی جائے تو اس کے پھول، پتے اور ٹہنیاں کچھ دیر میں خود بخود سوکھ کر خاک ہو جاتے ہیں۔مریض پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ اسے ایسے جاہل معالج ملے جو خونی پودوں کی جڑوں سے محبت کرتے ہیں اور کمزور ٹہنیوں کو کاٹ کر فتح کا جشن مناتے ہیں یا فتح کی تمنا رکھتے ہیں۔ایک انگلش محاورہ ہے کہ

"Nip the evil in the bud."

سرجن صاحب کو نواز شریف کی فراست سے ہی کچھ سیکھ لینا چاہیے تھا۔نواز شریف نے مرنے سے بچنے کے لیے ادھر ادھر منہ مارنے کی بجائے فوراً انگریز سرجن سے رجوع کیا، اور اپنے دل کے اندرون کو پاک صاف کروالیا۔دل کی وہ نالیاں جن میں کچرا آ گیا تھا یا گلنے سڑنے کی طرف مائل تھیں، سرجن نے بے رحمی کے ساتھ کانٹ چھانٹ کر کے ان عوامل کا خاتمہ کر دیا جن کے رہنے سے فالج کا حملہ یا جان جانے کا خطرہ تھا۔نواز شریف نہایت تیز نظر رکھتے ہیں وہ ہر خطرے کو وقت سے پہلے بھانپ لیتے ہیں۔اسی تیز حِس کی وجہ سے وہ تین مرتبہ وزیر اعظم بن چکے ہیں۔انہوں نے اپنے اور اپنی پارٹی کے وجود کو تومند رکھنے کے لیے کبھی کسی اصول کی پرواہ نہیں کی، جب ضرورت پڑی ضیاء الحق کو اپنا سیاسی باپ قرار دے دیا، جب ضرورت پڑی سعودی عرب کو اپنا نجات دہندہ قرار دے دیا، کالعدم مذہبی تنظیموں سے روابط قائم کر کے سیاسی قد کاٹھ بڑھا لیا، اور اپنی دشمن سیاسی جماعت کے ساتھ مفاہمت کر لی۔

پاکستانیوں نے لہولہان پاکستان کو ایسے بندر کی حیثیت دے دی ہے جسے ہر حال میں ناچنا ہے اور ان کے لیے تماشائیوں سے دولت اکٹھا کرنا ہے۔پاکستان ستر سال بغیر وقفہ کے سیاستدانوں، مذہبی راہنماؤں اور فوجیوں کے اشاروں پر ناچ ناچ کر بے حال ہو چکا ہے۔اسے ایک مسیحا کی ضرورت ہے جو اس کے دکھ درد اور زخموں کا علاج کرے اور اسے خونی جونکوں سے آزاد کرائے۔اور پاکستانیوں کو ایسے انجکشن لگائے کہ وہ اس سے شدید اور حقیقی محبت کرتے ہوئے صرف ایک نعرہ لگائیں سب سے پہلے پاکستان۔

روحانی مسیحا کی آمد کو مسلمانوں نے صرف عقیدہ کی حد تک قبول کیا ہوا ہے۔لطف کی بات یہ ہے کہ اس عقیدہ پر بھی مسلمان پھٹے ہوئے ہیں۔کوئی کہتا ہے کہ مسیحا آسمان پر جسد خاکی کے ساتھ موجود ہے، کوئی کہتا ہے مسیح وفات پا گیا تھا اور اس کی لاش کو آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور کوئی کہتا ہے کہ وہ صلیب سے بچ گیا تھا اور بہت عرصہ بعد فوت ہوا۔اسکی آمد ثانی کے متعلق کوئی کہتا ہے کہ دس بارہ برس کی بات ہے کہ آ جائے گا اور کوئی کہتا ہے کہ اس کی آمد لاکھوں برس بعد بھی ہو سکتی ہے۔اور اس کی حیثیت کے متعلق بھی اختلاف ہے۔کوئی کہتا ہے کہ وہ نبی تھے اور نبی ہی ہوں گے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ نبی تھے مگر اب امت محمدیہ میں امتی کی حیثیت سے آئیں گے۔ایسی پھٹی ہوئی قوم جس کے افکار بھی ٹکڑیوں میں بٹے ہوں۔وہ قوم مسیحا کو نہیں پہچان سکتی، چاہے وہ ان کے دائیں بائیں ہو۔کبھی ہم سوچا کرتے تھے کہ پاکستان کو جان لیوا بیماری کا باعث لیڈران ہیں، مذہبی اور سیاسی۔مگر اب سمجھ آئی کہ پاکستان کی رگوں سے خون چوسنے والے صرف یہی نہیں بلکہ ان کے لیے زندہ باد اور مردہ باد کے نعرے لگانے والی عوام بھی ہے۔

پاکستان کی بیماری کا علاج صرف ایک ہے کہ اجتماعی توبہ کے بعد اُن تمام سرطانوں کو ان کی جڑوں سے کاٹنا ہے جو ناسور بن

چکے ہیں۔ سرفہرست وہ منفی مذہبی سوچ ہے جس سے کینسر پھوٹتے ہیں۔ اوراس کی جڑیں ملائیت کا پرچار کرنے والے نام نہاد مولوی اور ان کے مدرسے ہیں۔ جب تک خونی چوزے پیدا کرنے والے پولٹری فارم بند نہیں کیے جائیں گے اس وقت تک معصوم لوگ خون میں نہاتے رہیں گے۔ ماؤں کی گودیں اجڑتی رہیں گی اور خواتین زندہ جلتی رہیں گی۔ اقلیتیں آگ کی بھٹی میں راکھ ہوتی رہیں گی، نمازی مسجدوں میں مرتے رہیں گے۔

جنرل راحیل شریف صاحب یہ کام آپ کر سکتے ہیں، اگر کرنا چاہیں۔ پاکستان کی المناک بیماری کا علاج کرنے کی فی الحال کسی اور کو توفیق نہیں ہے۔ جنرل صاحب اپنے چند ایماندار ساتھیوں کو لے کر آگے بڑھیے اور پاکستان کے دامن میں پروان چڑھتی آکاس بیلوں کی جڑوں کو اس طرح اکھاڑیے کہ پاکستان کی آغوش میں سب کے لیے سوائے راحت اور آرام کے کچھ نہ رہے۔ سب سے پہلے آئین جو پاکستان کو گھن کی طرح کھا رہا ہے اسے ختم کیجیے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو تاریخ آپ کو نہایت گندے الفاظ سے یاد کرے گی۔ اور پاکستان کے باشندے پاکستان کو بیمار کرنے اور اسے پلید کرنے کے جرم میں عذاب الٰہی کا نشانہ بن کر عبرت کا نشان بنا دیے جائیں گے۔ اللہ رحم کرے۔ آمین۔

زندہ نہ چھوڑا

شاہ اورنگ زیب عالمگیر بہت لائق بادشاہ تھا دین اور دنیا دونوں پر نظر رکھتا تھا اس نے کبھی کوئی نماز قضا نہ کی اور کسی بھائی کو زندہ نہ چھوڑا۔ بعض لوگ اعتراض بھی کرتے ہیں موخرالذکر بات پر، حالانکہ یہ ضروری تھا اس کے سب بھائی نالائق تھے جیسے کہ ہر بادشاہ کے بھائی ہوتے ہیں نالائق نہ ہوں تو خود پہل کر کے بادشاہ کو قتل نہ کر دیں۔ ابن انشاء

توجہ فرمائیں: پیشوا ادارہ کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔ پیشوا ادارہ تمام سیاسی و مذہبی شخصیات کا تہہ دل سے احترام کرتا ہے مگر ان کے غلط نظریات اور افکار کو بیان کرنے کی قارئین کو اس غرض سے اجازت دیتا ہے تا کہ متذکرہ شخصیات اپنی اصلاح کر سکیں۔ اگر کوئی شخص سمجھے کہ اسے غلط طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تو وہ بھی حق رکھتا ہے کہ وہ بھی ناقدین کی اصلاح کے لئے اپنا موقف پیش کرے اور ادارہ ایسے مضامین کو شائع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ادارہ پیشوا بلا تفریق مذہب وملّت خدمت کا دعوے دار ہے۔ سبھی رسالہ میں اپنے افکار اور خیالات کا اظہار کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ادارہ پیشوا اُن تمام قلمکاروں کو دعوت دیتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ وہ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ادارہ اپنے قارئین کی آراء اور مشوروں کا منتظر ہے۔ قارئین کی آراء پر غور بھی کیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔ (ایڈیٹر)

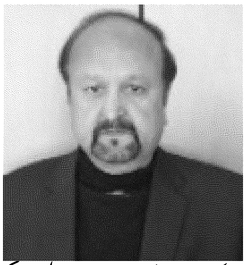

مجھے شراب اور خوبصورت خواتین پسند ہیں

محی الدین عباسی لندن MBA سینیئر صحافی ۔ تجزیہ کار m.abbasi.uk@gmail.com

یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اسے تبدیل نہ کریں جو ان کے نفوس میں ہے اور جب اللہ کسی قوم کے بد انجام کا فیصلہ کرے تو کسی صورت اس کا ٹالنا ممکن نہیں ۔ (سورۃ الرعد ۱۳:۱۲) قرآن کریم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی برائیوں اور بد اعمالیوں اور بد اخلاقیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے بندے دنیا میں بھیجتا رہتا ہے مگر ہماری قوم نے تو یہ سب دروازے یعنی نبی ۔ ولی ۔ مجدد کے بند کر دیئے ہیں تبھی یہ قوم تباہ ہو رہی ہے ۔ اب میں اپنے اصل مضمون کو بیان کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام میں حلال وحرام کی وضاحت فرما دی ہے بلکہ اخلاقی حلال وحرام سے تعلق رکھنے والی باتیں بھی سب بیان فرما دی ہیں ۔ جسمانی غذا کے حلال وحرام کیساتھ روحانی حلال وحرام کا بھی ذکر فرما دیا ہے ۔ رسول کریم ﷺ کی ہجرت کے بعد شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا اور جب صحابہ رضوان اللہ علیہم نے یہ سنا تو اپنے گھروں سے بھرے مٹکے ۔ گھڑے نکال کر باہر توڑ ڈالے ۔ شراب ایک ایسی بری شے ہے جو اچھائی اور برائی میں تمیز کھو دیتی ہے ۔ اسلام میں تو یہ حرام البتہ پاکستان میں حلال ہے؟ پاکستان میں اس کو اس وقت ممنوع قرار دیا جب ۱۹۷۷ء میں قومی اتحاد کی تحریک ملک گیر سطح پر نظام مصطفیٰ کے نام سے چلائی گئی ۔ جسپر سابق وزیر اعظم بھٹو صاحب نے دباؤ کے تحت چند اسلامی اصلاحات نافذ کیں جسمیں شراب بھی تھی ۔ لہذا چونکہ نیت نیک نہیں تھی اس لئے یہ مکمل طور پر نافذ العمل نہ ہو سکی ۔ قومی اسمبلی کے ایوان میں یہ بل تو منظور ہوا لیکن آج تک اس ایوان کے اراکین اس کی خلاف ورزیاں کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ جب بھٹو صاحب کی حکومت کا خاتمہ ہوا تو ضیاء الحق صاحب نے ایک وائٹ پیپر شائع کیا جس میں ان اکثر اراکین پارلیمنٹ اور بھٹو خاندان کو شرابی ۔ زانی ۔ اور راشی قرار دیا ۔ بھٹو صاحب کے لئے یہ بھی مشہور تھا کہ انکے لئے شراب فرانس سے آتی ہے ۔ موجودہ قومی اسمبلی کے گیسٹ ہاؤس (لاؤنج) میں شراب کا جب بے دریغ استعمال ہو رہا تھا تب رکن قومی اسمبلی جمشید دستی نے اسمبلی کے فلور پر اس کا برملا اظہار کیا اور اسپیکر کو اپنی رٹ جمع کرائی ۔ جس پر انکوائری کمیٹی آج تک فیصلہ نہ کر سکی عتیقہ اوڈھو کی کار سے شراب برآمد ہوئی تو سابق چیف جسٹس افتخار چوہدری نے سوموٹو لیا اگر کوئی صاحب حیثیت یا مولوی یہ حرکت کرتا تو قانون کبھی حرکت میں نہ آتا ایسی ہی کئی مثالیں اخبارات اور ٹی وی کی زینت بنتی ہیں جس میں چند مثالیں قارئین کے لئے عرض کر دیتا ہوں ۔ پیپلز پارٹی کے مقامی ترجمان کی خبر ہے کہ راولپنڈی میں ٹیلی فون آفس کے سامنے شراب کی جو دکان ''فیس اینڈ کمپنی'' کے نام سے واقع ہے صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ مفتی محمود ۱۶ مارچ کی شام ۱۰ منٹ تک اس دکان میں رہے ۔ انھوں نے اپنے صوبہ میں شراب بند کروا دی تھی ۔ اس لئے اس شراب کی دکان میں داخل ہوئے ۔ اس پر وہاں لوگوں میں چہ میگوئیاں ہوئیں کہ مولنا صاحب وہاں سے کیا خریدنے گئے ہیں ۔ اس پر مفتی صاحب کا یہ عذر تھا کہ وہ فون کرنے گئے تھے جبکہ فون کال آفس اس کے سامنے تھا ۔ خدا کرے یہ خبر غلط ہو لیکن خبر تو خبر ہوتی ہے اب جو ہونٹوں نکلی کھونٹوں چڑھی ۔ (نوائے وقت ۲۴ مارچ ۱۹۷۳ء) اکبر الہ آبادی نے کہا تھا

ہنگامہ ہے کیوں برپا تھوڑی سی جو پی لی ہے
ڈاکہ تو نہیں ڈالا چوری تو نہیں کی ہے

علامہ حافظ طاہر محمد اشرفی چیئر مین علماء کونسل اور ممبر اسلامی نظریاتی کونسل کی خبر ٹی وی چینل پر مؤرخہ ۱۸ اکتوبر ۲۰۱۲ء کو ساری قوم نے دیکھی اور یہ بریکنگ نیوز تھی کہ یہ مولوی امریکی سفارت خانہ سے رات کی تاریکی میں شراب میں مدہوش پایا گیا ۔ پولیس نے اس کی وڈیو بھی بنائی ۔ رات کی تاریکی میں اس کا بھانڈا پھوٹا اور وہ بھی بیچ چوراہے پر ۔ یہ مثل اس پر صادق آتی ہے ''دمڑی کی ہانڈی گئی کتے کی ذات پہچانی گئی'' میرا سوال اسلامی نظریاتی کونسل سے کہ اکثر

ہمارے منسٹر اراکین اسمبلی اور انکے اپنے ممبر شراب پیتے ہیں جن کی خبریں اکثر ٹی وی۔ اخبارات میں آتی رہتی ہیں ان پر آج تک فتویٰ جاری کیوں نہیں کیا جبکہ یہ چھوٹی چھوٹی اور غیر ضروری باتوں پر فتویٰ جاری کرتے رہتے ہیں ۔ میرے خیال میں وہ خود نشہ کی حالت میں ہوتے ہیں؟

علاوہ ازیں اسلامی نظریاتی کونسل کو کچی شراب اور پکی شراب پر بھی فتویٰ دینا چاہیئے؟ اس میں کونسی حرام ہے جبکہ وزیر اعلیٰ سندھ قائم علی شاہ نے تو یہ مسئلہ ہی حل کر دیا۔ کچی شراب پی کر مرنے والوں کو انہوں نے شہادت کا مقام دے دیا ہے اگر پکی شراب پی کر مرے گا تو کیا ہوگا ؟ اور اگر امپورٹڈ ولایتی ہوگی تو کیا مقام ہوگا۔ ہمارا معاشرہ تو بری طرح اس حرام جرم میں پھنس چکا ہے جس سے انسانی اخلاقی قدریں تباہ ہو رہی ہیں۔ اس لئے حلال وحرام کی تمیز ہی ہم میں نہیں رہی۔ صاحب حیثیت لوگ اقلیتی فرقے کے لوگوں کا نام استعمال کر کے شراب کا لائسنس حاصل کرتے ہیں پھر وہ اپنی محفلوں میں ناچ گانے دیگر غیر اسلامی حرکات کرتے ہیں۔ ہم نے تو شریعت کو بھی اپنی مرضی کے مطابق بنالیا ہے۔ شراب اگر غریب پیئے تو حرام ہے اگر عالم مفتی پیئے تو حلال۔ اب تو یہ قوم اس نج پر پہنچ چکی ہے اس کو کتے اور گدھے کے گوشت کی بھی تمیز نہ رہی جسکی وجہ سے ہمارے معاشرے میں شیطانی اور جانوروں جیسی حرکتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس پر ستم ظریفی یہ کہ حکومتی ادارے بھی اس میں بری طرح پھنس چکے کہ لہٰذا ہمیں شراب پسند ہے۔

اب ملاظہ فرمائیں۔ خوبصورت خواتین سے متعلق کہ ہمیں یہ بھی پسند

اعلان برائے اشتہارات

کاروبار کی ترقی کے لیے اشتہارات کی اشاعت عصر حاضر میں کاروباری حضرات کی اہم ضرورت ہے۔ ادارہ پیشوا نہایت کم قیمت پر اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے حاضر ہے۔

قیمت اشتہارات

A.4۔ فل سائز۔ کلر۔ 150£	بلیک اینڈ وائٹ 100£
A.4۔ ہاف پیج۔ کلر۔ 80£	بلیک اینڈ وائٹ 60£
A.4۔ کوارٹر پیج۔ کلر۔ 50£	بلیک اینڈ وائٹ 30£

اپنے کاروباری قارئین کی سہولت کے لیے ادارہ پیشوا نہایت کم قیمت پر اشتہارات تیار بھی کروا سکتا ہے۔

پیشوا میں اشتہارات شائع کروانے کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں

رانا عبدالصمد خاں 07792998973

ہیں۔ کراچی 24 مئی 2016ء دنیا پاکستان کی ایک خبر کے حوالے سے اور اس پر تبصرہ:

رویت ہلال کمیٹی کے رکن اور مذہبی سکالر مفتی عبدالقوی نے انکشاف کیا ہے کہ وہ ایئرپورٹ پر خوبصورت خواتین کو تلاش کرتے ہیں اس کے بعد اسی قطار میں لگ جاتے ہیں جہاں استقبالیہ پر خوبصورت محترمہ ہو۔ حدیث نبویﷺ ہے کہ خوبصورت چہرہ دیکھو تو اس سے کہو کہ میرے لئے دعا کر کیونکہ اللہ خوبصورت بھی ہے اور خوبصورتی کو پسند بھی کرتا ہے۔ جہاز میں ایئرہوسٹس جو سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے اسے دیکھتا ہوں۔ ایک مرتبہ میں چاند دیکھنے کے لئے گیا اور اعلان کر دیا کہ اگلے روز عید ہوگی۔ مجھے ہر حال میں ملتان پہنچنا تھا۔ چونکہ مجھے نماز عید پڑھانی تھی۔ ایئرپورٹ پروٹوکال افسر سے کہا کہ مجھے ہر حال میں ملتان جانا ہے۔ انہوں نے انہوں نے کہا کہ محترم 36 لوگ پہلے سے بک ہو چکے ہیں۔ ممکن نہیں میں نے PIA کی محترمہ سے کہا کہ آپ کا چہرہ بہت خوبصورت دکھائی دے رہا ہے۔ میرا دل کہتا ہے آپ میرا کام کر دیں گی۔ پوچھا کیا کام ہے۔ بتاتے ہی خاتون بولی کہ جہاں ۳۶ ہیں وہاں ۳۷ لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ بورڈنگ کارڈ لیجئے ہم سنبھال لیں گے۔

قارئین چند واقعات موصوف سے متعلق اور فتووں کے بارے میں جو الیکٹرونک اور پرنٹس میڈیا پر بیان ہو چکے ہیں۔ ذکر کرتا ہوں۔ ماڈل گرل قندیل بلوچ آپ کہاں رہتی ہیں میں آپ کو پسند کرتا ہوں اور ملنا چاہتا ہوں۔ اس خواہش کا اظہار مولنا نے ایک نجی چینل پر لائیو شو پر کیا اور انہوں نے یہ فتویٰ بھی دے ڈالا کہ گرل فرینڈ سے جنسی تعلقات رکھنا حلال ہیں۔ تفصیلات کے مطابق اپنی ایک ویڈیو میں مفتی عبدالقوی کا کہنا ہے کہ بحثیت طالب علم قرآن وسنت سے جو کچھ میں نے سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ آج 21 ویں صدی کے اندر جب ہم نے بد کرداری اور بداخلاقی کا دروازہ بند کرنا ہے تو قرآن وسنت کا خلاصہ یہ ہے کہ شادی ایک ہوگی اور نکاح متعدد ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ جو کسی کی منکوحہ نہ ہو اور آپ کی محرم (یعنی پھوپھو، خالہ) نہ ہو اس سے آپ جو نکاح کریں گے، جو معاہدہ کریں گے وہ شرعی طور پر نکاح ہوگا اور حلال ہوگا انکی ویڈیو یوٹیوب پر دستیاب ہے انکا کہنا ہے کہ شادی صرف ایک کریں نکاح جتنے مرضی چاہیں کریں۔ ہر لڑکی آپ کے لئے حلال ہے۔ ان کے اس نئے فتنہ نے ملک میں ایک علیحدہ بحث چھیڑ دی ہے اور دھوم مچا دی ہے۔ علاوہ ازیں یہ مفتی صاحب ایک نجی چینل پر مشہور راولپنڈی کے خواجہ سرا الماس بابی کیساتھ فلرٹ کرتے ہوئے بھی پائے گئے ان سے شادی کے لئے بھی رضا مند ہو گئے۔ یہ تماشہ بھی ساری دنیا نے ٹی وی پر دیکھا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔

ذہن پاک ہو خیالات نیک ہو تو خدا تعالیٰ کی ہر شہ خوبصورت لگنے لگتی ہے۔ پھر ان تصوراتی خیالات میں انسان کو خدا تعالیٰ اور انبیاءٔ کرام، ولیوں اور نیک لوگوں کا خواب میں دیدار نصیب ہوتا ہے۔ یہی ایک مسلمان کی حقیقی خوشی۔ تسکین اور خوبصورتی ہے۔ باقی باتیں بیہودہ فضول اور گمراہ کن ہیں جو خدا تعالیٰ سے دور کر دیتی ہیں۔ ہماری قوم ایسے ملاؤں کے بیہودہ عقائد اور خود ساختہ قصہ کہانیوں میں رہ رہی ہے۔ محمدﷺ نے آخری زمانے کے علماءٔ کو علماء سوء اور بدترین مخلوق فرمایا ہے۔ آج کوئی بھی قوم سے پوچھے یہ بات جو قرآن وسنت کے خلاف ہے تو کیوں کر رہے ہو؟ جواب دیتے ہیں ہمیں ملاؤں نے کہا ہے۔ حضرت محمدﷺ کی تعلیم پر عمل نہ کرنے سے قوم آج تباہ حال ہو چکی ہے۔ اس قسم کے واقعات کی وجہ کم علمی کا فقدان اور ہمارا کلچر مائینڈ سیٹ ہے ہمارے دینی مدرسوں میں جو تعلیم دی جاتی ہے۔ جس سے فرقہ پرستی۔ انتہا پسندی وتنگ نظری اور زہریلے نظریات جنم لیتے ہیں چونکہ ہر فرقہ اپنی اپنی تعلیمات کا درس دیتا ہے اور حسب منشاءٔ تاویل نکالتا ہے جس سے ملک میں ہر طرف ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی حالات کا ذکر ملک کے مشہور شاعر، فلاسفر حکیم الامت ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں ''تاریخ اسلام میں سب سے زیادہ مظلوم قرآن ہے۔ ایسے لوگ مسلمانوں میں ہمیشہ موجود رہے ہیں جن کے لئے اپنے اغراض ومقاصد اور اپنے خود ساختہ عقائد

مقدم ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ثبوت اور استحکام کے لئے قرآن کی آیات تلاش کرتے ہیں اور اپنی ابلیسیانہ زیرکی سے ان کی حسب منشأ تاویل کرتے ہیں اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے“

(حوالہ تشبیہات رومی جلد اول صفحہ ۶۰ از ڈاکٹر خلیفہ عبدالحلیم ادارہ ثقافت اسلامیہ پاکستان)

علامہ اقبال نے ملائیت کے ہولناک فتنہ کو بے نقاب کیا ہے۔ مثلاً وہ فرماتے ہیں:۔

قرآن کو بازیچہ تاویل بنا کر
چاہے تو خود اک تازہ شریعت کرے ایجاد

علامہ اقبال رقم طراز ہیں کہ ہمارے مولوی جس کام میں مصروف ہیں یہ وہی کام ہے جو ابلیس نے اپنی مجلس شوریٰ میں اپنے ہم کاروں کے سپرد کیا تھا۔ اور ملا شیطان کی مجلس شوریٰ کے فیصلوں پر عمل کر رہا ہے۔

(حوالہ اقبال اور ملا صفحہ ۱۲ از ڈاکٹر خلیفہ عبدالعلیم)

ہمیشہ شیطان کے حملوں نفس کو بچانے کے لئے انتہائی کوشش کرنی چاہیے۔ خدا تعالیٰ کو بھلا دیا جائے تو ایسے خیالات جنم لیتے ہیں اور جب شیطان انسان کے اوپر غالب آ جائے تو ایسا ہوتا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے خون کیساتھ اس کے جسم میں چلتا ہے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ (صحیح بخاری حدیث ۲۰۳۸ / اور دوسری حدیث مسلم ۷۱۰۸) آجکل کے زمانے اور معاشرے میں جو خطرناک چیز ہے وہ روحانی بیماریاں ہیں اور یہ بیماری ہمارے معاشرہ میں عام ہے اور پھیلتی جا رہی ہے۔ اس کا تعلق مندرجہ بالا بیان کردہ حدیث سے ہے انسان کو پتہ نہیں لگتا کہ کس وقت شیطان ہمارے خون میں چلا گیا۔ جسمانی بیماری کی نسبت یہ روحانی بیماری زیادہ خطرناک ہے۔ پس ایک مومن کو اس سے پہلے کہ یہ بیماری لاحق ہو اپنا خود جائزہ لینا چاہیے۔ اس میں حفظ ما تقدم کی ضرورت ہے اور یہی ایک حقیقی مومن کے لئے ضروری ہے اور اس کو چاہیے کہ وہ اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔ مومن کی اصل معراج تقویٰ ہی ہے۔ جو تمام برائیوں کو دور کرتا اور روحانی علاج کا باعث ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ مومن کبھی اللہ تعالیٰ کی خشیت اور خوف سے خالی نہیں ہوتا اور نہ ہونا چاہیے آنحضرت ﷺ راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا کے حضور نہایت عجز و انکساری سے دعائیں کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ آپؐ اتنی دعائیں کیوں مانگتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخش دیا ہے آپ ﷺ نے جواب دیا کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔۔ پس ہم سب کو ایسے مولوی حضرات سے بچنا چاہیے جس سے ہمارا دین جاتا ہے اور اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکموں قرآن و سنت کی حقیقی تعلیمات کے مطابق خود کوشش کرنی چاہیے۔ ان بیہودہ خیالات کی بجائے روحانی خیالات پر نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ زیر بحث یہ دو باتیں ایسی ہیں جس سے انسان آسمان سے زمین پر آ جاتا ہے اسی لئے اس کو شیطانی عمل کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ دین کے معاملہ میں ہمیں ہر ایک تعصب سے محفوظ رکھے۔ رسول کریم ﷺ کو مکہ کے سرداروں نے کہا تھا کہ اگر تم تبلیغ کرنا بند کرو تو ہم تمہیں دنیا کی دولتیں۔ آسائشیں اور مکہ کی خوبصورت ترین عورتیں دیں گے جس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج بھی رکھ دو تب بھی میں اس سے منع نہیں ہونگا۔ یہ تھی وہ اصل تعلیم جس کو یہ مولوی حضرات بھول چکے ہیں۔ اس ضمن میں علامہ اقبالؔ کا ایک شعر یاد آیا:۔

لاکھ اقوام کو دنیا میں اجاڑا اس نے
اس تعصب کو مگر گھر کا دیا کہتے ہیں

تین پہیلیاں　　(جوابات صفحہ ۵۲)

ہے وہ لال نگر کی رانی　　مرتی ہے گر پی لے پانی

کریں منہ اس کا کالا　　کام بنائے سب سے اعلیٰ

جناب عالی، سر پر جالی　　انتڑیاں بہت پیٹ خالی

(طارق احمد مرزا۔آسٹریلیا)

(باعثِ تحریر آنکہ۔۔) ’’جہاد کی ضرورت نہیں رہی‘‘

15 مسلمان ممالک کے نامور علماء کا متفقہ اعلان

اردو معاصر روزنامہ ’’پاکستان‘‘ ترکی میں منعقد ہونے والی ایک بین الاقوامی کانفرنس کی خبر دیتے ہوئے زیرِ عنوان ’’مسلمان علماء نے ابن تیمیّہ کا ’’فتویٰ جہاد‘‘ تبدیل کر دیا‘‘ لکھتا ہے:۔

’’نامور مسلمان علماء نے قرون وسطیٰ کے اس فتویٰ کو تبدیل کر دیا جس میں جہاد کی تبلیغ کی گئی ہے۔جنوب مشرقی ترکی کے شہر مردین میں علماء کی کانفرنس میں قرار دیا گیا کہ اس وقت جب کہ دنیا ’’گلوبل ویلج‘‘ بن گئی ہے اور ایک دوسرے کے مذہبی عقیدے اور انسانی حقوق کا احترام کیا جاتا ہے جہاد کی ضرورت نہیں رہی۔......مردین فتویٰ کے حوالے سے اب علماء نے کہا ہے ’’جو کوئی اس فتوے سے جہاد کی ترغیب پاتا ہے وہ غلطی پر ہے۔یہ کسی ایک مسلمان یا گروہ پر لازم نہیں کہ وہ جہاد کرے۔‘‘ مردین کانفرنس میں 15 ملکوں کے نامور دینی سکالر شریک ہوئے جن میں سعودی عرب، ترکی، بھارت، کویت، ایران، مراکش اور انڈونیشیا کے علماء شامل ہیں۔بوسنیا کے مفتی اعظم مصطفیٰ، ماریطانیہ کے شیخ عبداللہ، اوریمن کے شیخ حبیب علی بھی ان میں تھے۔ابن تیمیّہ کے فتوے میں مسلمانوں کو غیر مسلموں کے خلاف جہاد کے لئے کہا گیا ہے لیکن ان علماء کا کہنا ہے یہ مسلمان علاقوں پر منگولوں کے حملوں کے تناظر میں تھا۔کانفرنس کے اختتام پر جو اعلامیہ جاری ہوا اس میں کہا گیا ہے تمام اقسام کا سیکولزم خلاف مذہب نہیں......‘‘۔

(روزنامہ ’’پاکستان‘‘ مؤرخہ 4 رفروری 2010ء)

واضح رہے کہ کانفرنس کے اصل اعلامیہ کے مطابق کانفرنس میں شریک علماء نے شیخ تقی الدین ابن تیمیّہ (1263-1328) کا کوئی فتویٰ تبدیل نہیں کیا بلکہ ان کے اصل فتویٰ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جو تحریف شدہ شکل میں رائج ہو چکا ہے اور اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد دنیا کو یہ بتلانا مقصود تھا کہ امام ابن تیمیہ نے اپنے زمانہ میں مردین شہر پر قابض منگولوں کے بارہ میں مقامی مسلمانوں کے ایک استفسار پر ’’تعامل‘‘ (ان کے ساتھ معاملہ طے کر لو) کا لفظ استعمال فرمایا تھا لیکن تحریف شدہ مروّجہ فتویٰ میں تعامل کی بجائے ’’تقاتل‘‘ (ان کو قتل کر دو) کا لفظ شامل کر دیا گیا اور مبینہ طور پر یہی تحریف شدہ فتویٰ آجکل مذہبی انتہاپسندی اور عالمی دہشت گردی کا سبب بن رہا ہے۔مندوبین کے مطابق امام ابن تیمیہ کا اصل فتویٰ دمشق کی ایک لائبریری میں موجود ہے جو آپ کے ایک شاگرد ابن مفلح کی کتاب ’’الآداب الشریعہ‘‘ میں بھی شامل ہے، جبکہ تحریف شدہ فتویٰ 1909ء میں منظر عام پر آیا تھا۔

(بحوالہ مضمون - Memories of Mardin ۔ازقلم سید افتخار مرشد۔شائع کردہ ۔اخبار ’’دی نیوز‘‘ پاکستان مؤرخہ 28۔ مارچ 2011ء)

سوال یہ ہے کہ کیا واقعی آج بعض مسلمانوں میں رائج جہاد کا بگڑا ہوا تصور، مذہب کے نام پر یا مذہب کی آڑ میں خون خرابہ، اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے عالمی گھمبیر مسائل صرف ابن تیمیہ کے تحریف شدہ فتویٰ کا نتیجہ ہیں؟ ایسا ہوتا تو یقیناً ابن تیمیّہ کے محرّف فتویٰ کی تصحیح ہو چکنے کے بعد مذکورہ مسائل کا قلع قمع نہیں تو ان میں ایک نمایاں کمی ضرور واقع ہو جاتی مگر حقیقت تو یہ کہ 2010ء میں منعقدہ اس کانفرنس کے ۶ برس گزر جانے کے بعد آج اسلامی دنیا کے مسائل پہلے سے بھی کئی گنا مزید بڑھ چکے ہیں اور خود کو مسلمان یا ’’اسلامی‘‘ کہنے والی کتنی ہی اور تشدد پسند تنظیمیں وجود میں آ چکی ہیں جن میں سے اکثر (مبصرین اور محققین کے مطابق) قرون وسطیٰ کے کسی فتویٰ کی بنا پر نہیں بلکہ کسی اور ہی ایجنڈے پر کام کرتے ہوئے امت مسلمہ کے مسائل میں افسوسناک اضافہ کا باعث بنتی چلی جا رہی ہیں۔

مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے مسائل کا ایک حل (توحید کے قیام اور دجل کے خاتمہ کے علاوہ)

مذہب کے نام پر ہونے والی جنگوں کا خاتمہ بتایا تھا جس کا اعلان اور انصرام امام آخرالزمان مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مقدر ہے۔ (بخاری کتاب الانبیاء۔باب نزول عیسیٰ بن مریم)۔ ہمارا حبیب آقا رسول اللہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ کے اس واضح فرمان کے بعد اس مقصد کے لئے کسی اور فتویٰ کی کوئی ضرورت یا اہمیت باقی نہیں رہتی۔

اہم اعلان

دُکھی دُنیا کے دُکھی چہرے میں بھر دیں رونق ایسی خُوشبُو کوئی اب پیار کی ایجاد کریں

ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) ایک زیر رجسٹرڈ نمبر ۸۷۴۷۱۵۸ چیرٹی ہے جو معذور اور بے بس مریضوں کو وہیل چیئر ز مہیا کرتی ہے۔اور غریب بچوں کو تعلیم جیسا بنیادی حق دلانے کی کوشش کرتی ہے۔سسکتی اور لڑکھڑاتی زندگیوں کی مدد کے لئے قدم بڑھانا نہایت ثواب کا کام ہے۔زمین پر گھسٹ گھسٹ کر ہر لمحہ مرنے والوں کی مدد کرنا تمام انسانوں کا فرض ہے۔اگر آپ غریبوں،بے بسوں،بے کسوں اور لاچاروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل اکاؤنٹ میں اپنے عطیات جمع کروائیں۔(نئی اور پرانی وہیل چیئر ز بھی عطیہ کی جاسکتی ہیں)

PESHWA LTD.

Account # :(Barclays Bank): 90730343 Sort Code: 208420

برائے مہربانی اپنے چیک پیشوا لمیٹڈ کے نام سے ارسال فرمائیں۔

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

E-mail. peshwaltd@gmail.com : Tel. 020.36747909: Mob. 07792998973

کیچڑ اور ذلّت کا گھر

حضرت امام شافعیؒ کا فرمان ہے کہ دنیا ایک پھسلانے والا کیچڑ اور ذلّت کا گھر ہے۔اس کی آبادی ایک دن ویران ہوجائے گی اور اس کے باسی قبر کے مسافر ہیں۔اس کی شان وشوکت محض سراب کے سوا کچھ نہیں۔اس کی مالداری چند روز کا دھوکہ ہے۔اس لیے ہوشیار انسان وہ ہے،جو اس سے دل نہ لگائے۔بلکہ اپنے ربّ کی طرف رجوع کرے اور آخرت کے اپنے دائمی گھر کو بنانے اور سنوارنے میں لگ جائے۔ (اقوال الامام الشافعیؒ)

آثار وقرآئن اور جنرل صاحب (تحریر: چوہدری رشید خان صاحب۔لندن)

جناب راحیل شریف صاحب کی خدمت میں اُن آثار وقرآئن کی بناپر جن کا ذکر جرائد میں آتا ہے (اللہ بہتر جانتا ہے) خاکسار کے ذہن میں جو افکار چکر لگاتے ہیں، گزارش خدمت ہیں۔

یہ زمانہ جس میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ایسا تاریک زمانہ ہے کہ شرافت کے امور میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے اور ایک تیز آندھی ضلالت، ظلمت، اسراف اور ریاکاری کی ہر طرف چل رہی ہے۔ پاکستان کو باہم جکڑنے والی زنجیر مخلصین لہ الدین تھی۔ اب عبادت کو چھوڑ کر معاشرے کا خاکہ اور ذہنی افکار مختلف ہو چکے ہیں، اعتماد مفقود ہے اور دین کی نسبت جذبات اور فرقہ بازی کا غلبہ ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جبر نا صرف لا حاصل بلکہ خودکشی کے مترادف ہے اور ملک میں جبر کا سمندر بہہ رہا ہے، خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ جنرل صاحب آپ کے رستے میں بہت مشکلات ہیں۔ اگر اللہ کی طرف رجوع کیا جائے تو قادر خدا کی مدد سے آپ ان مشکلات سے نپٹ سکتے ہیں۔ چند ماہ بعد شاید یہ امکان بھی جاتا رہے اور قوم کو جگ ہنسائی اور عذاب الٰہی کا سامنا کرنا پڑے۔ اگر آپ نے بھی اپنی ذمہ داریوں سے پہلوتہی اختیار کی تو آپ کا نام بھی تاریخ میں اچھے الفاظ سے یاد نہیں کیا جائے گا۔

چند خاندان قوم پر ہمیشہ کی محکومیت کے قائل ہیں۔ اور محکومیت جیسی کوئی ذلت نہیں اور جب ذلت دائمی ہو جائے تو دائمی عذاب لازم ہے۔ جنرل صاحب ایسے وقت کا راستہ روکنا لازم ہے۔ قوم ایک مردہ کی طرح پڑی ہوئی ہے ملک پر نازل ہونے والی ہر مصیبت پر دل لرز جاتا ہے، ہرگز چند خاندانوں کی برتری کو دائمی نہ ہونے دیں۔ سیاست دان اور مذہبی راہنما اب صرف زبان کی چالاکی اور شرارت آمیز جھگڑے اور تعصب کے جوش میں ایک دوسرے پر اندھوں کی طرح گرتے ہیں۔ یہ ظالم برسر اقتدار ہو کر زہریلے سانپ بن جاتے ہیں، نہ قوم سے معاملہ صاف رکھتے ہیں نہ خدا سے بلکہ انسانی حقوق کو یک دفعہ تلف کر دیتے ہیں۔ کل کے کنگال سیاستدان اور نام نہاد مولوی اربوں پتی ہو چکے ہیں۔ خدا کی طرف سے پاکستان ملا تھا، انہوں نے شناخت نہیں کیا۔ یہ سیاستدان اور مذہبی راہنما ذلت اور تاریکی اختیار کر کے قوم کو ہلاک کر رہے ہیں۔ یہ سیاستدان اور مذہبی جنونی دھوکہ باز لوگ ہیں ان کے اندر روشنی اور نور نہیں، یہ خشک جھگڑے کرتے ہیں اور اپنی اندرونی بیماریوں کی اصلاح نہیں کرتے، ان کے باعث ملک ایک تاریک کیچڑ میں پڑا ہوا ہے، ان کی وجہ سے ملک میں عزت بچانے کی کوئی جگہ نہیں۔ یہ سیاست دان اور نام نہاد مذہب کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کی جان و مال سے کھیلنے والے مولوی پاکستان کے چہرے پر اگنے والا کاربنکل پھوڑا ہیں۔ اور یہ پھوڑا بے رحم سرجری کا محتاج ہے۔ یہ ظالم مخلوق خدا کے الزام کے نیچے ہے۔ جراحی کا عمل مکمل کر کے جنرل صاحب قوم کو ان موذیوں سے بچانے کے لیے اگر اللہ نے آپ کو صلاحیت دی ہے تو کچھ کر گزریں۔

پاکستان علمی حالت کے لحاظ سے بھی کم ترین مقام رکھتا ہے اور لوگ جہالت کی وجہ سے صرف چیخ چلا رہے ہیں۔ اور اس جہالت کی وجہ سے ملک کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی نظیر ایک ہزار سالہ اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور یہ جہالت طاقت کے ساتھ زور زبردستی کرتے ہوئے لوگوں کو غلام بنانے کے درپے ہیں۔ وطن عزیز کو جہالت سے پاک کرنے کے لیے جنرل صاحب آپ کو قدم بڑھانا ہی پڑے گا۔ ورنہ اللہ کے حضور آپ جواب دہ ہیں۔

دہشت گردی کے خلاف اب تک آپ نے جو کام کیا ہے وہ تب تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک خونی پودوں کی جڑیں باقی ہیں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔ کامیابی کی صورت میں آپ کا نام آسمان پر نیکوکاروں میں شمار ہوگا اور تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

اے جنرل راحیل شریف! خدا آپ پر رحم کرے، خدا آپکی مدد فرمائے۔ میں جانتا ہوں کہ قوم مظلوم ہے۔ اور اللہ سے فریاد کرتا ہوں کہ اس قوم کو عقل دے اور جنرل صاحب کو اپنا حصہ ڈالنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مضمون نگار حضرات کے افکار وخیالات سے ادارہ پیشوا کا اتفاق ضروری نہیں ہے

RH CATERERS

Our Chefs are dedicated to creating Authentic Dishes.Our Menus offer a wide variety of dishes originating from all parts of the Indian & Pakistani. Sub Continent.We can offer a range of Catering Options such as a sit down Silver Service,a simple Buffet,Multi dish or Karahi Stand service.We are able to cater for any number of guests & our specialized MENUS can be accommodated in any Venue and any budget.A bespoke tailor made Menu can be made upon request.

The Complete Catering & wedding package consists of all the necessaries ensuring that you will have the most successful event:

Our Gold pakage includes

- ☆ Authentic Asian Catering
- ☆Welcome Drinks Reception (Exotic Fresh Juices)
- ☆Unlimited Soft Drinks & Juices Throughout the day
- ☆Cutlery Crockery & Glassware
- ☆Linen Tableclothes & Napkins
- ☆ Professional Uniformed Waitress Staff
- ☆Event Manager & Wedding coordinator
- ☆All Serving Utensils
- ☆Chefs ansite
- ☆Kitchen Staff & Porters
- ☆ Complete Peace of mind

For further assistance please contact: Tel : 02036747909 Mob: 07792998973

2 london Road, SM4 5BQ;Morden,surrey.

www.peshwa.co.uk

غیبت، نیک اعمال کھا جانے والا گناہ

(تحریر: شگفتہ حسن صاحبہ۔لندن)

بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے
مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

غیبت ایک ایسا بدترین گناہ ہے جو توبہ نہ کرنے کے نتیجے میں نیک اعمال کو کھا جاتا ہے۔اور جو لوگ بدظنیاں کرتے ہیں جب تک اپنی نسبت میں بدظنیاں نہیں سن لیتے مرتے نہیں۔حضرت ابو عمامہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''کہ قیامت کے دن آدمی کے پاس اس کا کھلا ہوا اعمال نامہ لایا جائے گا۔وہ اس کو پڑھے گا، پھر کہے گا اے میرے ربّ! میں نے دنیا میں فلاں فلاں نیک کام کیے تھے، وہ تو اس میں نہیں ہیں۔تو اللہ جواب دے گا کہ لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے وہ نیکیاں تمہارے نامہ اعمال سے مٹادی گئی ہیں۔(ترغیب وترھیب)

اور غیبت کرنے والے کو مرنے کے بعد بھی سخت سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مجھے معراج ہوا تو کشفاً میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اس سے اپنے چہروں اور سینے کو نوچ رہے تھے۔میں نے پوچھا، جبرئیل! یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا یہ لوگ ،لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور ان کی عزت وآبرو سے کھیلتے تھے یعنی غیبت کرتے تھے، الزام تراشیاں کرتے تھے، حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔(سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبة)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اتدرون ما الغیبة ؟قالو ا اللّٰہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاك بما یکرہ قیل افرایت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ماتقول فقد اغتبتہ و ان لم یکن فیہ فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ فقد بھتہ۔

(صحیح مسلم جلد ۱۳ کتاب البر والصلة والادب حدیث نمبر ۴۶۷۶)

تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ انہوں عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا: کہ تیرا اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرے۔عرض کیا گیا کہ حضورؐ فرمائیے اگر میرے بھائی میں وہ بات ہو جو میں کہہ رہا ہوں تو؟ آپؐ نے فرمایا: جو (بات) تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہے تو یقیناً تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ (بات) اس میں نہیں تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

اس طرح بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص کسی محفل میں کسی غیر موجود شخص کی بُرائی کرتا ہے گویا اسے ایک تیر مارتا ہے، یہ تیر اس غیر موجود شخص سے کچھ دور جا کر گر جاتا ہے بات ختم ہو جاتی ہے۔مگر محفل میں موجود کوئی نامہربان اس تیر کو اُٹھاتا ہے اور جا کر اُس غیر موجود شخص کے دل میں مارتا ہے یعنی اُسے جا کر بتاتا ہے کہ فلاں شخص تمہاری بُرائی کر رہا تھا۔

(بحوالہ غیبت ایک بدترین گناہ)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا کَثِیْراً مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا یَغْتَب بَّعْضُکُم بَعْضاً أَیُحِبُّ أَحَدُکُمْ أَن یَأْکُلَ لَحْمَ أَخِیْہِ مَیْتاً فَکَرِھْتُمُوہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ إِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ۔ (سورۃ الحجرات آیت ۱۳)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔اور تجسس نہ کیا کرو۔اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت

کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ویل لکل ھمزۃ لمزۃ۔ (سورۃ الھمزۃ آیت۲) ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جو کے لیے۔

ان آیات مقدسہ کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے بھائی کا گوشت کھانے سے پہلے بدظنی کی ہنڈیا چڑھائی جاتی ہے یعنی یہ سوچ جنم لیتی ہے کہ اس کے دل میں یہ ہوگا یا وہ کچھ نہ کچھ میرے خلاف کرے گا، پھر اس بدظنی کے نتیجے میں تجسس پیدا ہوتا ہے اپنے بھائی کی کمزوریاں تلاش کی جاتی ہیں، تب اپنے بھائی کے گوشت میں تجسس کا مصالحہ ڈال کر اسے کھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج تقویٰ کو قرار دیا ہے اور ساتھ ہی توبہ قبول کرنے کی نوید سنادی ہے۔

حضرت عبدالرحمان بن غنیمؓ اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے وہ ہیں جب ان کو دیکھا جائے اللہ یاد آجائے اور اللہ تعالیٰ کے بُرے بندے غیبت اور چغلیاں کرتے پھرتے ہیں، دوستوں پیاروں کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں، نیک پاک لوگوں کو تکلیف، مشقت، فساد، ہلاکت اور گناہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند الشامیین جلد۵ صفحہ ۲۶۸)

حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سب سے زیادہ میرے محبوب وہ ہیں جو بہترین اخلاق کے حامل ہوں، نرم خو ہوں، وہ لوگوں سے اُنس رکھتے ہوں اور لوگ ان سے مانوس ہوں اور تم میں سب سے زیادہ مبغوض میرے نزدیک چغل خور، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور بے گناہ لوگوں پر تہمت لگانے والے ہیں۔ (ترغیب وترھیب جلد۳ کتاب الادب الترغیب فی الخلق)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

لا یدخل الجنۃ نمّام۔ دیگر احادیث میں ہے **(لا یدخل الجنۃ قتّات)**

چغل خور جنّت میں نہیں جائے گا۔

(مسلم جلد ا کتاب الایمان حدیث نمبر ۱۰۵ (۱۴۳) شائع کردہ نور فاؤنڈیشن)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ایک عفیفہ (پاک دامن) عورت پر تہمت لگانا سو سال کے اعمال کو غارت کردینے کے لئے کافی ہے۔ (طبرانی)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے کہا آپؐ صفیہؓ کا بہت خیال کرتے ہیں مگر وہ ایسی ہے یعنی اپنی چھوٹی انگلی کھڑی کردی اور اس طرح حضرت صفیہؓ کے چھوٹے قد پر طنز کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا عائشہ! تم نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو اس کا ذائقہ تبدیل ہو جائے، اس کا مزاج بدل جائے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب)

حضرت عبداللہ بن بُسرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حاسد، چغل خور اور کاہن مجھ میں سے نہیں اور مَیں ان میں سے نہیں۔'' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو انسان کو نظر آجاتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑا ہوا شہتیر وہ بھول جاتا ہے۔''

امام الزماں فرماتے ہیں:۔

غیبت کرنے والے کی نسبت قرآن کریم میں ہے کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے۔ آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صُبح اُٹھ کر وہی کام شروع کردیتی ہیں۔ لیکن اس سے بچنا چاہیے۔ عورتوں کی خاص سورت قرآن شریف میں ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مَیں نے بہشت میں دیکھا کہ فقیر زیادہ تھے اور دوزخ میں دیکھا کہ عورتیں بہت تھیں۔

عورتوں میں چند عیب بہت سخت ہیں اور کثرت سے ہیں۔ ایک شیخی کرنا کہ ہم ایسے اور ایسے ہیں۔ پھر یہ کہ قوم پر فخر کرنا کہ فلاں تو کمینی ذات کی عورت ہے یا فلاں ہم سے نیچی ذات کی ہے۔ پھر یہ کہ اگر کوئی غریب عورت ان میں بیٹھی ہوئی ہے تو اس سے نفرت کرتی ہیں اور اس کی طرف اشارہ شروع کر دیتی ہیں کہ کیسے غلیظ کپڑے پہنے ہیں۔ زیور اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ (ملفوظات جلد۵ صفحہ ۲۹،۳۰)

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جو عورتیں کسی اَور قسم کی ہوں

ان کو دوسری عورتیں حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں اور نہ مرد ایسا کریں کیونکہ یہ دل دکھانے والی بات ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ کرے گا۔ یہ بہت بُری خصلت ہے۔ یہ ٹھٹھا کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت بُرا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی بات ہو جس سے دل نہ دُکھے وہ بات جائز رکھی ہے۔ جہاں تک ہو سکے ان باتوں سے پرہیز کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عمل والے کو مَیں کس طرح جزا دوں گا۔ فَأَمَّا مَن طَغَى۔ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا۔ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى۔ (سورۃ النّازعات آیات ۳۸،۴۰) جو شخص میرے حکموں کو نہیں مانے گا۔ مَیں اس کو بہت بُری طرح جہنّم میں ڈالوں گا اور ایسا ہو گا کہ آخر جہنّم تمہاری جگہ ہوگی۔ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ

پیشوا ہو میو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیرِ نگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کر رہا ہے۔ آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں یا براہ راست جواب کے لئے ای میل کریں۔ اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔ (تمام ہومیو ادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک

پیر تا جمعرات 13.00 PM تا 17.30 PM ---بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM

2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ , U.K

Telephone Number Tel.020.36747909

peshwaltd@gmail.com....www.peshwa.co.uk

حق تعالیٰ سے جاہل مولوی

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ فتویٰ باز مولویوں کے متعلق فرماتے ہیں:۔

حق تعالیٰ کی بُردباری سے دھوکہ مت کھا کیونکہ اُس کی پکڑ بہت سخت ہے۔ اِن مولویوں سے جو جو حق تعالیٰ سے جاہل ہیں دھوکہ مت کھا کہ اِن کا سارا علم اِن کے اوپر وبال ہے نافع نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے صرف احکام کے عالم ہیں اور خُدا کی ذات سے جاہل ہیں، لوگوں کو ایک کام کا حکم کر دیتے ہیں مگر خود اُس کو نہیں کرتے، اُن کو ایک کام سے منع کرتے ہیں مگر خود اُن سے باز نہیں آتے، دوسروں کو حق تعالیٰ کی طرف بُلاتے ہیں اور خود اُس سے بھاگتے ہیں۔ (یہودی عالم بھی اسی قبیل کے تھے۔ لوگوں کو نصیحتیں کرتے تھے اور خود اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کرتے تھے۔ ظاہری طور پر عالم دکھائی دیتے تھے مگر دِل کے پکّے خبیث ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُمّتِ محمدیہ کو حق تعالیٰ سے جاہل یہودی نما فرقہ مولویاں کے شرّ سے بچائے۔ آمین۔)

(فیوض یزدانی۔ صفحہ نمبر ۸۴،۸۵ مجلس نمبر ۱۱)

عَنِ الْهَوٰى. فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى. (سورۃ النّازعات آیات ۴۱،۴۲) اور جو شخص میری عدالت کے تخت کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے گا اور خیال رکھے گا تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَیں اس کا ٹھکانہ جنّت میں کروں گا۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۷۱)

Racialism سے بچاؤ کے لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ. (سورۃ الحجرات آیت ۱۲)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (تم میں نے) کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں)۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو۔ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے۔ اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

امام غزالیؒ کہتے ہیں (اس کا خلاصہ یہ ہے) کہ جس کے پاس چغلی کی جائے اسے چاہیے کہ چغل خور کی تصدیق نہ کرے اور نہ جس کے بارہ میں چغلی کی گئی ہے اس سے بدظن ہو۔ (فتح البیان جلد ۱۰ صفحہ ۴۳۸)

عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ نجات کس بات میں ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''روک رکھ اپنی زبان، اور چاہیے کہ جگہ دے تجھ کو تیرا گھر اور رو اپنے گناہوں پر۔'' (ترمذی)

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔'' (ترمذی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زبان پر قابو رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

غیبت کرنے والے بچھو سے کم نہیں

غیبت کرنے والے بھی بچھو سے کم نہیں اپنی زبانوں کے ڈنک مارتے ہیں۔ غیبت کے مرتکب ہمیشہ قابل نفرت ہوتے ہیں۔ ڈاکہ ڈالنا غیبت کرنے کی نسبت کم درجہ کا گناہ ہے۔ (ڈاکہ مارنے والا سامنے سے وار کرتا ہے اور غیبت کرنے والا پیچھے سے)۔ (حکایات سعدیؒ)

ایک چُپ سو سُکھ

قید میں رکھنے کے لیے زبان سے بڑا کوئی درندہ نہیں۔

زبان میں کوئی ہڈی نہیں پھر بھی کچل ڈالتی ہے۔

ایک لمبی زبان زندگی کو چھوٹا بنا دیتی ہے۔

زبان کا زخم کبھی نہیں بھرتا۔

لوئی پاسچیئر (Louis Pasteur) تحریر: رانا محمد حسن خاں

لوئی پاسچیئر اس عظیم فرانسیسی سائنسدان کا نام ہے جس نے پاگل کتے کا علاج دریافت کر کے ان گنت انسانوں کی زندگیوں کو بچایا۔ لوئی پاسچیئر فرانس کے ایک گاؤں میں نپولین کی فوج کے سارجنٹ کے گھر میں ۲۷ دسمبر ۱۸۲۲ء کو پیدا ہوا۔ بچپن میں اس کا شمار نالائق قسم کے طالب علموں میں ہوتا تھا۔ اس کی دلچسپیوں کا مرکز صرف مچھلیاں پکڑنا اور پینٹنگ کرنا تھا۔ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے پورٹریٹ بنانے کا سلسلہ ۱۵ برس کی عمر تک جاری رہا۔ بعد میں ان تصویروں کو Pasteur Institute in Paris کے میوزم میں رکھ دیا گیا۔ بی۔ اے کرنے کے بعد پاسچیئر پڑھانے لگا اور جنرل سائنس میں ڈگری کے لیے پڑھتا رہا۔ مگر پاسچیئر فیل ہو گیا اور دو برس بعد Bachelor of Science بنا، کیمسٹری میں نمبر نہایت کم تھے۔ اب پاسچیئر فزکس کے پروفیسر بن گئے۔ کچھ عرصہ بعد ایک سائنسدان جو crystallography پر تحقیق کر رہے تھے ان کے ساتھ کام کرنے لگے۔ اس دوران انہوں نے دو مقالات لکھے ایک کیمسٹری کے متعلق اور ایک فزکس کے متعلق۔ وہ بچہ جو بچپن سے کیمسٹری کو سمجھ نہ پاتا تھا وہ اب University of Strasbourg میں کیمسٹری کا پروفیسر تھا۔ ۱۸۴۹ء میں university rector کی بیٹی Marie Laurent سے شادی کر لی۔ پاسچیئر تجربات میں اس قدر کھو جاتا تھا کہ سب کچھ بھول جاتا تھا، شادی کرنے کا وقت بھی بھول گیا چند دوستوں نے یاد دلا کر اس کی شادی کروائی۔ پاسچیئر کو اللہ نے پانچ بچوں سے نوازا مگر صرف دو ہی بلوغت کی عمر کو پہنچے۔ تین بچے ٹائیفائیڈ کی وجہ سے وفات پا گئے۔ لوئی پاسچیئر کو ان بچوں کی دردناک موت نے اس طرف مائل کر دیا کہ وہ infectious diseases کے متعلق تحقیق کرے اور انسانوں کو کربناک موت سے چھٹکارہ دلائے۔

لوئی پاسچیئر ۱۸۴۸ء میں University of Strasbourg کے شعبہ کیمسٹری کا انچارج بنا۔ اور ۱۸۵۴ء میں Lille University کا چانسلر بنا۔ اس کے بعد لوئی پاسچیئر فرانس کے مشہور ادارے École Normale Supérieure میں بطور director of scientific studies تقرر ہوا اور یہاں دس برس تک سائنس کی خدمت کرتا رہا اور بہت سے نئے انکشافات کیے۔ ۱۸۶۲ء میں ان کا تقرر بطور پروفیسر جیالوجی، فزکس اور کیمسٹری École nationale supérieure des Beaux-Arts جیسے مشہور ادارے میں ہوا اور پاسچیئر نے آخر کار ۱۸۶۷ء میں استعفیٰ دیدیا۔ ۱۸۸۷ء میں پاسچیئر نے Pasteur Institute قائم کیا اور باقی ماندہ زندگی یہیں گزاری۔

بطور کیمسٹ اس نے کام سٹراس برگ ہی سے شروع کر دیا تھا chemical, optical and crystallographic properties پر تجربات کیے۔ اس نے tartaric acid کے متعلق کامیاب تجربے کیے۔ چند سائنسدان روشنی اور تیزاب پر تجربات کر رہے تھے مگر ناکامی ان کا پیچھا نہ چھوڑتی تھی۔ لائی پاسچیئر نے چند دنوں میں کامیابی حاصل کر کے سٹراس برگ یونیورسٹی کے شعبہ کیمسٹری کی صدارت حاصل کر لی۔ Lille University میں جب وہ پروفیسر تھا ایک دن ایک شراب سازی کے کارخانے میں اسے مدعو کیا گیا اور یہ پوچھا گیا کہ وہ بتائے کہ کارخانے کے بعض حوضوں کی شراب کھٹی اور بدمزہ کیوں ہوتی ہے جبکہ بعض حوضوں کی شراب میٹھی اور خوش ذائقہ کیوں ہوتی ہے؟ پاسچیئر کے سامنے دونوں قسم کی شراب کے ڈرم رکھ دیے گئے۔ پاسچیئر نے دونوں خمیروں کو غور سے دیکھا تو پتا چلا کہ اچھے خمیر کے قطرے گول ہیں اور خراب خمیر کے قطرے لمبے لمبے ہیں۔ اس نے قیاس کیا کہ دراصل خمیروں میں کوئی خرابی نہیں بلکہ ان میں ہوا کے ذریعے بعض ایسی چیزیں مل جاتی ہیں جو خمیر کو خراب کر دیتی ہیں۔ اس نے جب تجربہ کیا تو اس کا قیاس درست ثابت ہوا۔ لوئی پاسچیئر نے جراثیم کا اصول دریافت کر لیا اور یہ اس کا سب سے بڑا کارنامہ تھا۔ پاسچیئر کی زبردست دریافت سے پہلے یہی سمجھا جاتا تھا کہ کیڑے اور جراثیم وغیرہ غلیظ اور گلی سڑی چیزوں میں خود بخود پیدا ہوتے ہیں۔ یا یہ کہ گلی سڑی چیزوں کے اجزاء کیڑے اور جراثیم بن جاتے ہیں، یعنی بے جان مادے سے جاندار چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ پاسچیئر نے لگاتار تجربات سے ثابت کر دیا کہ یہ بات غلط ہے۔ گلی سڑی چیزوں میں

جراثیم اور کیڑے پیدا کرنے کی طاقت نہیں ہے بلکہ یہ کیڑے اور جراثیم پھل، گوشت، سبزی اور دوسری چیزوں میں ہوا کے ذریعے داخل ہوتے ہیں اور انہیں سڑا دیتے ہیں۔اس حیرت انگیز انکشاف کے بعد جب نظریہ جراثیم کا تجربہ زخموں پر کیا گیا تو پتا چلا کہ جن زخموں کو باہر کے جراثیموں سے محفوظ کرلیا جائے، وہ خراب نہیں ہوتے اور نہ ان میں زہر پیدا ہوتا ہے۔اس طرح اب تک کروڑوں مریضوں کو موت سے بچایا جاچکا ہے۔اس دریافت کے بعد پاسچیئر کو دنیا کا سب سے بڑا کیمسٹ تسلیم کرلیا گیا۔

جب پاسچیئر سے فرانس کی حکومت نے درخواست کی کہ ریشم کے کیڑوں کی بیماری کا سدباب کرے کیونکہ ریشم کے کیڑوں کی بیماری کے باعث ریشم کی صنعت تباہی سے دوچار ہے۔تین سال انتھک محنت کے بعد پاسچیئر نے وہ جراثیم دریافت کرلیے جو ریشم کے کیڑوں کی ہلاکت کا باعث بنتے تھے۔ پاسچیئر پر دوران تحقیق فالج کا حملہ ہوا مگر اس نے اپنے کام کو مکمل کرکے چھوڑا۔

کالرے سے مرنے والی مرغیوں کے علاج کے لیے کالرے کے جراثیم دریافت کیے اور ایک ٹیکہ تیار کیا جس سے مرغیوں کو کالرے جیسے موذی مرض سے نجات ملی۔پاسچیئر نے سوچا کہ اگر مرغیوں کو کالرے سے محفوظ بنایا جاسکتا ہے تو پاگل کتے کا علاج کیوں ممکن نہیں؟ پاگل کتے کے اندر بھی تو زہریلے جراثیم ہی ہوتے ہیں جو انسان کے خون میں پہنچ جاتے ہیں۔پاگل کتے کے کاٹے مریضوں کو پاسچیئر نے تڑپ تڑپ کر مرتے دیکھا تھا۔لوہار بھٹی میں سلاخ کو ڈال دیتا اور انگارہ بن جانے پر زخم کو داغ دیتا۔اکثر مریض مرجاتے تھے اور پاسچیئر تڑپ کر رہ جاتا تھا۔

پاسچیئر نے پاگل کتے کا علاج دریافت کرنے کے لیے بہت سے پاگل کتے اپنی تجربہ گاہ میں اکٹھے کیے۔وہ خطرناک کتوں کے درمیان اپنی زندگی کو خطرہ میں ڈال کر ان کے جراثیموں پر دن رات تجربات کرتا رہتا۔آخر کار وہ پاگل کتے کے کاٹے کے لیے ایک ٹیکہ تیار کرنے میں کامیاب ہوگیا۔اس نے یہ ٹیکہ پہلے پچاس کتوں پر آزمایا، سبھی کتے صحت یاب ہوگئے۔اب اسے سمجھ نہ آتی تھی کہ اسے انسانوں پر کس طرح آزمائے کیونکہ ناکامی کی صورت میں اس کو مقدمے کا سامنا ہوسکتا تھا۔ایک دن اچانک ایک نو برس کے لڑکے کو اس کے پاس لایا گیا جس کی حالت پاگل کتے کے کاٹنے کی وجہ سے بہت بری تھی۔اب سوچنے کا موقع نہ تھا پاسچیئر نے اس کا علاج کیا۔نو دن تک اسے ٹیکے لگائے گئے، تین ہفتے میں حالت سنبھل گئی اور تین ماہ میں تندرست ہوگیا۔ بچے کے اچھے ہونے کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی اور اخباروں نے پاسچیئر کو انسان کا نجات دہندہ کہا، فرانس نے اسے سب سے بڑے قومی اعزاز سے نوازا۔جب لوگوں سے پوچھا گیا کہ فرانس کی سب سے بڑی شخصیت کون ہے؟ تو سب سے زیادہ ووٹ لوئی پاسچیئر کو ملے، نپولین کا نمبر پانچواں تھا۔

اتنی زیادہ شہرت کے باوجود لوئی پاسچیئر نہایت سادہ تھا۔انسانیت کے درد والم دور کرنے کے لیے ساری زندگی انتھک محنت کرتا رہا۔وہ نیک دل اور دکھ درد نا صرف بانٹنے والا بلکہ انہیں دور کرنے والا تھا۔مریضوں کو دیکھ کر اسے بڑا دکھ ہوتا اور جب تک وہ اچھے نہ ہوجاتے اسے چین نہ آتا۔جب جرمنی نے فرانس پر حملہ کیا اس کا ایک بیٹا لاپتہ ہوگیا کچھ عرصہ بعد جب وہ ملا تو سخت بیمار تھا۔لوئی پاسچیئر نے اس کی دن رات سیوا کی اور تب تک چین سے نہ بیٹھا جب تک وہ صحت یاب نہ ہوگیا۔جرمنوں کے فرانس پر حملہ نے اس میں جنگ سے اور جرمنوں سے شدید نفرت پیدا کردی تھی۔جب ایک جرمنی کی یونیورسٹی نے اسے اعزازی تمغہ پیش کیا تو اس نے اسے لینے سے انکار کردیا اور کہا ”مجھے یقین ہے کہ سائنس اور امن، جہالت اور جنگ پر فتح پائیں گے۔ قوموں کے درمیان رابطہ اس لیے نہ ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کو تباہ کریں بلکہ ایک دوسرے کا احترام کرنے کی خاطر اور مستقبل ان لوگوں کے ہاتھ میں ہوگا جو دنیا کے دکھی انسانوں کی سب سے زیادہ خدمت کریں گے۔“

لوئی پاسچیئر کے داماد نے اس کے متعلق کہا ہے کہ لوئی پاسچیئر ایک خدا پر یقین رکھتا تھا اور سمجھتا تھا کہ میں نے جو بھی اچھے کام کیے ہیں اس کے پیچھے خدا کا ہاتھ ہے۔وہ مذہب پر مکمل یقین رکھتا تھا۔۱۸۹۵ء کو عظیم سائنسدان لوئی پاسچیئر اس فانی دنیا سے رخصت ہوگیا۔اسے سرکاری اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔مگر اس کی باقیات کو Pasteur Institute میں دوسری یادگاروں کے ساتھ رکھا گیا ہے۔

آوارگانِ دشتِ خار (قسط 6)

(تحقیق وترتیب: رانا محمد حسن خاں)

جہاں عصرِ حاضر کے مسلمانوں کی حالتِ زار دیکھ کر ہر اُس مسلمان کا دِل خُون کے آنسو رو رہا ہے جس کے بدن میں اللہ اور اُس کے رسول کی محبت خُون کی طرح دوڑ رہی ہے وہاں علماء سُوء جو اُمّت مسلمہ کو اِس نہایت دردناک صورت حال سے دوچار کرنے والے ہیں نہایت ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اصلاحِ اُمّت کے نام پر فرقہ بازی اور تکفیر بازی کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں، اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر خُون کی ہولی کھیل رہے ہیں۔ اِن اسلام کے جھوٹے ٹھیکیداروں کی بے لگام تحریروں اور تقریروں نے جہاں کلمہ طیّبہ پڑھنے والوں کو کُفر کی بھٹی میں جھونک دیا ہے وہیں ایک دوسرے کے خُون کے پیاسے بھی بنا دیا ہے۔کل تک یہ فرقہ بازی کے مقابلے مولانا لوگ اپنی اپنی مسجدوں میں کیا کرتے تھے یا موٹی موٹی کتابیں تحریر کی جاتی تھیں جو کُفر کے فتووں، بُرے الفاظ اور اخلاقی گراوٹ کا شاہکار ہوتی تھیں۔ اب یہ کارِ گناہ اسلام کے نام پر بنائے جانے والے ٹی وی چینلز پر بھی ہو رہا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا ان نام نہاد مولویوں کا جو اُمتِ مسلمہ کو گُھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ جو جُبے اور دستار میں ملبوس عالموں کے بھیس میں عامتہ الناس کو گُمراہ کر رہے ہیں کبھی فرقوں کے نام پر، کبھی عقیدوں کے نام پر اور کبھی سیاست کے نام پر۔ اور آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا اُن مذہبی جنونیوں کا جو اپنی پسند کا اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں تا کہ انسانوں کی گردنیں مذہب کے نام پر کاٹی جا سکیں۔ آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد اُن عوامل اور مذہبی جنونیوں کے چہرے سے نقاب اُٹھانا ہے جنکی تفسیروں اور تقریروں نے اُمّتِ مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے اور جن کی تفرقہ بازیوں نے کلمہ گو مسلمانوں کی اخوت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا اُن نام نہاد علماء کا، پیروں کا اور اُن نام کے مسلمانوں کا جو بددیانتی اور ناانصافی کرتے ہیں اور دم بھرتے ہیں اسلام کا۔ آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد قطعاً کسی کا دل دکھانا مقصود نہیں ہے، صرف اور صرف اصلاح احوال کے لیے کوشش کرنا ہے۔

بندر اور سؤر

شیطان کی فرمانبرداری کرنے والوں پر اللہ لعنت ڈالتے ہوئے فرماتا ہے کہ ”وہ جس پر اللہ نے لعنت کی اور اس پر غضب ناک ہوا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سؤر بنا دیا۔ جبکہ انہوں نے شیطان کی عبادت کی۔ یہی لوگ مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بدتر اور سیدھی راہ سے سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔“

(سورۃ المائدہ آیت ۶۱)

معزز قارئین! اس سے زیادہ بدقسمت کون ہوسکتا ہے جس پر اللہ لعنت کرے۔ عصر حاضر میں بھی ہمیں بکثرت بندر اور سؤر کی خصلت رکھنے والے اسلامی دنیا میں نظر آتے ہیں۔ بے شمار نام نہاد مولوی رنگ برنگے جبہ و دستار میں ملبوس اور عجیب وغریب حلیے میں خود کو عالم دین ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی کوشش ایسے ہی ہے جیسے بندر انسانوں کی نقل اتارتا ہے اور رہتا بندر ہی ہے۔ سؤر جیسی گندی حرکات کرنے والے بھی پارلیمنٹ، مساجد، اسکولوں، مدرسوں وغیرہ میں بکثرت موجود ہیں۔ ان بندروں اور سؤروں کی یہ بھیانک حالت شیطان کی پرستش کرنے کی وجہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی آخری دور کے نام نہاد علماء کو بندر اور خنزیر کہا ہے۔ بدترین مخلوق بھی کہا ہے۔

شیطان کے دل

حضرت حذیفہ بن یمانؓ روایت کرتے ہیں کہ خیر کے زمانہ کے گزر جانے کے بعد شر کے زمانہ کے ضمن میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے:۔

”میرے بعد ایسے آئمہ ہوں گے جو نہ میری ہدایت پر چلیں گے اور نہ میری سنت اختیار کریں گے۔ ان میں ایسے لوگ کھڑے ہوں گے جن کے دل انسانی جسم میں شیطان کے دل ہوں گے۔“

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ جلد ۱۰)

بلاتبصرہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر حوا نہ ہوتی تو کبھی کوئی بیوی اپنے خاوند سے کبھی خیانت نہ کرتی۔ صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۶۵۹ جلد ۷ اگلی حدیث میں ہے اگر بنو اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور گوشت نہ سڑتا۔

کوک شاستر

قرآن کریم کی تعلیمات کو مسخ کرنا اور اس کی محکمیت کو متزلزل کر کے اس کو توریت، انجیل، زبور وغیرہ منحرف شدہ الہامی کتابوں کے مطابق بنانا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ قرآن کے محکم حصار میں نقب زنی کے لیے احادیث وروایات کا ہتھیار از سر نو تقریباً اڑھائی سو سال بعد تیار کیا

گیا۔ یہ بڑا مہلک ہتھیار تھا جو کامیاب رہا۔ بنو عباس کے دور میں خاص طور پر کوفہ اور اور دیگر شہروں میں احادیث گھڑنے کے ٹیکسال کھل گئے اور ٹیکنیک یہ اختیار کی گئی کہ پہلے ایک حدیث گھڑی گئی، اس کے ساتھ دو ایک نام راویوں کے نتھی کیے گئے، ان راویوں کو مافوق الفطرت حد تک ایمان دار، پاکباز اور سچے بنایا گیا۔ اس عمل کو مزید مستند بنانے کے لیے علم الرجال کا فن ایجاد کیا گیا۔ پھر ان احادیث کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منسوب کیا گیا۔ اب کون سا مسلمان تھا جو اس کے انکار کی جرات کر سکتا تھا۔ پھر ان احادیث کو وحی خفی کا درجہ دے کر قرآن کے مقابلے میں ایک دوسرا قرآن کھڑا کر دیا گیا۔ آج صورت حال یہ ہے کہ اگر آپ صحاح ستہ کے مجموعوں کا مطالعہ کریں تو آپ کو ہر قسم کی احادیث مل جائیں گی یعنی حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانے والی، قرآن کریم کی محکمیت کو متزلزل کرنے، وقارِ نبوت و شانِ رسالت کے خلاف مل جائیں گی اور ازواج مطہرات کی سیرت و کردار کے خلاف بھی اور سب سے بڑھ کر ایسی حیا سوز بھی کہ جن کو پڑھ کر علامہ عنائت اللہ مشرقی مرحوم چیخ اُٹھے کہ ''یہ کوک شاستر ہیں۔'' (مظلوم قرآن از طلعت محمود بٹالوی صفحہ ۱۹۳ ناشر آواز اشاعت گھر اردو بازار لاہور)

تمہاری ماں کی بھی

جمیعت علماء اسلام کے حافظ حمد اللہ نے ایک ٹی وی شو کے دوران سماجی کارکن ماروی سرمد کو گالیاں دیتے ہو کہا کہ ''طوائف! مَیں تمہاری شلوار اتار دوں گا اور تمہاری ماں کی بھی۔'' مولانا نے محترمہ کو مکا مارنے کی بھی کوشش کی۔ مقدمہ درج ہونے پر مولانا نے ضمانت کرا لی۔ مولانا تا حال ضمانت پر ہیں۔

ایک معزز خاتون کی مولانا کیطرف سے انتہا درجہ کی توہین و تذلیل پر کسی مذہبی جماعت نے اور نہ ہی سیاسی جماعت نے جلسہ یا جلوس کیا۔ جہاں عورتوں کو جلایا جاتا ہو اور گینگ ریپ ہوتے ہوں اور اب ٹاک شو میں ان کی توہین ہو، وہاں اللہ کی مار ہی پڑے گی۔

مفتی کی ٹوپی ماڈل کے سر

مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے رکن مفتی عبدالقوی کو ماڈل قندیل بلوچ کے ساتھ سلفیاں بنانے پر وزارت مذہبی امور نے اسکی کمیٹی کی رکنیت معطل کر دی۔ مفتی صاحب نے اپنی ٹوپی قندیل کے سر پر رکھ کر بھی سلفی بنائی تھی۔ خبر نامہ میں جب ایک خاتون نے مولانا کے قندیل سے تعلقات اور شادی کے متعلق پوچھا تو مولانا نے کہا میں آپ کے پروگرام کے توسط سے اسے شادی کا پیغام دیتا ہوں اور اگر نہ مانی تو کیا آپ مجھ سے شادی کے لیے تیار ہوں گی؟

مولوی کو ۱۲ برس سزا

پیپلز پارٹی کے گزشتہ دور حکومت میں وزارت مذہبی امور کے وزیر مولانا سعید احمد کاظمی کو عدالت نے حج کرپشن اسکینڈل کا الزام ثابت ہونے پر بارہ برس جیل کی سزا سنا دی۔ اس طرح ان مظلوم حاجیوں کی وہ بد دعائیں رنگ لے آئیں جو انہوں حج کے دوران اس مولوی کے متعلق کی تھیں۔

کنڈے لگا کر بجلی چوری کی

کراچی: شب برات کی خوشی میں پی ای سی ایچ سوسائٹی قبرستان میں اوراس کے اردگرد لگائے گئے ہزاروں بلب اور ہیوی لائٹس ہفتے کو دن بھر روشن رہے۔ افسوس ناک امر یہ ہے کہ اس بابرکت موقع پر قبرستان کو روشن کرنے کے لیے الیکٹرک پول سے کنڈے لگا کر بجلی چوری کی گئی تھی۔ (جنگ ۲۲ مئی ۲۰۱۶ء)

خلائی سفر

اگر خلائی سفر ناممکن ہوتا تو عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر نہ اُٹھایا جاتا۔ خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ معراج کی رات کو جسدِ اطہر کے ساتھ آسمانوں کی طرف اُٹھائے گئے ہیں۔ اور سدرۃ المنتہیٰ بلکہ اس سے بھی بلند مقام تک پہنچائے گئے۔ قرآن کریم اور ذخیرہ حدیث سے یہ امر بخوبی واضح ہے۔ تو معلوم ہوا کہ خلائی سفر خلافِ عادت ہے

لیکن خلافِ شریعت نہیں ہے۔ (مولانا عبدالحق فتاویٰ حقانیہ جلد اول صفحہ ۳۱۳)

ٹھوس آسمان ۵۰۰ سال کی مسافت پر

آیات قرآنیہ کو جب مفسرین کی تحقیقات اورنصوصِ حدیثیہ کی تشریحات کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آسمان ٹھوس جسامت رکھتا ہے، اورصرف قدرتی پردے نہیں ہیں۔۔۔اس حقیقت کی بناء پر معراج کی رات کو حدیث کی رُو سے جو دروازے آنحضرتﷺ کے لیے کھولے گئے تھے وہ مادہ کے ہی ہو سکتے ہیں نہ کہ نورانی دروازے۔قرآن وحدیث سے یہ ثابت ہے کہ آسمان کا ایک مظبوط رنگدار وجود ہے جس میں دروازے بھی ہیں۔اور بعض روایات وآثار میں تو ہرایک آسمان کا مادہ بھی بیان کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ آسمان زمین سے پانچ سوسال کی مسافت پر دُور ہے۔اور اگر تین میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بھی مسافت ہو تو ایک کروڑ انتیس لاکھ ساٹھ ہزار میل تقریباً بنتے ہیں۔ چاند اور سورج دو سیارے ہیں ،کل ستارے فضا میں شرعی نقطہ نگاہ سے معلق ہیں یعنی بین السماء والارض ہیں۔آسمان میں ایک بھی ستارہ نہیں ہے۔۔۔اکثر مفسرین اسلام محلِ کواکب کو جس میں شمس وقمر گردش کرتے ہیں تحت السماء تسلیم کرتے ہیں نہ کہ فی السماء (آسمان کے نیچے نہ کہ آسمان میں)۔اگر سب (ان گنت ستاروں) کی طرف رسائی ہو جائے تو بھی آسمان تک رسائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

قیامت کے دن تمام آسمان اور زمین فنا ہو جائیں گے، اور اس زمین اور آسمان کی جگہ جہنم لے لے گی ،اورعرش الرحمٰن کے نیچے اور سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جنت ہوگی جو ساتویں آسمان سے اوپر ہے۔تو گویا کل مسلمین سابقین وآخرین انشاءاللہ جب جنت میں داخل ہوں گے اور یہ داخلہ جسم وروح دونوں کا ہوگا تو سب کی پرواز ساتویں آسمان اور اس سے اوپر ہوگی۔ (فتاویٰ حقانیہ جلد اول صفحہ ۳۱۲، ۳۴۱، ۲۶۷ از مولانا عبدالحق)

فوٹوگرافی اور پیوندکاری کرنا شرعاً حرام

اپنے اعضاء کو معالجتاً استعمال کرنے کے لیے دوسرے انسانوں کے لیے وصیت کرنا اوران اعضاء کی پیوندکاری کرنا شرعاً حرام ہے۔

ذی روح اشیاء کی فوٹوگرافی کرنا یا شبیہ بنانا تخلیق خداوندی کا مقابلہ کرنے کے مترادف ہے جو کہ گناہ کبیرہ ہے۔،اس لیے جاندار اشیاء کی تصاویر بنانا شرعاً حرام وناجائز ہے۔ (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۳۹۷، ۴۲۸)

حیلا بازی

شیخ ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ جب وہ استراحت کے واسطے گھر میں جاتے تھے تو اپنے خادم سے فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص میرے پاس آنے کی اجازت مانگے تو کہنا کہ شیخ یہاں نہیں ہیں اور یہ مراد لینا کہ جہاں تو کھڑا ہے وہاں نہیں کھڑے ہیں۔

اگر عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ میں نے تجھ سے اپنی طلاق بعوض اس قدر مال کے خریدی پس شوہر نے کہا کہ میں نے فروخت کی تو صحیح ہے طلاق واقع ہو جائے گی۔شیخ ابراہیم نخعی ہی سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص اُن سے ان کے پاس آنے کی اجازت مانگتا اور ان کو ملنا منظور نہ ہوتا تو تکیہ وغیرہ جوان کے پاس ہوتا اس پر سوار ہو بیٹھتے اور اپنے خادم سے کہتے کہ کہہ دے کہ شیخ سوار ہو گئے ہیں حتیٰ کہ سامع کے خیال میں یہ آتا کہ شیخ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے کسی کام کو گئے ہیں۔پس وہ لوٹ جاتا۔اگر کوئی ان سے کوئی چیز مستعار مانگتا اور ان کو دینا منظور نہ ہوتا تو اپنا ہاتھ زمین پر رکھ دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہ شے یہاں نہیں ہے اور مراد یہ ہوتی کہ اس جگہ جہاں ہاتھ رکھا ہے نہیں ہے حالانکہ سننے والے کو گمان ہوتا کہ ان کے پاس یا ان کے گھر میں نہیں ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد ۱۰ کتاب الحیل صفحہ ۳۵۰، ۳۵۹)

جوئیں اور ملائیت

نذیر ناجی صاحب نے لکھا تھا کہ ''ہم بے لباس ہونے کا خطرہ بھول کر اُترے ہوئے کپڑوں کے داغ دھبے دھونے میں لگے ہیں مستقبل کو فراموش کر کے، ماضی کی زینت وآرائش پر زور دے رہے ہیں۔گھاس میں چھپے سانپوں سے نظر ہٹا کر، بندروں کی طرح ایک دوسرے کی جوئیں نکال رہے ہیں۔میں بار بار کہتا ہوں جب تک سیاست واقتدار کے کھیل سے، ملائیت کو نہیں نکالا جائے گا، ہمارا یہی حشر ہوتا رہے گا بلکہ اس سے بھی برا ہوگا۔'' (جنگ لندن ۷ جولائی ۲۰۱۰ء)

کیا مسلمان توہینِ خدا کے مرتکب نہیں ہوتے؟

اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید کی سورۃ الاعراف کی آیاتِ مقدسہ ۱۹۲،۱۹۳،۱۹۵،۱۹۸ میں فرماتا ہے:۔

’’کیا وہ اسے شریک بناتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کر سکتا بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ اور وہ ان کی کسی قسم کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔ یقیناً وہ لوگ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو تمہاری ہی طرح کے انسان ہیں۔ پس تم انہیں پکارتے رہو۔ پس چاہیے کہ وہ تمہیں جواب تو دیں اگر تم سچے ہو۔ اور وہ لوگ جنہیں تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد کی کوئی طاقت نہیں رکھتے ورنہ وہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔‘‘

معزز قارئین! ذرا غور کریں مسلمان ممالک کے غریب ترین اور امیر ترین افراد کی اکثریت کیا اللہ پر توکل کرتی ہے؟ جس میں ایک رتی بھر بھی انسانیت باقی ہے وہ اس بات کا جواب نفی میں دے گا۔ عالم اسلام کے بادشاہ اور سیاست دان امیر مغربی ممالک کی مدد کے بغیر خود کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔ مذہبی شخصیات خود پرستی جیسے شرک میں ہی مبتلا نہیں بلکہ عام لوگوں کو اپنی زلفوں کا اسیر کرنے کے لیے انہیں بھی بے شمار شرکیہ رسومات کا عادی بنا دیا ہے۔ وہ امت جسے یہ تعلیم دی گئی تھی کہ جوتے کا تسمہ بھی اللہ سے مانگو اس امت کی اکثریت بچے بھی پیروں، فقیروں سے مانگتی ہے۔ اس دور میں سب سے زیادہ پوجا جانے والا لعنتی بُت جھوٹ ہے۔ اس بات پر یقین کر لیا گیا ہے کہ ترقی، شہرت، دولت، حکومت، تعلقات اور مذہبی برتری وغیرہ جھوٹ کے بغیر ناممکن ہیں۔ حیرت ہوتی ہے ایسے لوگوں پر جو جھوٹ جیسے خبیث بت کو خوش کرنے کے لیے اسلام کا نام لیتے ہیں۔ توہین رسالت قانون کے شکنجے میں کسنے کے لیے بھی اکثر جھوٹ کو ہی اولیت دی جاتی ہے۔ اگر توہینِ خدا کا قانون بھی بنا دیا جائے اور صرف جھوٹ کی عبادت کرنے والوں کو سزا دی جائے تو توہین رسالت کا ایک بھی کیس سامنے نہیں آئے گا، اور توہین خدا کے جرم میں شاید ہی کوئی سزا سے بچ سکے۔ مسلمان رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتے ہیں اور اللہ کی جھوٹ بول کر توہین کرتے ہیں۔ توہین خدا کا قانون توہین رسالت قانون سے پہلے بننا چاہیے تھا۔

AZED&CO
Incorporated Precticing Accountants
Rizwan Azed
B.COM,MBA,AIIA,FSPA

سیلف ایمپلائیڈ، سول ٹریڈر، لمیٹڈ کمپنی اکاؤنٹس، پی سی او ڈرائیور اکاؤنٹس، سیلف ایسیسمنٹ۔
ٹیکس ریٹرن، لمیٹڈ کمپنی فارمیشن۔ بک کیپنگ، بجٹ۔ بزنس پلان، بزنس سٹارٹ اپ

392 London Road
Mitcham Surrey
London .CR4 4EA
Tel.020 8646 6777
Fax.020 8646 9416
Mob.0786 788 6952

’’دُنیا کی دولت حق کی مسکراہٹیں ہیں، جنھوں نے ہمیں مست اور مغرور اور بوسیدہ بنا دیا ہے۔ اے سردار! فقیری اور بیماری بہشت ہے، کیونکہ اس کی وجہ سے مسکراہٹ اپنا جال اکھاڑ لیتی ہے۔‘‘ (مولانا رومؒ۔ دفتر اول مثنوی روم)

ہومیو پیتھک نُسخہ جات

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کلونجی کا استعمال اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔ (مسند احمد جلد ۲۔ ح ۷۲۸۵)

کھانسی کے لیے چند مفید نسخے:

پُر درد اور مزمن خشک کھانسی کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے۔

برائی اونیا ۳۰+ اپی کاک ۳۰+ ریومکس ۳۰+ سپونجیا ۳۰

کھانسی بخار کے شروع میں جب گلے میں انفیکشن شروع ہو جائے اور خشک کھانسی کا آغاز ہو تو اکونائیٹ ۳۰+ برائی اونیا ۳۰ کو اپیکاک ۳۰ میں ملا کر دینا مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نسخہ کو ۲۰۰ طاقت میں بھی دیا جا سکتا ہے۔

بوڑھے لوگوں کی مزمن کھانسی یا بہت زیادہ سگریٹ پینے والوں کی کھانسی کے لیے اور سانس کی نالی میں مزمن سوزش اور خشک یا بلغمی کھانسی کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ نہایت مفید ہے۔

اینٹی مونیم سلفوریٹم ۳۰ + ہیپر سلف ۳۰ + نیفتھالینم ۳۰ + سٹانم ۳۰ + سینیگا ۳۰ ملا کر تین بار دن میں لینا فائدہ مند ہے۔

ایسی خُشک کھانسی جو گرم کمرہ میں داخل ہونے سے بڑھ جاتی ہو اور سینے کے بائیں جانب سردی کے احساس کے ساتھ بھی کھانسی میں اضافہ ہو تو نیٹرم کارب نہایت مفید ہے۔

ایسی کھانسی جو نیند سے جگا دے اور اُٹھ کر بیٹھنے سے آرام آجاتا ہو کے لیے سینگونیریا نامی ہومیو پیتھک دوا مفید ثابت ہوتی ہے۔

ایسی کھانسی کا تعلق عام طور پر معدے کی تیزابیت سے ہوتا ہے۔

شام اور رات کے وقت خُشک کھانسی اُٹھے۔　　پلسٹیلا

اگر ہنسنے سے کھانسی میں اضافہ ہو اور فاسفورس فائدہ نہ دے تو ارجنٹم میٹیلیکم ۲۰۰ یا ۳۰ دوا ہوگی۔

خُشک کھانسی اُٹھے جو ہنسنے، بولنے اور گانے سے بڑھ جاتی ہو تو سٹینم ۳۰ دن میں تین بار لینا چاہیے۔

سینہ کھڑ کھڑائے، لیس دار بلغم نکلے، کھانسی آنے پر سینہ میں پھوڑے کا سا درد ہو، مریض کو گہرا سانس لینے کی تمنا ہو، سینے میں خصوصاً بائیں طرف درد ہو اور کھانسی مزمن ہو جائے۔ نیٹرم سلف

ایسی کھلی کھانسی کے لیے جو سینہ اور حنجرہ میں سرسراہٹ کے ساتھ پیدا ہو کے لیے نیٹرم فاس مفید ہے۔

اگر گلے کی زود حسی کی وجہ سے کھانسی اُٹھے۔　　فاسفورس

لیٹنے سے کھانسی شروع ہو جاتی ہو۔　　لاروسیراسس

سانس کی نالی میں درد ہو، تشنج ہو، سانس لینے میں دشواری ہو اور دم گھٹے۔　　لیڈم

ہومیو فزیشن محترم رانا محمد حسن صاحب کی کتاب ''**خزینۃ الشفاء**'' کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ اس کتاب کے تین سو ستّر صفحات میں تقریباً تمام بیماریوں کا ہومیو پیتھک علاج بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح خواتین کیلئے ایک سو باون صفحات پر مشتمل کتاب '**امراض خواتین**' بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب میں خواتین کے مخصوص امراض اور اُن کا ہومیو پیتھک علاج تجویز کیا گیا ہے۔ کتب کے حصول کیلئے فون کریں۔

Mob.07792998973　　Tel. 020.36747909

E-mail. peshwltd@gmail.com

اگر سینے میں بلغم کھڑ کھڑانے کا احساس ہو، خشک تنگی پیدا کرنے والی کھانسی ہو جس کے ساتھ خون کی آمیزش ہو اور کھانسنے پر سر اور کمر میں درد ہو۔ ۳۰ نکس وامیکا

ایسی کھانسی جو گلے میں سرسراہٹ اور خارش کی وجہ سے پیدا ہو تو دوا ہوگی ریومکس ۳۰۔ (ایسی کھانسی میں سینے کی درمیانی ہڈی میں درد ہوتا ہے۔ ہنسنے کے بعد بھی کھانسی کا شدید دورہ اُٹھتا ہے جس سے آواز بعض دفعہ بالکل بند ہو جاتی ہے بعض مریضوں کا پیشاب بھی خطا ہو جاتا ہے۔ ریومکس سخت قسم کی خشک کھانسی کا بھی بہترین علاج ہے۔ ریومکس کی کھانسی عموماً گیارہ بجے ہوتی ہے)

نرخرے میں ہمہ وقت خارش ہوتی رہے جس کی وجہ سے تکلیف دہ کھانسی ہو۔ رسٹاکس

خشک، سخت اور مزمن کھانسی جو عام نزلہ زکام کے نتیجے میں نہ ہو بلکہ ٹھہر جائے۔ ٹیوبر کولینم (پلسٹیلا بھی ایسی کھانسی کو نرم کرنے میں کام آتی ہے)

گلے میں سرسراہٹ کے ساتھ کھانسی اُٹھے یا ٹھنڈی ہوا سے کھانسی میں اضافہ ہو۔ سپونجیا ۳۰ روزانہ تین

Cardiac Cough یعنی دل کی کمزوری سے تعلق رکھنے والی کھانسی۔ اس کھانسی میں سپونجیا چوٹی کی دوا ہے۔ ایسی کھانسی میں کِھس کِھس کی آوازیں آتی ہیں جیسے آرا چل رہا ہو اگر ایسا نہ بھی ہو تو دل کی کمزوری سے جو کھانسی پیدا ہوتی ہے کے لیے سپانجیا نہایت مفید ہے۔

کھانسی کے ساتھ آنکھوں سے پانی بہے، سر میں شدید درد ہو، حرکت سے اور گہرا سانس لینے اور بستر کی گرمی سے کھانسی بڑھ جاتی ہو۔ نیٹرم میور (ساحلی علاقوں میں اس دوا کی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں)

اگر لیٹ جانے پر کھانسی کو آرام آئے۔ مَنیگنیم (ہائیوسمس میں لیٹنے پر کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر زیادہ بولنے اور ہنسنے سے کھانسی بڑھ جاتی ہو تو منیگنیم سے زیادہ فاسفورس مفید ثابت ہوتی ہے)

طب نبویؐ

کھنبی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ کھنبی کی تین قسمیں ہوتی ہیں ایک بالکل سیاہ، دوسری سفید اور سرخ اور تیسری بالکل سفید۔ آنکھوں کے لیے سفید کھنبی کا پانی مفید ہوتا ہے۔

آنکھوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جاری پانی اور سبز چیزوں کے دیکھنے سے نگاہ تیز ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے پیشاب و پاخانے کو روکنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے بہت سے امراض کے پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ حدیث مبارک کے مطابق خواہ نماز ہو رہی ہو، پہلے ان حوائج سے فراغت چاہیئے۔

دھوپ سے گرم شدہ پانی سے رسول اللہ ﷺ نے وضو کرنے اور نہانے سے منع فرمایا ہے۔

اہم اعلان

پیشوا میں ہومیو پیتھک و دیسی نسخہ جات شائع کرنے کا مقصد خدمت خلق اور قارئین کو علاج بالمثل کے فوائد سے آگاہ کرنا ہے۔ کسی بھی ہومیو پیتھک نسخہ یا دیسی ٹوٹکے کو استعمال کرنے سے پہلے کسی مستند ہومیو فزیشن یا حکیم سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ بغیر مشورہ کے نسخہ استعمال کرنا نقصان کا باعث بھی ہو سکتا ہے جس کا ادارہ پیشوا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

ایڈیٹر رسالہ پیشوا

TRIBULUS TERRESTRIS

Tribulus is a plant that produces fruit covered with spines. Rumor has it that tribulus is also known as puncture vine because the spines are so sharp they can flatten bicycle tires. People use the fruit, leaf, and root as medicine for wide-ranging complaints.Tribulus is used for kidney problems, including kidney stones, painful urination, a kidney disorder called Bright's disease, and as a "water pill" (diuretic) to increase urination; for skin disorders, including eczema (atopic dermatitis), psoriasis, and scabies; for male sexual problems, including erectile dysfunction (ED), involuntary release of semen without orgasm (spermatorrhea), and to increase sexual desire; for heart and circulatory system problems, including chest pain, high blood pressure, high cholesterol, and "tired blood" (anemia); for problems with digestion, including colic, intestinal gas (flatulence), constipation, and to expel intestinal parasitic worms; for pain and swelling (inflammation) of the tissue lining the mouth (stomatitis) and sore throat; and for cancer, especially nose tumors.

Women use tribulus to tone muscles before childbirth, to cause an abortion, and to stimulate milk flow.

Some people use tribulus for gonorrhea, liver disease (hepatitis), inflammation, joint pain (rheumatism), leprosy, coughs, headache, dizziness (vertigo), chronic fatigue syndrome (CFS), and enhancing athletic performance. It is also used for stimulating appetite and as an astringent, tonic, and mood enhancer.

How does it work?

Tribulus has chemicals that might increase some hormones in animals. However, it doesn't appear to increase male hormones (testosterone) in humans.

حکیم محمد طارق محمود مجذوبی پی۔ایچ۔ڈی کے تین نسخے

ا۔پھلبہری یا برص کے داغ دور کرنے کے لیے خالص تارکول جس میں کنکر نہ ہوں۔تارکول بلڈنگ میٹریل اسٹور سے مل جاتی ہے۔تارکول میں اتنا مٹی کا تیل ملائیں کہ کریم کی شکل بن جائے۔اس کریم کو سوتی کپڑے کی پٹی پر لگا کر برص کے داغوں پر باندھ دیں۔صبح سے اگلے دن صبح تک باندھیں۔پھر اسے اتار کر نئی پٹی لگا دیں۔ایسا تین روز تک کریں، پھر تین دن چھوڑ دیں اور ان تین دنوں میں زیتون کا تیل لگائیں، بعض اوقات جلد سرخ ہو جاتی ہے گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ شفا کی علامات ہیں۔اس کے بعد تین دفعہ پھر لگائیں۔اس طرح وقفوں سے مکمل صحت یابی تک اسی طرح کرتے رہیں۔

۲۔سرسوں کا تیل ۵۰ گرام شیشے کی بوتل میں ڈال لیں اور اس میں ایک ٹکی کافور کی ڈال کر تین گھنٹے کے لیے دھوپ میں رکھ دیں، دوائی تیار ہے۔اس دوائی کے ایک دو قطرے دن میں ایک بار ڈالیں۔چند دنوں کے استعمال سے کان کے تمام امراض انشاءاللہ ٹھیک ہو جائیں گے۔

۳۔سبز پودینہ، ادرک اور انار دانہ ہم وزن پیس کر ایک چمچ روزانہ کھائیں۔دل کے والو بند نہیں ہوں گے۔ (بحوالہ میرے طبی رازوں کا خزانہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارتقاء اور آدم ۔ تحریر محمد سلیم انصاری (گزشتہ سے پیوستہ)

معزز قارئین! از روئے قرآن کریم فرقان حمید جیسا کہ پچھلی قسط میں ہم نے مٹی اور پانی سے انسانی پیدائش کے مراحل بیان کیے تھے۔ چند مزید آیاتِ قرآن کریم پیشِ خدمت ہیں۔ درج ذیل مقدس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ
اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۲﴾

پس تُو ان سے پوچھ کیا خَلق کرنے کے لحاظ سے وہ زیادہ مضبوط ہیں یا وہ (خِلقت میں مضبوط تر ہیں) جنہیں ہم نے پیدا کیا؟ یقیناً ہم نے انہیں ایک چمٹ جانے والی مٹی سے پیدا کیا۔
Al-Saffat Chapter 37 : Verse 11-12

مزید اب ہم آگے بڑھتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ تخلیقِ بشر اور خلق کا ذکر فرماتا ہے، مندرجہ ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے کہ تم کو پہلے مٹی سے پھر جب تم ارتقاء کے نتیجے میں مکمل بشر ہو گئے اور زمین میں پھیلتے چلے گئے۔ مٹی سے بشر تک کا Process زمین میں رونماء ہوا۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ
اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور اس کے نشانات میں سے (ایک یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر (گویا) اچانک تم بشر بن کر پھیلتے چلے گئے۔
Al-Rum Chapter 30 : Verse 19-20

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ
اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۲﴾

پس تُو ان سے پوچھ کیا خَلق کرنے کے لحاظ سے وہ زیادہ مضبوط ہیں یا وہ (خِلقت میں مضبوط تر ہیں) جنہیں ہم نے پیدا کیا؟ یقیناً ہم نے انہیں ایک چمٹ جانے والی مٹی سے پیدا کیا۔
Al-Saffat Chapter 37 : Verse 11-12

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں واضح طور پر انسانی پیدائش دو طرح سے بیان فرماتا ہے، پہلے مٹی سے اور پھر نطفہ سے جیسا کہ فرماتا ہے۔

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ
اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰٮكَ رَجُلًا ؕ ﴿۳۸﴾

اُس سے اس کے ساتھی نے، جبکہ وہ اس سے گفتگو کر رہا تھا، کہا کیا تو اُس ذات کا انکار کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے بنایا پھر تجھے ایک چلنے پھرنے والے انسان کی صورت میں ٹھیک ٹھاک کر دیا؟
Al-Kahf 18: Verse 36-38

نیز فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں نہ صرف مٹی اور پانی سے آدم کی تخلیق کا بیان کرتا ہے بلکہ مادرِ رحم میں پرورش اور تخلیقی

Process کے متعلق بھی بیان فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۳﴾
ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۴﴾
ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ
مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا
فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا
اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۵﴾

Al-Mu'minun Chapter 23 :
Verse 13 , 14 , 15

اور یقیناً ہم نے انسان کو گیلی مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا.

پھر ہم نے اسے نطفہ کے طور پر ایک ٹھہرنے کی محفوظ جگہ میں رکھا.

پھر ہم نے اس نطفے کو ایک لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کو مُضغہ (یعنی گوشت کے مشابہ جما ہوا خون) بنا دیا پھر اس مُضغہ کو ہڈیاں بنایا پھر ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر ہم نے اسے ایک نئی خِلقت کی صورت میں پروان چڑھایا. پس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو سب تخلیق کرنے والوں سے بہتر ہے.

آخر میں ہم ایک اور آیت پیش کرتے ہیں، بیشک اللہ تعالیٰ عظیم خالق ہے اور اپنی آیات قرانِ کریم میں کھول کھول کر بیان فرما رہا ہے، حیرت ہے حضرت آدم علیہ السلام کا پہلا انسان ہونے کا عقیدہ آج مسلمان لیئے بیٹھے ہیں؟ اور ارتقاء کو ماننے کے انکاری ہیں اور خدا کی عظیم خالقیت کے منکر ہو رہے ہیں۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ
جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى
وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ
مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا
فِيْ كِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۲﴾

اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا. پھر نطفے سے پھر تمہیں جوڑے بنایا. اور کوئی مادہ حاملہ نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم کے مطابق. اور کوئی معمّر (انسان) بڑی عمر نہیں پاتا اور نہ اس کی عمر سے کچھ کم کیا جاتا ہے مگر وہ (ایک) کتاب میں موجود ہے. یقیناً یہ (بات) اللہ پر آسان ہے.

Al-Fatir 35 : Verse 12

اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو تخلیق کرنا چاہتا ہے تو کن فیکون کہتا ہے اور وہ ہونے لگتی ہے اور ہو کر رہتی ہے۔ ہم نے کبھی کسی تخلیق کو نہیں دیکھا جو اچانک وجود میں آئی ہو۔ ہر چیز تجریدی طور پر وقوع پذیر ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''یقیناً تمہارا ربّ وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا'' (سورۃ الاعراف آیت ۵۵) اس آیت پر غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ آسمان اور زمین یک دم نہیں بنے بلکہ یہ تدریجی طور پر معرضِ وجود میں آئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو غور و فکر کرنے کی ایسی توفیق دے کہ بے اختیار ہمارے سر اس کے حضور سجدہ میں گر جائیں۔ آمین

ہمارے حبیب آقا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے

جلد ہی لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا، اور قرآن صرف رسم کے طور پر استعمال ہوگا۔ ان کی مساجد بظاہر آباد ہوں گی مگر ہدایت کے اعتبار سے (ان کی) مساجد خراب ہوں گی۔ اور ان (مساجد) کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ انہی سے فتنے نکلیں گے اور انہیں میں فتنے لوٹائے جائیں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

مقدس آیات قرآن کریم واحادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر مقدس آیات واحادیث مبارکہ درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔ (شکریہ)

خان بہادر محمد ابراہیم ذوقؔ

دہلی میں آباد ایک معمولی سپاہی شیخ محمد رمضان نامی کے ہاں ۱۱ ذی الحج ۱۲۰۴ھ (۱۷۸۹ء) کو ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس لڑکے کا نام محمد ابراہیم رکھا گیا۔ اس وقت کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہی بچہ ایک دن افصح الفصحا، ابلغ البلغا، ملک الشعراء، خاقانیٔ ہند کے لقب سے ملقّب ہو کر خان بہادر شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ استاد شاہ کہلائے گا۔ اور یہ بچہ علمِ ادب اردو میں ایک نئی روح پھونکے گا، اس کے سامنے بڑے بڑے امراء سرِ تسلیم خم کریں گے اور سخن شناس اور سخن فہم دل و جان سے اسے داد دیں گے۔

مسلمانوں کے عام دستور کے مطابق ابراہیم ذوقؔ نے ابتدائی تعلیم ایک مقامی بادشاہی حافظ غلام رسول صاحب سے حاصل کی۔ حافظ صاحب کا مکتب شعر و شاعری کا ایسا دل کش باغ تھا جس میں حافظ صاحب کی شاعری کی دھوم تھی۔ محلے کے نوجوان اپنے کلام کی اصلاح کے لیے حافظ صاحب کے پاس آیا کرتے تھے۔ شعر و سخن کے اس پر بہار ماحول نے ذوق پر نہایت خوشگوار اثر ڈالا اور انہیں پڑھنے اور سننے کا شوق پیدا ہو گیا اور کچھ عرصہ بعد ہی ذوقؔ شعر کہنے بھی لگ گئے۔ ذوقؔ جب نوجوان تھے، دہلی کے مشہور شاعر شاہ نصیر کے شاگرد ہو گئے۔ اور علمی ذوق کی پیاس بجھانے کے لیے اپنے محلّہ کے ایک فاضل مولوی میاں عبدالرزاق صاحب کے حلقہ تدریس میں شامل ہو گئے۔ ذوق یہاں سیکھتے تھے اور اصلاح لے کر مشاعرے میں غزلیں بھی پڑھتے تھے۔ مگر جلد ہی شاہ صاحب ان کی شکستہ و غریب حالت کے پیشِ نظر اصلاح میں تساہل فرمانے لگے۔ اس پر ذوقؔ نے غزلوں کو بے اصلاح ہی مشاعروں میں پڑھنا شروع کر دیا۔ داد ملنے پر دل بڑھا اور تھوڑے ہی عرصے میں نوبت یہاں تک پہنچی کہ ہر طرف سے واہ واہ ہونے لگی اور ان کی غزلیں عام پسند ہو کر کوچہ و بازار میں پڑھی اور اہلِ نشاط کی زبان سے گائی جانے لگیں۔

بہت جلد علمی اور ادبی حلقوں میں ان کا وقار اتنا بلند ہو گیا کہ ان کی شہرت قلعہ معلّیٰ تک بھی پہنچ گئی اور تھوڑے ہی عرصہ بعد ذوقؔ، شاہ ظفرؔ کا کلام دیکھنے لگے۔ اسی اثناء میں دہلی کے مشہور فاضل اور رئیس نواب الٰہی بخش خاں صاحب نے بھی ان کی بلند پروازی و عالی دماغی، طبیعت کی موزونی اور روانی دیکھ کر انہیں اپنے ہاں بلایا اور اصلاح لینی شروع کر دی۔ نواب صاحب عالم فاضل تھے۔ ان کی صحبت نے ذوقؔ کی طبیعت پر گہرا اثر کیا۔ یہی وجہ تھی کہ ذوقؔ، نواب صاحب کو اپنا شاگرد نہیں بلکہ اپنا مرشد کہتے تھے۔ نواب صاحب کے لیے ذوقؔ کے دل میں محبت مرتے دم تک رہی۔ نواب صاحب بھی انہیں بہت عزیز رکھتے تھے۔ نواب صاحب مختلف طریقوں سے ذوقؔ کی مالی امداد بھی کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ذوقؔ نے شاہ اکبر ثانی کے دربار میں صنائع بدائع سے پُر قصیدہ پڑھا۔ بادشاہ نے خوش ہو کر انہیں ملک الشعراء اور خاقانیٔ ہند کا خطاب عطا کیا۔ جب بہادر شاہ ظفرؔ بادشاہ ہوئے تو ان کو سو روپے ماہوار ملنے لگے۔ مختلف تہواروں کی مناسبت سے کہے گئے قصائد پر انہیں خلعت اور نقد انعام ملا کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی مالی حالت بہت اچھی ہو گئی تھی۔ ایک مرتبہ شاہ ظفر کے غسلِ صحت پر قصیدہ کہہ کر خان بہادر کا خطاب پایا اور ایک ہاتھی مع نقری حوضہ انعام میں ملا۔ ایک دوسرے موقع پر شاہ ظفرؔ نے انہیں ایک گاؤں جاگیر میں عطا کیا تھا۔

ذوقؔ متوسط اندام، رنگ کے سانولے، چیچک رو تھے، آنکھیں روشن نگاہ تیز، بدن پھرتیلا، آواز بلند و خوش آیند، حاضر جواب، تصوف میں خاص دستگاہ، انہیں ہزاروں شعر یاد تھے۔ لباس سفید پہنتے، خوفِ خدا رکھتے تھے، بزرگوں کی عزت کرتے تھے اور جب فرصت ملتی وضو کر کے درود و وظیفہ میں مشغول ہوتے۔ ۲۴ صفر ۱۲۷۱ء (۱۶ نومبر ۱۸۵۴ء) کو ۱۷ دن کی بیماری کے بعد دنیائے شعر سخن کا درخشندہ تارا عالمِ فانی سے کوچ کر گیا۔ وفات سے تین گھنٹے پہلے ذوق نے یہ شعر کہا تھا

کہتے ہیں آج ذوقؔ جہاں سے گزر گیا　　کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے

عدم فرصتی کے باعث ابراہیم ذوق کی زندگی میں ان کا کلام شائع نہ ہو سکا۔ غدر کے بعد ان کا کلام چھپا تھا۔

(خان بہادر محمد ابراہیم ذوق۔ انتخاب ادارہ پیشوا)

شیخ نے افطاریوں کے تر نوالے کھائے خوب
ہے مگر روزوں کی گرمی سے چھہارا ہو گیا

دیکھ چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا
آسماں آنکھ کے تِل میں ہے دکھائی دیتا

منہ سے بس کرتے نہ ہرگز یہ خدا کے بندے
گر حریصوں کو خدا ساری خدائی دیتا

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

اے ذوقؔ! ہوش گر ہے تو دنیا سے دور بھاگ
اس میکدے میں کام نہیں ہوشیار کا

نہ کرتا مَیں ضبط نالہ تو پھر ایسا دھواں ہوتا
کہ نیچے آسماں کے اک نیا اَور آسماں ہوتا

آدمیّت اَور شے ہے علم ہے کچھ اَور چیز
کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

دین و ایماں ڈھونڈتا ہے ذوقؔ کیا اس وقت میں
اب نہ کچھ دیں ہی رہا باقی نہ ایماں ہی رہا

گر بعدِ فقر پھر سگِ دُنیا ہوا فقیر
کمبخت پاک ہو کے پلیدوں میں مل گیا

دِل فقر کی دولت سے مرا اتنا غنی ہے
دُنیا کے زر و مال پہ مَیں تف نہیں کرتا

کچھ اَور گماں گزرے نہ دِل میں ترے کافر
یاد اس لیے مَیں سورہء یوسفؑ نہیں کرتا

اے ذوقؔ! تکلّف میں ہے تکلیف سراسر
آرام سے وہ ہے جو تکلّف نہیں کرتا

آتا کیوں مصر میں کنعاں سے نکل کر یوسفؑ
جذبہء شوقِ زلیخا جو نہ کامل ہوتا

موت نے کر دیا ناچار وگرنہ انساں
ہے وہ خودبیں کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

جو حسد کسی کو تجھ پر ہو توہے یہ تیری خوبی
کہ جو تُو نہ خوب ہوتا تو وہ کیوں حسود ہوتا

نہ ہوا پر نہ ہوا میرؔ کا انداز نصیب
ذوقؔ یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

ہم رونے پہ آ جائیں تو دریا ہی بہائیں
شبنم کی طرح ہمیں رونا نہیں آتا

مسجد میں اس نے ہم کو آنکھیں دِکھا کے مارا
کافر کی دیکھ شوخی گھر میں خدا کے مارا

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا مَیں کیوں
کیا ڈیڑھ چلّو میں ایماں بہ گیا

زاہدِ گمراہ کے مَیں کس طرح ہمراہ ہوں
وہ کہے اللہ ہُو اَور مَیں کہوں اللہ ہوں

رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تُو
تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تُو

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

ہو عمرِ خضر بھی تو کہیں گے بوقتِ مرگ
ہم کیا رہے یہاں ابھی آئے ابھی چلے

محبت کے پیمبر نکلے

سنگ دل کتنے تیرے شہر کے منظر نکلے — جن کی مہماں تھی شبِ غم، وہی بے گھر نکلے
ایسی آنکھوں سے تو بہتر تھا کہ اندھے ہوتے — ہم جسے آئینہ سمجھیں ، وہی پتھر نکلے
دن بُرے ہوں تو گہر پر بھی ہو کنکر کا گماں — بَن پڑے بات تو صحرا بھی سمندر نکلے
آبگینوں کو جو توڑا تو وہ ٹھہرے مٹّی — سنگریزوں کو جو پرکھا تو وہ مرمر نکلے
جن کو نفرت سے ہوا راہ میں چھوڑ آئی تھی — آسماں پر وہی ذرّے مہ و اختر نکلے
شہر والوں نے جنہیں دار کا مُجرم سمجھا — وہ گناہگار ، محبت کے پیمبر نکلے
خوف سے موت کی ہچکی بھی اٹک جاتی ہے — اس خموشی میں کہاں کوئی سخنور نکلے
میری ہر سانس تھی میزانِ عدالت محسؔن — جتنے محشر تھے میرے جسم کے اندر نکلے

محسؔن نقوی

سامنے آئینہ رکھ لیا کیجیے

حُسن جب مہرباں ہو تو کیا کیجیے — عشق کی مغفرت کی دُعا کیجیے
اس سلیقے سے ان سے گِلہ کیجیے — جب گِلہ کیجیے ہنس دیا کیجیے
دوسروں پر اگر تبصرہ کیجیے — سامنے آئینہ رکھ لیا کیجیے
آپ سُکھ سے ہیں ترکِ تعلق کے بعد — اتنی جلدی نہ یہ فیصلہ کیجیے
زندگی کٹ رہی ہے بڑے چین سے — اَور غم ہوں تو وہ بھی عطا کیجیے
کوئی دھوکہ نہ کھا جائے میری طرح — ایسے کُھل کر نہ سب سے مِلا کیجیے
عقل و دِل اپنی اپنی کہیں جب خمارؔ — عقل کی سنیے ، دِل کا کہا کیجیے

خمارؔ بارہ بنکوی

صاحب تاویل باطل چوں مگس
وہم اُو بولِ خرو تصویرِ خس

باطل تاویل کرنے والا، مکھی کی طرح ہے اس کا خیال، گدھے کا پیشاب اور تنکے کی صورت ہے۔

سگریٹ اور چائے کا کیفِ مرکّب

مولانا ابوالکلام محمد حسین آزاد نے اپنے ایک دوست کو خط لکھا اور ان کے علم میں اضافہ کے لیے انہیں بتایا کہ:۔

''آپ کو معلوم نہیں کہ چائے کے باب میں میرے بعض اختیارات ہیں۔ میں نے چائے کی لطافت و شیرینی کو تمبا کو کی تندی و تلخی سے ترکیب دے کر ایک کیفِ مرکّب پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں چائے کے پہلے گھونٹ کے ساتھ ہی متصلاً ایک سگریٹ بھی سلگا لیا کرتا ہوں۔ پھر اس ترکیب خاص کا نقش عمل یوں جماتا ہوں کہ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد چائے کا ایک گھونٹ لوں گا اور متصلاً سگریٹ کا بھی ایک کش لیتا رہوں گا۔

میں تسلیم کروں گا کہ یہ تمام خود ساختہ عادتیں بلاشبہ زندگی کی تلخیوں میں داخل ہیں لیکن کیا کہوں جب کبھی معاملہ کے اس پہلو پر غور کیا، طبیعت اس پر مطمئن نہ ہو سکی کہ زندگی کو غلطیوں سے یکسر معصوم بنا دیا جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس روزگار خراب میں زندگی کو زندگی بنائے رکھنے کے لیے کچھ نہ کچھ غلطیاں بھی ضرور کرنی چاہئیں۔ غور کیجیے وہ زندگی ہی کیا جس کے دامن خشک کو کوئی غلطی تر نہ کر سکے؟ وہ چال ہی کیا جو لڑکھڑاہٹ سے یکسر معصوم ہو؟

ترک و اختیار دونوں کا نقش عمل اس طرح ایک ساتھ بٹھائیے کہ آلودگیاں دامن تر کریں مگر دامن پکڑ نہ سکیں۔ اس راہ میں کانٹوں کا دامن سے الجھنا مخل نہیں ہوتا دامن گیر ہونا مخل ہوتا ہے۔ کچھ ضروری نہیں کہ آپ اس ڈر سے ہمیشہ اپنا دامن سمیٹتے رہیں کہ کہیں بھیگ نہ جائے۔ بھیگتا ہے تو بھیگنے دیجیئے لیکن آپ کے دست و بازو میں یہ طاقت ضرور ہونی چاہیے کہ جب چاہا، اس طرح نچوڑ کے رکھ دیا کہ آلودگی کی ایک بوند بھی باقی نہ رہے۔

مولانا آزاد ۱۹۲۱ء میں دو سال کے لیے جیل میں قید رہے۔ دوران قید آپ نے تمباکو نوشی مکمل طور پر ترک کر دی تھی۔ قید سے رہائی کے بعد تمباکو نوشی شروع کرنے کا قصہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں:۔

جس دن علی الصبح مجھے رہا کیا گیا تو قید خانہ کے دفتر میں سپرنٹنڈنٹ نے اپنا سگریٹ کیس نکالا اور ازراہِ تواضع مجھے بھی پیش کیا۔ یقین کیجیے جس درجہ کے عزم کے ساتھ دو سال پہلے سگریٹ ترک کیا تھا اتنے ہی درجہ کی آمادگی کے ساتھ یہ پیشکش قبول بھی کر لی۔ نہ ترک میں دیر لگی تھی نہ اب اختیار میں جھجک ہوئی۔ نہ محرومی پر ماتم ہوا تھا، نہ حصول پر نشاط ہوا۔ ترک کی تلخ کامی نے جو مزہ دیا تھا وہی اب اختیار کی حلاوت میں محسوس ہونے لگا تھا۔

آزاد اس واقعہ کے بعد تین مرتبہ قید ہوئے تھے۔ مگر سگریٹ نوشی ترک نہ کی تھی۔''   (بحوالہ غبار خاطر)

''کوئی بولے تو بُرا لگتا ہے''

سانس لینا بھی سزا لگتا ہے   اب تو مرنا بھی روا لگتا ہے

موسمِ گل میں سرِ شاخِ گلاب   شعلہ بھڑکے تو بجا لگتا ہے

مسکراتا ہے جو اس عالم میں   بخدا مجھ کو خدا لگتا ہے

اتنا مانوس ہوں سناٹے سے   کوئی بولے تو بُرا لگتا ہے

ایک اہم بات

سہ ماہی پیشوا میں شائع ہونے والے تمام اشتہارات خلوص نیت کی بنیاد پر شائع کیے جاتے ہیں۔ قارئین اس بارے میں اطمینان کرنے کے بعد اپنی ذمہ داری پر پیش رفت کریں۔ ادارہ اس حوالے سے کسی بھی قسم کے لین دین اور نقصان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

ان سے مل کر بھی نہ کافور ہو درد یہ سب سے جدا لگتا ہے
نطق کا ساتھ نہیں دیتا ذہن شکر کرتا ہوں ، گِلہ لگتا ہے
اس قدر تند ہے رفتارِ حیات وقت بھی رشتہ بپا لگتا ہے

احمد ندؔیم قاسمی

''ہو چلا ہے آدمیت کا لبادہ مختصر''

داستانِ عشق رہ جائے مبادا مختصر
اے جنوں رکھنا خرد سے استفادہ مختصر
خود زمانہ ہی کرے گا اس کی تشریحیں کبھی
لکھ رہا ہوں اک صحیفہ بالارادہ مختصر
چودھویں کی رات وہ لمحہ وصالِ یار کا
اس گھڑی مجھ کو لگا تھا چاند آدھا مختصر
ہوش اتنا تو رہے تجھ سے نہ ہٹ پائے نظر
آج رکھنا ساقیا سامانِ بادہ مختصر
اس دفعہ بھی مصلحت آمیز اُس نے خط لکھا
معذرت تفصیل سے ہے اور وعدہ مختصر
جاگتی آنکھیں لئے آخر کنہؔیا سو گیا
رات لمبی تھی مگر تھا رقصِ رادؔھا مختصر
ہے غنیمت تا قیامت خیرو شر کا سلسلہ
ورنہ ہوتی داستاں آدم کی سادہ ، مختصر
اس خرابے میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی ہے؟
ہو چلا ہے آدمیت کا لبادہ مختصر
پایۂ تکمیل کو پہنچا نہ مَیں ، پہنچا نہ تُو
چھوڑ کر دونوں چلے ہیں خود کو آدھا مختصر
کٹ گیا پل بھر میں طارقؔ زندگی کا یہ سفر
تیز رو رخشِ عمر تھا اور جادہ مختصر

طارق احمد مرزا۔آسٹریلیا

''غم بڑے دِل پذیر ہوتے ہیں''

وہ جو تیرے فقیر ہوتے ہیں
آدمی بے نظیر ہوتے ہیں
تیری محفل میں بیٹھنے والے
کتنے روشن ضمیر ہوتے ہیں
پھول دامن میں چند رکھ لیجیے
راستے میں فقیر ہوتے ہیں
زندگی کے حسین ترکش میں
کتنے بے رحم تیر ہوتے ہیں

مَیں تو بنی آدم کو، مسلمان ہو، یا ہندو یا نصرانی عزیز رکھتا ہوں اور اپنا بھائی گنتا ہوں۔
دوسرا مانے یا نہ مانے۔مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ

وہ پرندے جو آنکھ رکھتے ہیں سب سے پہلے اسیر ہوتے ہیں
دیکھنے والا اِک نہیں ملتا آنکھ والے کثیر ہوتے ہیں
جن کو دولت حقیر لگتی ہے اُف! وہ کتنے امیر ہوتے ہیں
جن کو قدرت نے حُسن بخشا ہو قدرتاً کچھ شریر ہوتے ہیں
ہے خوشی بھی عجیب شے لیکن غم بڑے دِل پذیر ہوتے ہیں
اے عدمؔ! احتیاط لوگوں سے لوگ منکر نکیر ہوتے ہیں

عبدالحمید عدمؔ

’’رمضان کا موسم‘‘

پھر آیا بڑی شان سے رمضان کا موسم
پھر چھایا دل و جان پہ ایمان کا موسم
پھر یادِ خداوندی کی گھِر آئیں گھٹائیں
ہے نشے میں دُھت بادہء عرفان کا موسم
پھر سحری و اِفطاری کے ہونے لگے چرچے
ہر سمت اُتر آیا ہے قرآن کا موسم
سر رکھ دیے دہلیز پہ بخشش کی طلب میں
آنکھوں سے رواں اشکِ پشیمان کا موسم
جو بس میں ہے کر گزریں بتوفیق الٰہی
ہے وَصل خداوندی کے ہیجان کا موسم
دَرکھل گئے جنّت کے ہوئے قید شیاطیں
خوش بختی ہے یہ درد کے درمان کا موسم
مولا مِرا ہو جا تُو مجھے اپنا بنا لے
ہے عفو و کرم لطف کا احسان کا موسم

امۃ الباری ناصر صاحبہ۔امریکہ

’’تم سلامت رہو ہر روز کے مرنے والے‘‘ کلام۔امیرؔ مینائی

عشق میں جان سے گزرتے ہیں گزرنے والے
موت کی راہ نہیں دیکھتے مرنے والے
آخری وقت بھی پورا نہ کیا وعدہ ء وصل
آپ آتے ہی رہے، مر گئے مرنے والے
اُٹھے اور کوچہ ء محبوب میں پہنچے عاشق
یہ مسافر نہیں راستے میں ٹھہرنے والے
جان دینے کا کہا میں نے تو ہنس کر بولے
تم سلامت رہو ہر روز کے مرنے والے
آسمان پہ جو ستارے نظر آئے امیرؔ
یاد آئے مجھے داغ اپنے اُبھرنے والے

حسنؔ تُو بھی آخرت کا ساماں کر لے
فِکر کر خیر سے پھر آیا رمضان کا مہینہ

’’بن جائیں گے زہر پیتے پیتے‘‘

تم اتنا جو مُسکرا رہے ہو کیا غم ہے جس کو چُھپا رہے ہو
آنکھوں میں نمی ، ہنسی لبوں پر کیا حال ہے ، کیا دِکھا رہے ہو
بن جائیں گے زہر پیتے پیتے یہ اشک جو پیتے جا رہے ہو
جن زخموں کو وقت بھر چلا ہے تم کیوں انہیں چھیڑے جا رہے ہو
ریکھاؤں کا کھیل ہے مقدّر ریکھاؤں سے مات کھا رہے ہو

کیفی اعظمی

’’تُو ہی میرا پیارا ہے‘‘

اے خداوند من گنا ہم بخش سوئے درگاہِ خویش را ہم بخش
روشنی بخش در دِل و جانم پاک کن ز گناہ پنہانم
دِل ستانی و دِلربائی کن بہ نگاہے گرہ کشائی کن
در دو عالم مرا عزیز توئی آنچہ می خواہم از تُو نیز توئی

مرسلہ حنا یاسمین۔لندن۔بحوالہ درثمین مترجم

ترجمہ فارسی اشعار: اے میرے خداوند! میرے گناہ بخش دے اور اپنی درگاہ کی طرف مجھے رستہ دکھا۔میری جان اور میرے دل میں روشنی دے اور مجھے میرے مخفی گناہوں سے پاک کر، دل ستانی کر اور دلربائی دکھا اور اپنی ایک نظرِ کرم سے میری مشکل کشائی فرما۔دونوں عالم میں تو ہی میرا پیارا ہے اور جو چیز مَیں تجھ سے چاہتا ہوں، وہ بھی تُو ہی ہے۔

تسؔیم دہلوی کے متعلق مولانا حسرؔت موہانی لکھتے ہیں:۔

’’تسؔیم دہلوی اکثر احباب کی ملاقات کے لیے منشی امیر اللہ تسلیمؔ کو لے کر چوک سے نکلا کرتے تھے، لیکن اتفاق سے ایک دو بار ایسا ہوا کہ خلاف معمول شاہراہ چھوڑ کر پیچ در پیچ گلیوں کا راستہ اختیار کرتے اور جب تسلیمؔ اس کا سبب دریافت کرتے تو فرماتے کہ اصل یہ ہے کہ میری جیب کئی روز سے خالی ہے پھر تم کہو بازار سے ہو کر کیوں نکلتا اور راہ میں کوئی غریب سوال کر بیٹھتا تو میں اس کو کیا جواب دیتا۔‘‘

ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری نے کہا تھا کہ ہندوستان کی الہامی کتابیں دو ہیں ایک مقدس وید دوسرا دیوانِ غالبؔ۔

ڈی این اے میں ڈیجیٹل ڈیٹا محفوظ کیا جا سکتا ہے۔Deoxyribonucleic Acid (DNA)

سائنسدانوں کے مطابق اب ممکن ہے کہ زندگی کی بنیادی اینٹ یعنی ڈی این اے میں ڈیجیٹل ڈیٹا محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ تجرباتی طور پر ڈی این اے کے مالیکیولز میں ڈیجیٹل ڈیٹا شامل کرنے اور انہیں واپس حاصل کرنے میں کامیابی ملی ہے۔ اس عمل کو مزید بہتر اور بڑے پیمانے پر بنا کر ڈی این اے کو ڈیٹا ہارڈ ڈسک میں بدلا جا سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ڈی این اے اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ایک شکر کے دانے کے برابر سالمات پر ایک بڑے سپر اسٹور کا سارا ڈیٹا ڈالا جا سکتا ہے۔

University of Washington کے ماہرین نے Microsoft کے ساتھ مل کے ڈیجیٹل تصاویر کو ڈی این اے کے ٹکڑوں میں انکوڈ کیا ہے۔ اس طرح 0 اور 1 کی فائلوں کو ڈی این اے کے ۴ اہم انا صر Adenine، guanine، cytosine، thymine میں بدلا ہے لیکن اصل چیلنج اس عمل کو پلٹا کر معلومات واپس حاصل کرنا ہے۔ کوڈنگ کے لیے ماہرین نے Huffman کا طریقہ کار اختیار کیا ہے جسے huffman compression algorithm کہا جا سکتا ہے، یہ بالکل اسی طرح کام کرتا ہے جس طرح ڈاک براہِ راست بھیجنے کے لئے پوسٹ کوڈ استعمال کئے جاتے ہیں، اسکے لئے مصنوئی ڈی این اے بنائے گئے ہیں تا کہ معلومات کو واپس با آسانی حاصل کیا جا سکے اور یوں یہ تجربہ کامیاب رہا۔

اب ماہرین کا خیال ہے کہ مستقبل میں ڈی این اے کو معلومات جمع کرنے اور نکالنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن اس سے بار بار معلومات نکالنا ممکن نہ ہو گا ڈی این اے کے حیرت انگیز سالمات ہر طرح کی معلومات سنبھالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں یہ بہت چھوٹے، کارآمد اور دیرپا ہوتے ہیں۔ اس طرح ہزاروں برس اس میں معلومات رکھی جا سکتی ہیں۔

حضرت امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ معدہ مکان دوا کا ہے اور پرہیز دواؤں کا سردار ہے۔
حضرت ابو طالب مکیؒ لکھتے ہیں کہ تندرستی کے وقت دوا کے پاس نہ جاؤ کیونکہ اس سے بھی بیماری پیدا ہوتی ہے۔
(مجموعہ رسائل غزالی جلد اول صفحہ ۷۷)

خُدا کے وجود کی دلیل

حضرت امام شافعیؒ سے کسی ملحد نے سوال پوچھا کہ خُدا کے وجود کی دلیل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''یہ سامنے والا شہتوت کا درخت۔'' وہ حیران ہو کر بولا۔ کس طرح؟ حضرت امام شافعیؒ نے کہا: ''اس کے پتے دیکھو بظاہر کتنے حقیر نظر آتے ہیں لیکن ان کی گوناں گوں خاصیتوں پر نظر ڈالی جائے تو انسان ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ ان پتوں کو ہرن کھاتا ہے تو مُشک بن جاتے ہیں، مکھی کھاتی ہے تو شہد بن جاتے ہیں، کیڑے کھاتے ہیں تو ریشم بن جاتے ہیں مگر جب بکری کھاتی ہے تو مینگنیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ بات عقل میں آسکتی ہے کہ ان حقیر پتوں میں یہ متنوع خصوصیات آپ سے آپ آ گئی ہیں اور کوئی ان کا پیدا کرنے والا نہیں ہے۔''

کیا آپ جانتے ہیں؟

شیطان کے ساتھی:

اللہ تعالیٰ نے شیطان کے ساتھیوں کی پہچان کچھ یوں کرائی ہے:۔
''اور وہ لوگ جو اپنے اموال لوگوں کے سامنے دکھاوے کی خاطر خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ یوم آخر پر۔اور وہ جس کا شیطان ساتھی ہو تو وہ بہت ہی بُرا ساتھی ہے۔''

(سورۃ النساء آیت ۳۹)

دھوکے کے سال:

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔
''عنقریب لوگوں پر ایسے سال آئیں گے جو دھوکے کے سال ہوں گے، ان میں جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا، خائن کو امانت دار اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا، اور اس میں رویبضہ کلام کرے گا، کسی نے پوچھا کہ رویبضہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: بیوقوف آدمی بھی عوام کے معاملات میں بولنا شروع کر دے گا۔'' (مسند احمد جلد ۴ روایت ابو ہریرہؓ حدیث ۷۸۹۹)

ہماری کہکشاں:

ہماری کہکشاں ملکی وے (جادہ شیر) کا قطر ایک لاکھ نوری سالوں پر محیط ہے (یک نوری سال کا مطلب وہ فاصلہ ہے جو روشنی ایک سال میں طے کرتی ہے۔جو تقریباً آٹھ کھرب کلومیٹر بنتا ہے۔) اور اس میں دو کھرب ستارے موجود ہیں (سیاروں اور چاندوں اور دوسرے چھوٹے بڑے اجسام کے مادے ان گنت ہیں) سورج سے ہماری کہکشاں کا مرکز ۲۸۰۰۰ ہزار نوری سال کی دوری پر ہے۔ہمارا سورج اپنے تمام خاندان (۹ سیاروں، ۲۷ چاندوں اور لاکھوں Meteorite) کے ساتھ گزشتہ پانچ ارب سال سے ہماری کہکشاں کے مرکز کے گرد تقریباً ۶۰۰ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سورج کو ایک چکر پورا کرنے کے لیے ساڑھے بائیس کروڑ سے ۲۵ کروڑ سال لگتے ہیں۔کائنات میں ایک سو کروڑ سے زیادہ کہکشائیں ہیں۔نئی کہکشاؤں کے بننے کا عمل بھی جاری و ساری ہے۔مشاہداتی کائنات میں ۱۷۰ بلین کہکشائیں موجود ہیں۔ اینڈرومیڈا نامی کہکشاں ہمارے قریب ترین ہے۔یہ بیس لاکھ نوری سال کی دوری پر ہے۔

سمندروں کی صفائی:

چاند ۳ لاکھ ۸۰ ہزار میل دور زمین پر سمندروں کے پانیوں کو ہر روز دو دفعہ مدوجزر سے ہلاتا رہتا ہے تاکہ ان میں بسنے والی مخلوق کے لیے ہوا سے مناسب مقدار میں آکسیجن کا انتظام ہوتا رہے، پانی صاف ہوتا رہے، اس میں تعفن پیدا نہ ہو۔ساحلی علاقوں کی صفائی ہوتی رہے اور غلاظتیں بہہ کر گہرے پانیوں میں چلی جائیں۔

ٹھنڈے پانیوں کی مچھلیاں:

ٹھنڈے پانیوں میں رہنے والی مچھلیاں اپنے انڈے اپنے وطن سے ہزاروں میل دور گرم پانیوں میں دیتی ہیں لیکن ان سے نکلنے والے بچے جوان ہو کر ماں کے وطن خود بخود ہی پہنچ جاتے ہیں۔

اوزون گیس کا غلاف:

اللہ تعالیٰ نے زمین کو اوزون گیس کا غلاف پہنا دیا ہے تاکہ زمین پر زندگی کو سورج کی طاقتور الٹرا وائلٹ شعاؤں اور میٹرائٹ سے محفوظ رکھا جا سکے۔اوزون کے علاوہ چھ کُرے مزید ہیں جن میں ہوائی کرہ اور مقناطیسی کرہ اہم ہیں۔اوزون گیس کی ۹۰ فیصد مقدار زمین کی سطح سے ۶ تا ۱۰ میل اوپر ہوتی ہے اور اس سے اوپر ۳۰ میل تک بڑھ جاتی ہے۔اگر اللہ تعالیٰ زمین کو اوزون گیس کا غلاف نہ پہناتا تو زمین پر زندگی نہ ہوتی۔

دِل کی دھڑکن:

دل ایک منٹ میں ستر، اسی مرتبہ خون پمپ کرتا ہے۔ ۷۵ سالہ زندگی میں بلا مرمت تقریباً تین ارب مرتبہ دھڑکتا ہے۔

بلڈ پریشر کا علاج:

ایک تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ ۶۰ ملی لیٹر چیری کے عرق کو پانی میں ملا کر پینے سے تین گھنٹے کے اندر بلڈ پریشر میں سات فیصد تک کمی آتی ہے۔ بلڈ پریشر میں اتنی کمی فالج کا خطرہ ۳۸ فیصد یا امراض قلب کا ۲۳ فیصد تک کم کرنے کے لیے کافی ہے۔ محققین کے مطابق چیری میں قدرتی طور پر ایک اینٹی آکسائیڈنٹ فینولک ایسڈ وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے۔

چوہوں کا حملہ:

پشاور کے لیڈی ریڈنگ اسپتال کی انتظامیہ کے مطابق ۱۵ دنوں میں چوہے کے کاٹنے کے ۳۴۲ زخمیوں کو اسپتال لایا گیا۔ گزشتہ ماہ ایسے ۱۳۵۶ افراد کو اسپتال میں طبی امداد دی گئی۔

کراؤن جولز انڈر وئیر:

اگر مرد اپنا موبائل فون پتلون کی جیب میں رکھتے ہیں یا یہ سپرم پیدا کرنے والے اعضاء سے ۲۰ انچ کے فاصلے کے اندر موجود ہو تو فون سے خارج ہونیوالی الیکٹرو میگنٹ لہریں سپرم کو ناکارہ بنا کر مردوں کو بانجھ بنانے کا سبب سکتی ہیں۔ اس نقصان کے سد باب کے لیے ''کراؤن جولز انڈر وئیر'' تیار کر لیا گیا ہے۔ اس میں چاندی کی تاریں استعمال کی گئی ہیں۔ میونخ بزنس اسکول کے چار تحقیق کاروں نے اسے ایجاد کیا ہے۔

واستو:

ہندو مذہبی تعلیمات کے مطابق واستو کے لحاظ سے گھروں کی تعمیر ہونی چاہیے۔ کمروں، دالان، باورچی خانہ، حمام، دروازوں اور کھڑکیاں کی پوزیشن خاص طریقہ سے بنانا واستو کہلاتا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو منفی طاقتیں جان و مال کے لیے خطرناک ثابت ہوتی ہیں۔ شاید آپ نہیں جانتے کہ جس طرح مسلمانوں نے دوسرے بہت سے رنگ ڈھنگ ہندوؤں سے حاصل کر رکھے ہیں وہاں آج کل بعض مسلمان بھی مکان بناتے وقت واستو کا خیال رکھتے ہیں۔

مشروم نفسیاتی الجھنوں کا علاج:

مشروم میں موجود اجزا ناقابل علاج ڈپریشن کے لیے مفید ہوتے ہیں۔ سوطرح کے مشرومز میں سائلو سائبن اور سائلوسن نامی دوا اجزا پائے جاتے ہیں۔ سائلو سائبن دماغ کے اندر جس مقام پر اثر کرتے ہیں انہیں سیروٹونن ریسپپٹر کہا جاتا ہے۔ امپریل کالج لندن میں کی گئی تحقیقات کے مطابق ،نفسیاتی الجھنوں اور خودکشی کی کوشش سے وابستہ نفسیاتی عوارض میں مشروم فائدہ مند ہے۔ نفساتی مرض O C D جیسے خوفناک مرض میں بھی مشروم فائدہ مند ہے۔

صحابہؓ کا مقام مولوی کی نظر میں:

مولانا عبدالحق لکھتے ہیں کہ بعض اوقات صحابہ کرام بھی رسول اللہ ﷺ کی سفارش و مشورہ پر عمل نہیں کرتے تھے۔

(فتاویٰ حقانیہ جلد اول صفحہ ۱۷۷)

ہمیں تو پریشان کر دیا ہے مولویوں کے علم نے۔ اگر ایسا ہی علم مدرسوں میں پڑھایا جاتا ہے تو کیا کہنے۔ اور جہاں تک کالج سے علم حاصل کرنے کا تعلق ہے اکبر الہٰ آبادی نے کہا ہے

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

اور مولانا اشرف علی تھانوی کا مشورہ تھا کہ کالج سے فالج بہتر ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ طالب علم کو اخبار بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔

(ملفوظات از مولانا اشرف علی تھانوی۔ سوانح ولی حسن ٹونکی)

حمزہ عباسی بمقابلہ فرقہ مولویاں

مولانا رومؒ نے ایک قصہ لکھا ہے:۔

’’کسی گاؤں میں ایک نہایت بدآواز موذّن رہتا تھا لوگوں نے اس کو کچھ روپے دیے کہ حج کر آئے وہ حج کے لیے روانہ ہوا، راہ میں ایک گاؤں آیا ،وہاں ایک مسجد تھی ،موذن نے اس میں جا کر اذان دی۔تھوڑی دیر بعد ایک مجوسی کچھ شیرینی اور کپڑے لیے ہوئے آیا اور پوچھا موذن کہاں ہے؟میں ان کو یہ نذر دینے لایا ہوں ،انہوں نے مجھ پر بہت احسان کیا ہے ،میری ایک لڑکی نہایت عاقلہ اور نیک طبع ہے ،اس کو معلوم نہیں کیونکر مذہب اسلام کی طرف میلان ہو گیا تھا ،ہر چند میں نے سمجھایا مگر وہ باز نہیں آتی تھی ،آج جو اس موذن نے اذان کہی تو لڑکی نے گھبرا کر پوچھا کہ یہ کیسی مکروہ آواز ہے ؟لوگوں نے کہا کہ یہ مسلمانوں کا شِعار اور ان کی ادائے عبادت کا طریقہ ہے ،پہلے تو اس کو یقین نہ آیا لیکن جب تصدیق ہوئی تو اس کو اسلام سے نفرت ہو گئی ،اس صلہ میں موذن کے پاس یہ تحفہ لایا ہوں کہ جو کام مجھ سے کسی طرح انجام نہ پا سکا ان کی بدولت پورا ہو گیا۔اور اب لڑکی کی طرف سے اطمینان ہو گیا کہ کبھی اسلام نہیں لائیگی۔‘‘　　　　(مثنوی مولانا رومؒ)

معزز قارئین !اس حکایت کو پڑھ کر معلوم ہوا اربوں انسان اسلام سے کیوں بدکتے ہیں۔وہ اس لیے بدکتے ہیں کیونکہ مسلمان کہلانے والا نام نہاد **بدذات فرقہ مولویاں** منحوس اور بدبودار کردار کا حامل ہے۔مولوی جس دور کا بھی ہو اس کی عملی زندگی گندگیوں سے لتھڑی ہوتی ہے۔زندہ مثال حمزہ عباسی سے اس بدکردار گروہ کا حیثیانہ طرزِ عمل ہے۔یقیناً حمزہ عباسی شدید قسم کی گھٹن محسوس کر رہا ہوگا ،نا صرف حمزہ عباسی بلکہ لاکھوں کروڑوں پڑھے لکھے باشعور لوگ ان نام نہاد مولویوں کے لیے نفرت اور کراہت کے جذبات رکھتے ہیں۔ایک سوال کا جواب ان کے پاس نہیں تھا۔سوال یہ تھا کہ ’’کیا **ریاست کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی گروہ کو غیر مسلم قرار دے‘‘** اس سوال کا جواب تو حمزہ عباسی کو نہ ملا ،ہاں اسے کفر کا فتویٰ اور قادیانی ہونے کا خطاب ضرور مل گیا۔حمزہ اور اس جیسے معصوم ،شریف النفس نوجوان سوچتے تو ہوں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا:

"تکون فی اُمّتی فزعة فیصیر الناس الیٰ علمائھم فا ذاھم قردة وخنازیر"

(کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۸۰ حدیث ۳۸۷۲۷ ناشر موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۹۸۵ء)

میری اُمّت میں ایک گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہوگی جس پر لوگ اپنے علماء کی طرف جائیں گے تو دیکھیں گے وہاں تو بندر اور خنزیر بیٹھے ہیں۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔قرآن کا صرف رسم الخط رہ جائے گا۔ان کی مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی مگر حقیقت میں نُورِ ہدایت سے محروم ہوں گی۔ان کے علماء اس آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ہر فتنہ انہیں سے نکلے گا اور انہیں کی طرف لوٹ جائے گا۔　　(مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۱۵۲ حدیث نمبر ۲۷۶ بیہقی شعب الایمان)

معزز قارئین !ہم حمزہ عباسی اور ان جیسے دوسرے حق کے متلاشیوں کو سلام کرتے ہیں اور آسمان کے نیچے بسنے والی بدترین مخلوق سے پناہ چاہتے ہیں۔اللہ ہم سب کو مولوی جیسے عظیم فتنے سے بچائے۔آمین۔ان نام نہاد فریبی مولویوں کے متعلق امام غزالیؒ احیاء العلوم کی جلد اوّل کے صفحہ ۸۲ پر فرماتے ہیں کہ ’’علماء سُو کے فریب میں نہ آؤ۔دین میں ان کے ذریعہ جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں شیطان سے بھی نہیں ہوتیں۔بلکہ شیطان بھی لوگوں کو بددین کرنے کے لئے علماء سُو کا سہارا لیتے ہیں۔‘‘ احمدیوں سے بغض اور منافرت نے نا صرف مولویوں کو اندھا بلکہ عوام کو بھی اسلامی تعلیمات سے بیدل کر دیا ہے۔

لفظ ’’توفی‘‘ کی حقیقت مفتی تقی عثمانی کی زبانی

شیخ الاسلام فقیہ العصر مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اپنی کتاب دنیا کے اس پار شائع کردہ ادارہ اسلامیات لاہور وکراچی کے صفحہ ۲۵، ۲۶ پر لفظ توفی کے متعلق لکھتے ہیں:۔

’’ہم اپنی بول چال میں موت کے لیے جو’’وفات‘‘ کا لفظ استعمال کرتے ہیں وہ قرآن کریم کے ایک لفظ ’’توفی‘‘ سے ماخوذ ہے قرآن کریم سے پہلے عربی زبان میں یہ لفظ ’’موت‘‘ کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا تھا، عربی زبان میں موت کے مفہوم کو ادا کرنے کے لیے تقریباً چوبیس الفاظ استعمال ہوتے تھے، لیکن ’’وفاۃ‘‘ یا ’’توفی‘‘ کا اس معنی میں کوئی وجود نہ تھا۔ قرآن کریم نے پہلی بار یہ لفظ موت کے لیے استعمال کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت کے عربوں نے موت کے لیے جو الفاظ وضع کیے تھے کہ وہ سب ان کے عقیدے پر مبنی تھے کہ موت کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے۔ قرآن کرم نے ’’توفی‘‘ کا لفظ استعمال کر کے لطیف انداز میں ان کے اس عقیدے کی تردید کی۔ توفی کے معنی ہیں کسی چیز کو پورا پورا وصول کر لینا اور موت کے لیے اس لفظ کو استعمال کرنے سے اس طرف اشارہ کیا گیا کہ موت کے وقت انسان کی روح اس کے جسم سے علیحدہ کر کے واپس بلا لیا جاتا ہے اسی حقیقت کو واضع الفاظ میں بیان کرتے ہوئے سورۃ زمر میں قرآن شریف نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ انسانوں کی موت کے وقت ان کی روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو لوگ مرے نہیں ہوتے ان کی روحیں ان کی نیند کی حالت میں واپس لے لیتا ہے وہ پھر جن کی موت کا فیصلہ کر لیتا ہے ان کی روحیں روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک معین وقت تک چھوڑ دیتا ہے، بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔‘‘ (اس اقتباس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ توفی کا معنی موت ہی ہوتا ہے یعنی خاکی جسم سے روح کا مکمل طور پر پوری طرح علیحدہ ہونا۔ مقدس آیت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ نیند میں روح الگ ہو یا موت کے وقت دونوں صورتوں میں بدن سے روح کا اخراج ہوتا ہے نا کہ بدن کا روح سمیت۔ مضمون نگار)

لفظ توفی کے متعلق مولانا مفتی محمد تقی عثمانی سورۃ ال عمران کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

’’لفظ توفی کے متعلق کلیات ابوالبقاء میں ہے ’’توفی کا لفظ عوام کے یہاں موت دینے اور جان لینے کے لیے استعمال ہوتا ہے لیکن بُلغاء کے نزدیک اس کے معنی ہیں پورا وصول کرنا اور ٹھیک لینا ہے۔‘‘ گویا ان کے نزدیک موت پر بھی توفی کا اطلاق اسی حیثیت سے ہوا کہ موت میں کوئی عضو خاص نہیں بلکہ خدا کی طرف سے پوری جان وصول کر لی جاتی ہے۔ اب اگر فرض کرو خدا نے کسی کی جان بدن سمیت لے لی تو اسے بطریق اولیٰ توفی کہا جائے گا۔ جن اہل لغت نے توفی کے معنی قبض روح کے لکھے ہیں، انہوں نے یہ نہیں کہا کہ قبض روح مع البدن کو توفی نہیں کہتے۔ نہ کوئی ایسا ضابطہ بتایا ہے کہ جب توفی کا فاعل اللہ اور مفعول ذی روح ہو تو بجز موت کے کوئی معنی نہ ہو سکیں۔ (ایسا اہل علم نے اس لیے نہیں کہا کہ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں کہ فاعل اللہ ہو اور مفعول ذی روح انسان ہو اور نتیجہ موت نہ ہو۔ مضمون نگار) توفی کے معنی ہاں چونکہ عموماً قبض روح کا وقوع بدن سے جدا کر کے ہوتا ہے، اس لیے کثرت وعادت کے لحاظ سے اکثر موت کا لفظ اس کے ساتھ لکھ دیتے ہیں، ورنہ (توفی) لفظ کا لغوی مدلول قبض روح مع البدن (کسی لغت کی کتاب کا حوالہ بھی دیتے۔ اس کی مثال دینا بھی ضروری تھی حوالہ کے ساتھ۔ یقیناً مولوی صاحب کو اس کی مثال ڈھونڈے بھی نہ ملتی۔ (مضمون نگار) ہے۔‘‘

بانی جماعت احمدیہ اس ضمن میں چیلنج دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ توفی کا لفظ قرآن کریم میں علاوہ متنازعہ فیہ یعنی دو آیات انی متوفیک اور فلما توفیتنی کے علاوہ ۲۳ مقام پر آیا ہے۔ اور ۲۳ مرتبہ اس سے مراد موت (قبض روح) ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا معنی نہیں کیا گیا اور حضرت عیسیٰ کے لیے اس لفظ کا معنی زندہ مع جسد خاکی آسمان پر جانا ہو گیا۔ ’’جب سے دنیا میں عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے اور زبان عربی جاری ہوئی ہے کسی قول قدیم یا جدید سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ توفی کا لفظ کبھی قبض جسم کی نسبت استعمال کیا گیا ہو بلکہ جہاں کہیں توفی کے لفظ کو خدائے تعالیٰ کا فعل ٹھہرا کر انسان کی نسبت استعمال کیا گیا ہے وہ صرف وفات دینے اور قبض روح کے معنی میں آیا ہے نہ قبض جسم کے معنوں میں۔ کوئی کتاب لغت کی اس کے مخالف نہیں۔ کوئی مثل اور قول اہل زبان کا اس کے مغائر نہیں غرض ایک ذرہ احتمال مخالف کے گنجائش نہیں۔ اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا حدیث رسول اللہ صلعم سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم وجدید سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ تو مَیں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۶۰۳ ازالہ اوہام حصہ دوئم)

عامر لیاقت کے خلاف قتل کا فتویٰ

عامر لیاقت حسین جس کی چرب زبانی کے بڑے چرچے ہیں، مولویوں کو ساتھ بٹھا کر اختلافات کی بناء پر لوگوں کے مرتد اور کافر ہونے کے فتوے حاصل کر کے لوگوں کو خونی بننے کی ترغیب دیتا تھا۔ آج خود دہشت گردوں کی طرف سے ملنے والی قتل کی دھمکی کے بعد اسے اسلام کی خوبصورت تعلیم بھی دکھائی دینے لگ گئی ہے۔ (ڈاکٹر) عامر لیاقت حسین لکھتا ہے:۔

''کسی کو شیعہ ہونے کی بنیاد پر قتل کرنا بلکہ کسی کو کسی بھی مذہب، مسلک یا عقیدے سے بسببِ تعلق جان سے مار دینے کی دھمکی یا اس پر عمل کر گزرنا قطعاً شریعت، نیکی یا ایمان کی سربلندی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے تمام لوگ محفوظ رہیں۔ یعنی ختمی مرتبت درحقیقت اپنی امت کو پیغام دے رہے ہیں کہ کسی کے اسلام کو نہیں مانو، دیوبندی کا نہ بریلوی کا، شیعہ کا نہ اہل حدیث کا، وہابی کا نہ سلفی کا، خارجی کا نہ داخلی کا۔۔۔ اسلام وہی ہے جو میرا ہے یعنی رسول اللہ ﷺ نے تم تک پہنچایا ہے اور اسے پہنچانے کا حکم محمد ﷺ کو محمد ﷺ کے ربّ نے دیا ہے، اس لیے مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے تمام لوگ یعنی پوری انسانیت بلا تفریق رنگ و نسل، زبان و مذہب اور مسلک و عقیدہ محفوظ رہے، جن کے ہاتھوں کی گزند اور زبان کی غلاضت سے تمام طبقاتِ انسانی محفوظ رہیں وہی مسلمان ہیں۔۔۔ اب اگر اس کے باوجود کوئی مسلک، عقیدے یا نظریے سے اختلاف کی بنا پر اور یا کسی کے غیر مسلم ہونے کے سبب بطور نفرت پرامن شہریوں پر حملے کرے، ان کا لہو بہائے، گالیاں دے، مغلظات سے واٹس ایپ، فیس بک اور ٹوئٹر جیسی سماجی رابطوں کی سائٹس پر اپنے ہی صفحات کو آلودہ کرے تو میں ذمہ داری کے ساتھ اور اللہ کے حضور کلماتِ توبہ کا سہارا لے کر عرض کروں گا کہ ایسے لوگ چاہے ظاہری طور پر اعمالِ شرعی کے پابند ہی کیوں نہ ہوں ان کا اسلام پر قائم ہونے کا دعویٰ اس لیے قبول نہیں کیا جا سکتا کہ شارح شریعت اور معلم قرآن و حدیث یعنی اللہ کے حبیب ﷺ نے قول و فعل سے امن و سلامتی کے پرچارک کو ہی مسلمان قرار دیا ہے۔ ایک شخص نے میرے نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کون سا اسلام بہتر ہے؟ آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بہترین اسلام یہ ہے کہ) تم (دوسروں کو) کھانا کھلاؤ اور (ہر ایک کو) سلام کرو، خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں۔ سبحان اللہ! ذرا کلمات پر غور فرمایئے کہ خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں۔

(عدم برداشت اور دائرہ اسلام سے باہر افراد ۲۸ مارچ ۲۰۱۶)

اس مضمون سے پہلے ۱۴ مارچ کو بدنام قاتل ممتاز قادری جس نے سلمان تاثیر کو توہین رسالت کا الزام لگا کر ۲۷ گولیاں مار کر قتل کر دیا تھا کی پھانسی پر عامر لیاقت لکھ چکا تھا کہ: ''تُو رہا ہو جاتا تو رہائی کی تحریک چلانے اور تیرے نام پر چلانے والوں کی شکلوں یا اپنے ماں باپ کے چہروں کے علاوہ کیا دیکھتا؟ لیکن یہاں تجھے وہ چہرے بھی نظر آ رہے ہیں جن کی زیارت کی تمنا لیے ہر عاشق اپنے خوابوں سے درخواست کر کے سوتا ہے کہ آج تو کسی طرح وہ خواب میں آ جائیں اور میں ان کا دیدار کرلوں۔ دیکھ! کیا خوب اسیری ہے کہ رہائی بھی مل گئی اور پسینہ خشک ہونے سے پہلے محنت کی کمائی بھی مل گئی۔''

(جسم کی موت، کوئی موت نہیں ہوتی؟ ''۱۴ مارچ ۲۰۱۶ء)

عامر لیاقت کو جونہی قتل کی دھمکی ملی اس کے خیالات حلال و پاک ہو گئے جیسے غیر شرعی حلالہ کے بعد بیوی پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جاتی ہے۔ یعنی جس طرح غیر شرعی حلالہ کرانے والی عورت ایک ہی مباشرت کے بعد پہلے خاوند کے لیے حلال و پاک ہو جاتی ہے اسی طرح دہشت گردوں کی صرف ایک دھمکی نے عامر لیاقت کے خیالات پاک اور حلال کر دیے ہیں۔

شہاب الدین غوری سے غیاث الدین بلبن تک (مختصر تاریخ)

شہاب الدین غوری کی قذاق قبیلے ککار کے ہاتھوں مارے جانے کے بعد اس کا بھتیجا محمود جانشین بنا۔ محمود نہایت نالائق بادشاہ ثابت ہوا۔ حکومت کا شیرازہ بکھر گیا۔ شہاب الدین غوری کے منظورِ نظر غلاموں نے سلطنت کو آپس میں بانٹ لیا۔ شہاب الدین کے چہیتے غلام قطب الدین ایبک (اس کے بھائیوں نے اسے بیچ دیا تھا۔) نے دہلی اور ہندوستان کے دیگر علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ شہاب الدین کے ایک اور غلام یلدیز نے غزنی لے لیا۔ اس غلام کو شاہ خوارزم نے نکال باہر کیا۔ ایک اور شہاب الدین کے غلام نذیر الدین نے سندھ اور ملتان پر اقتدار حاصل کرلیا۔

قطب الدین چار برس تک دہلی کے گرد و نواح پر حکومت کرنے کے بعد وفات پا گیا۔ اس کی موت کے بعد اس کا بیٹا آرام شاہ تخت دہلی پر بیٹھا لیکن ایک سال بعد اس کے بہنوئی شمس الدین التمش نے تخت دہلی چھین لیا۔ اور آرام شاہ کو قتل کر دیا۔ شہاب الدین غوری کے ایک دوسرے غلام نذیر الدین کو چنگیز خان نے عبرت ناک شکست دی اور سندھ اور ملتان کو تاخت و تاراج کر دیا۔ موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے شمس الدین التمش نے سندھ اور ملتان پر قبضہ کرلیا۔ مالوہ اور بہار پر بھی قبضہ کر کے التمش ہندوستان کا بادشاہ بن گیا۔ چار سال حکومت کرنے کے بعد مر گیا۔ اسکی موت کے بعد اس کا بیٹا رکن الدین تخت نشین ہوا۔ تخت نشینی کے چند ماہ بعد اس کی بہن رضیہ سلطانہ نے اسے معزول کر کے قتل کر دیا اور ہندوستان کی حکومت سنبھال لی۔ رضیہ سلطانہ کی بدکرداری کی وجہ سے امراء مشتعل ہو گئے۔ رضیہ سلطانہ کا ایک حبشی غلام جمال الدین یاقوت سے معاشقہ تھا۔ بھٹنڈہ کے حاکم اختیار الدین التونیہ نے بغاوت کر دی اور رضیہ سلطانہ کو شکست دے کر گرفتار کر کے بھٹنڈہ لے گیا اور حبشی غلام کو قتل کر دیا گیا۔ دوران قید اس کا التونیہ سے معاشقہ ہو گیا۔ اور رضیہ سلطانہ نے اس سے شادی کرلی۔ شادی کے بعد دونوں دہلی پر قبضہ کے لیے روانہ ہوئے مگر انہیں شکست ہوئی اور دونوں مارے گئے۔ اس وقت معز الدین بہرام شاہ، رضیہ سلطانہ کا بھائی بادشاہ بنا۔ اسے بھی جلد قتل کر دیا گیا اور رکن الدین کے بیٹے علاء الدین مسعود کو بادشاہ بنایا گیا اسے بھی پانچ برس بعد قتل کر دیا گیا۔ پھر شمس الدین التمش کے پوتے نذیر الدین محمود کو جو معز الدین بہرام کا بیٹا تھا تخت نشین کیا گیا۔ نذیر الدین، سلطان شمس الدین التمش کے خاندان کا آخری بادشاہ ثابت ہوا۔ اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ غیاث الدین بلبن جو اس کا غلام تھا اس نے اس موت کے بعد اقتدار پر قبضہ کرلیا۔

آنحضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے:۔

یہودی ۷۱ فرقوں میں بٹے تھے جن میں سے ایک جنتی اور ۷۰ جہنمی تھے۔ عیسائی ۷۲ فرقے بنے۔ ۷۱ جہنمی اور ایک جنتی تھا۔ تم ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔ ایک جنتی اور ۷۲ جہنمی ہوں گے۔''

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنتی کون ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا وہ جماعت ہوگی اور اُن کا ایک امام ہوگا۔

(ابن ماجہ کتاب الفتن باب ۱۷حدیث ۳۹۹۲۔ الجامع الترمذی ابواب الایمان باب افتراق ھذا الامۃ)

facebook.warsane.abu.jahal and rana hassan اور گوگل پر پیشوا میگزین کو وزٹ کریں۔ اور پیشوا رسالہ کی ویب سائیٹ www.peshwa.co.uk پر تمام گزشتہ شمارے دیکھے جاسکتے ہیں۔

بقایا: آوارگانِ دشتِ خار

یوگا کفر وشرک کا علمبردار:

اگر یوگا کے متعلق من حیث کل شریعت اسلامی کا حکم معلوم کریں تو پھر یہ ناجائز اور ممنوع قرار پاتا ہے۔ کیونکہ یہ ورزش و کسرت ایک مخصوص مذہب کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ اس طریقہ ورزش کا نہج اور طریقہ کار اور اجزاء ترکیبی کفر خفی سے بھرے ہوئے ہیں۔ یوگا کی کسرت محض صحت کی تندرستی کے لیے نہیں کی جاتی بلکہ روحانی و ہندو تہذیب کو پروان چڑھانے کے لیے کی جاتی ہے۔ یوگا دراصل کفر وشرک کا علمبردار ہے۔ (یوگا کی شرعی حیثیت از مفتی ابوالعزم)

ساڑھی خود ناپسندیدہ لباس ہے۔ (خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۴۰۸)

بندوق کی گولی اور روزہ:

بندوق کی گولی اگر پیٹ میں لگ کر باہر نکل جائے تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا، البتہ اگر گولی پیٹ میں ہی رہ جائے تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (فتاویٰ حقانیہ جلد ۳ صفحہ ۱۶۷)

نبوّت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو:

جماعت اسلامی کے سابق امیر مولانا مودودی صاحب یہودیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کھلم کھلا لکھتے ہیں:۔

’’اب اگر بفرضِ محال نبوّت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو ہم بے خوف و خطر اس کا انکار کر دیں گے۔ خطرہ ہو سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی باز پُرس کا ہی تو ہو سکتا ہے۔ وہ قیامت کے روز ہم سے پوچھے گا تو ہم سارا ریکارڈ برسرِ عدالت لا کر رکھ دیں گے جس سے ثابت ہو جائے گا کہ معاذ اللہ اس کُفر کے خطرے میں تو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے رسول کی سُنّت نے ہی ہمیں ڈالا تھا۔ ہمیں قطعاً کوئی اندیشہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کسی نئے نبی پر ایمان نہ لانے کی سزا دے ڈالے گا۔‘‘ (ختم نبوت صفحہ ۳۲)

مولانا صاحب کی جسارت پر شیطان بھنگڑے ڈال رہا ہوگا کہ یہودیوں کی طرح مسلمان بھی ذلیل و رُسوا ہوں گے۔ فرما رہے ہیں کہ خُدا تعالیٰ اُمّت محمدیہ میں نبی بھیجے تو وہ اُن کا انکار کر کے یہ اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سُنّت پر الزام دے کر اللہ تعالیٰ کو اُن کے مؤاخذہ سے عاجز کر دیں گے۔ **اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔**

اللہ تعالیٰ کے حضور ایسے لنگ عذرات اور اس قسم کا ریکارڈ اپنی بریّت کے لیے یہودی بھی پیش کر سکتے ہیں۔ وہ بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے تمہارے بھیجے ہوئے یسوع مسیح کو اس لیے تسلیم نہیں کیا تھا کہ ہماری مسلمہ کتاب سلاطین میں لکھا تھا کہ ایلیاہ نبی بگولے میں ہو کر آسمان پر چلا گیا ہے۔ (سلاطین باب ۲ آیت ۱۲) اور ملاکی نبی کی کتاب میں مسیح کے ظہور سے پہلے ایلیاہ کا آنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ (ملاکی باب ۴ آیت ۶) ہم نے یسوع کی اس تاویل کو کہ ایلیاہ کی دوبارہ آمد سے یوحنّا (یحییٰ علیہ السلام) کا ایلیاہ کے مثیل کے طور پر آنا مراد ہے قبول نہیں کیا تھا کیونکہ ہماری کتابوں میں صریح طور پر ایلیاہ کے آسمان پر جانے اور موعود مسیح سے پہلے دوبارہ آنے کی پیشگوئی موجود تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا کہ آخری زمانے میں مسلمان یہودیوں کے ایسے مشابہ ہو جائیں گے جیسے پاؤں کی دو جوتیاں۔

ضروری اعلان

آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد کسی کی دِل آزاری کرنا قطعاً مقصود نہیں ہے۔ صرف اصلاح احوال کی غرض سے مولویوں کی تحریریں، اہم خبریں اور دانش وروں کے اقتباسات حوالہ کے ساتھ بغیر کسی خاص ترتیب کے مستقل طور پر شائع کیے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر پیشوا

آتش گل

پاناما پیپرز، کرپشن کی کہانی اور سپریم کورٹ

تحریر: رانا عبدالباقی

rabaqi@sapulse.com

قارئین کرام! شریف برادران کی حکومت کو اِس اَمر پر ضرور داد دینی چاہیے کہ ملکی بحران زدہ سیاست میں یہ تو ہوا کہ پاناما پیپرز لیکس کے حوالے سے کرپشن کی کہانی قیام پاکستان تک پہنچ گئی ہے اور نواز شریف حکومت اب سپریم کورٹ کمیشن کی تخلیق کیلئے عدالت عظمٰی کے دروازوں پر دستک دینے پر مجبور ہوئی ہے۔ ملکی سیاسی زندگی میں ہلچل تو پاناما پیپرز لیکس کے سبب وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کے دروازے تک ہی پہنچی تھی لیکن وزیراعظم کے باتدبیر وزراٗ و مشیران نے بظاہر اس فکر کے مصداق کہ ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے، پاکستانی سیاست کی پت ہی کھول کر رکھ دی ہے۔ البتہ یہ اَمر اب عدالت عظمٰی کے انتہائی محترم چیف جسٹس پر موقوف ہے کہ قوم و ملک کو درپیش اِس اہم مرحلے پر کیا ملک سے کرپشن کے خاتمے کیلئے محدود اختیارات پر مشتمل محض دو یا تین رکنی کمیشن بنانے پر اکتفا کریں گے یا اِس معاملے کی سنگینی کے پیش نظر حکومتی استدعا کو فل کورٹ میں زیر بحث لا کر ملک سے کرپشن کی کہانی کو ختم کرنے کیلئے انقلابی فیصلے کریں۔ محترم جناب چیف جسٹس کو اِس اہم اَمر پر بھی غور و فکر کرنا چاہیے کہ جہاں اسٹیٹس کو کی اِس متحرک شیطانی چٹان پر حملہ آور ہونے کیلئے فرشتوں کے بھی پَر جلتے تھے بہ فضل تعالیٰ اِس نیک کام کی ابتدا تو قومی درد کو بے لوث فکر و نظر سے محسوس کرتے ہوئے پاکستان آرمی چیف جناب راحیل شریف نے اِس شیطانی چٹان میں شگاف ڈالنے کی ابتدا تو اپنے گھر سے ہی کر دی ہے اور عوام الناس توقع کر رہے ہیں کہ کرپشن کی اِس کہانی کی بنیاد کو ختم کرنے کیلئے 1857 کی پہلی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد مغربی پاکستان کے طول و عرض میں انگریزوں نے برطانوی حکومت ہند کی علمداری کے قیام کیلئے قیام پاکستان سے قبل جس طرح اپنے وفاداروں میں سرداری، جاگیرداری، زمینداری اور نمبرداری کی بندبانٹ کی تھی، تب بھی اِس سلسلے کو آگے بڑھایا جائیگا۔ حقیقت یہی ہے کہ ہندوستان میں برطانوی عملداری کو نتیجہ خیز بنانے میں انگریزوں کے اِن وفاداروں نے اہم کردار ادا کیا تھا جس کے عوض قیام پاکستان سے قبل یہ وفادار موقع پرست لوگ بڑی بڑی جاگیروں کے مالک بن گئے چنانچہ آزادی سے قبل انگریز اِن ٹوڈیوں کی مدد سے پاک و ہند کی دولت برطانیہ منتقل کرتے رہے اور اب یہی نام نہاد رہنما آف شور کمپنیوں کے ذریعے کرپشن سے کمائی ہوئی دولت برطانیہ منتقل کر رہے ہیں۔ بھارت میں تقسیم ہند کے فوراً بعد ہی آئینی اصلاحات کی منظوری سے جمہوریت کو مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کیلئے یہ جاگیریں بحق سرکار ضبط کر لی گئی تھیں لیکن بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی بیماری اور قیام پاکستان کے ایک برس کے اندر ہی وفات کے بعد اِنہی جاگیرداروں، سرداروں اور زمینداروں کی سیاسی موشگافیوں کے سبب نہ تو آئین پاکستان کی بروقت تدوین کی جاسکی اور نہ ہی ملک کے اکثریتی دیہاتی اور قبائلی علاقوں سے سرداری اور جاگیرداری کے سلسلے کو ختم کیا جاسکا چنانچہ جمہوریت بتدریج سیاسی اشرافیہ کے اِن طبقوں کی یرغمال بن کر رہ گئی۔ دیہاتی اور قبائلی علاقوں میں اشرافیہ کی گرفت مضبوط ہونے کے بعد اِس منفی پروسس کا اثر ملکی شہری علاقوں میں جہاں متوسط اور نیم متوسط طبقوں کا زور تھا پر بھی پڑا چنانچہ وقت گزرنے کیساتھ ساتھ شہری علاقوں میں بھی جمہوریت سرمایہ داروں اور نو دولتیوں کے مضبوط حصار میں منتقل ہوگئی اور نوبت اب یہاں تک آگئی ہے کہ دیہاتی اور شہری علاقوں میں ملکی اکثریتی آبادی جسکی مستند تعداد کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ جاگیرداروں، زمینداروں اور سرمایہ داروں کی منظّم کرپشن کے سبب پاکستان کی نصف سے زیادہ آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں جمہوریت جڑ نہیں پکڑ سکی ہے بلکہ جمہوریت کے نام پر محض چند فی صد اشرافیہ نے صحافت، نوکر شاہی، عدلیہ اور اسٹیبلشمنٹ میں اپنے زیر اثر حلقوں کے قیام اور آئینی اصلاحات کے نام پر ملک میں جمہوریت کو آمرانہ فکر میں تبدیل کر دیا ہے۔ ممتاز مذہبی، سماجی اور صحافی رہنما شورش کاشمیری مرحوم نے اِس گھمبیر صورتحال کی وضاحت اپنی ایک شہرہ آفاق نظم میں کی تھی۔........

ہر رہنما کیلئے پرچم ہی کفن ہے مل جائے وزارت یہی موقف یہی فن ہے
ہر دل میں سمائی ہوئی اپنی ہی لگن ہے کچھ قوم سے مطلب ہے نہ کچھ فکر وطن ہے
کس جرم میں میناؤ سبو بیچ رہے ہیں رہزن ہیں شہیدوں کا لہو بیچ رہے ہیں

اندریں حالات، اِس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انگریزوں کے پروردہ اِنہی سیاسی حلقوں نے پاکستان میں جمہوریت کو ناکام بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ سیاست میں اپنی گدیاں چمکانے والے جاگیرداروں، سرداروں، زمینداروں اور سرمایہ داروں نے اقتدار میں آنے کے اِس سیاسی ہنر کو بخوبی حاصل کرلیا ہے کہ سرمائے اور طاقت کے زور پر عوامی مینڈیٹ حاصل کرنے کے بعد عوام کی اہمیت کیونکر ختم کی جاتی ہے اور قوم و ملک کی سلامتی کا خیال کئے بغیر محض بیرونی طاقتوں کی فرمابرداری اور کرپشن سے کمائی ہوئی دولت کو آف شور کمپنیوں کے ذریعے غیر ممالک میں منتقل کرکے پراپرٹی خریدنے اور اپنی اولادوں کی بزنس ایمپائر قائم کرکے غیر ممالک کو ٹیکس سے کس طرح مستفید کر سکتے ہیں جبکہ مملکت خداداد پاکستان کو سیاسی موشگافیوں سے قرضوں کے جال میں پھنسانے میں ہی تر صلاحیتوں کو صرف کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں طاقت کے اِن سیاسی ستونوں میں اگر آپس میں اختلاف رائے ہوتا ہے تو وہ صرف اِس حد تک کہ ہم وقتی طور پر عوام کو مطمئن کرنے کیلئے نورا کشتی کر لیتے ہیں، ہم آپ کے استعفٰے کا مطالبہ نہیں کرتے ہیں آپ ہماری کرپشن پر زبانی کلامی تنقید کے سِوا معاملے کو آگے نہ بڑھائیں۔

درحقیقت، پاکستان کے پہلے وزیر اعظم نوابزادہ لیاقت علی خان کی شہادت کے بعد اُن کے پیوند زدہ کپڑوں اور معمولی بنک اکاؤنٹ سے ہی اِس اَمر کی وضاحت ہوگئی تھی کہ بانیان پاکستان مملکت خداد کو معاشی طور پر اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کیلئے امانت، دیانت اور خدمت کو ہی اپنا اُوڑھنا بچھونا بنائے ہوئے تھے لیکن لیاقت علی خان کے بعد متحدہ پاکستان کے سیاسی رہنماؤں نے سیاسی کرپشن سے گریز نہیں کیا جس کی مثال اس حقیقت سے واضح ہو جاتی ہے کہ چند برسوں کے دوران انگریزوں کے وفادار اِن ٹولوں کے سیاسی وفاداریاں بدلنے کے سبب مرکزی حکومتیں تیزی سے بدلتی رہیں۔ بلاشبہ سقوط ڈھاکہ کے وقت پاکستانی سرمایہ بیرونی ملک گیا تھا جس کی واپسی کیلئے مقتدر کوششیں کی گئیں چنانچہ بھٹو صاحب کی حکومت بھی قومی افق پر بھارت کے مقابلے میں ملکی سلامتی کیلئے قومی فکر کو اُجاگر کرنے اور ایٹمی صلاحیت کے حصول کیلئے سرگرم رہی لیکن بھٹو صاحب کے آخری دور اور صدر ضیا الحق کی سیاسی فکر کے تحت ملکی سیاست بجلیوں کی زد میں آ گئی۔ چنانچہ زرداری اور شریف حکومتوں کے دوران قومی سیاسی افق پر اقربہ پروری اور کرپشن نے اپنا گھر بنا لیا ہے جبکہ قومی سلامتی امور کو قطعی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ زرداری دور میں امریکی دباؤ کے پیش نظر بیرونی عناصر کو بلا روک ٹوک پاکستان میں انسداد دہشت گردی کے نام پر تخریب کار گروپوں کی شکل میں منظّم ہونے کا موقع دیا گیا جبکہ شریف حکومت نے بظاہر بااثر بھارتی سیاسی قوتوں کے زیر اثر نہ صرف را کی جانب سے تخریب کاری میں مصروف کلبھوشن یادیو کے معاملے کو طاق نسیاں کر دیا ہے بلکہ ماضی میں مبینہ طور پر 1993 میں پہلی نواز شریف حکومت کے خاتمے پر آف شور کمپنیوں کی آڑ میں دولت برطانیہ منتقل کی گئی جس کی انکوائری کی جانی چاہیے۔ حیرت ہے کہ پاکستانی جمہویت کو موجودہ جمہوری دنیا میں اقربہ پروری کی بدترین مثال بنانے پر بھی وزیر اعظم عوام الناس کو مطمئن نہیں کر سکے ہیں چنانچہ پاناما پیپرز لیکس نے یقیناً سپریم کورٹ کو اچھائی کی آواز بلند کرنے کا ایک نادر موقع فراہم کیا ہے جسے ملک و قوم کی بہتری کیلئے جرأت مندانہ طور پر ضرور استعمال کرنا چاہیے وگرنہ ملکی سیاست چند گھرانوں کی کرپشن کے گرد ہی گھومتی رہے گی۔ بقول جناب رئیس امروہوی...... کیسے جمہور کیا عوام اے دوست ملک و ملت کی یہ کہانی ہے

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:۔

جاہل سے اتنی دور بھاگو، اتنی تیزی سے بھاگو جیسے تیر کمان سے بھاگ جاتا ہے۔

باتبصرہ خبریں

امجد صابری کا قتل: خبر ہے کہ حکیم اللہ محسود گروپ کے ترجمان قاری سیف اللہ نے امجد صابری کے قتل کی ذمہ داری قبول کر لی۔

معزز قارئین! اس خبر پر تبصرہ کرنے سے پہلے اپنی اور ادارہ پیشوا کے منتظمین کی جانب سے امجد صابری صاحب کی وفات پر ان کے اہل خانہ اور کروڑوں مداحوں سے تعزیت کرتا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور اہل خانہ اور ان کے مداحوں کو صبر جمیل عطا کرے۔

جب مذہبی منافرت کسی معاشرے میں اپنے خونی پنجے گاڑ لیتی ہے تو وہ معاشرہ شدید گھٹن کی وجہ سے خون اگلنے لگتا ہے۔ انسانیت کا گلا خود ساختہ عقائد و نظریات کی چھری سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ وطن عزیز میں بھی یہی سب ہو چکا ہے۔ جس دن سے پاکستان اور آئین کی گندگیوں کو چھپانے کے لیے اسے اسلام کا کرتہ پہنایا گیا ہے، اُس دن سے اس کرتے کے نیچے کیڑے کلبلا رہے تھے۔ اب یہ غلیظ کیڑے بغیر کسی خاص تمیز کے سبھی کا خون پی رہے ہیں ماس کھا رہے ہیں۔ اس کی مثال اُس قبر سے دی جاسکتی ہے جسے سنگ مرمر سے ڈھانپ دیا گیا ہو اور قبر کے اندر گلی سڑی ہڈیاں اور عفونت پھیلی ہو۔ وہ تمام خوش لباس اور باریش چہروں والے مذہبی جنونی کیڑے ایسی ہی تاریک قبر کا منظر پیش کر رہے ہیں، ان جنونیوں کا اندرون غلاضت اور بدبو کا ڈھیر ہے۔ کیسا اندھیر ہے کہ مسلمان کہلانے والے عوام ان کی اصلیت جان کر بھی لاچاری اور بے بسی کا کفن اوڑھ کر بے حس و حرکت ان بجوؤں کی خوراک بن رہے ہیں۔ اگر پاکستانی قوم اپنے بچوں کی لاشیں ان درندوں کو کھلا کر امن کی امید رکھتے ہیں تو یہ صرف خوش فہمی ہے۔ اپنی نسلوں کو بچانے کے لیے انہیں لازماً پاکستان، آئین اور مذہبی کیڑوں کے چہروں پر پڑی دکھاوے کی سنہری چادروں کو نوچ پھینکنا ہوگا تاکہ پاکستان کو لاحق بیماریاں اپنی تمام حشر سامانیوں کے ساتھ کھلی کھلی نظر آئیں۔ اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ اگر ایسا ہو جائے تو جس طرح عوام کاکروچ سے نفرت کرتے ہیں اور اگر کوئی کاکروچ ان کے گھر میں دکھائی دے جائے تو فوراً اس سے نجات حاصل کر لیتے ہیں اسی طرح مذہبی جنونیوں کے چہروں سے نقاب ہٹتے ہی یہ مذہبی کاکروچ نظر آئیں گے۔ اور عوام ان سے کاکروچ والا معاملہ ہی کریں گے۔

سیٹلائٹ ٹی وی سیٹس توڑ دیں: شدت پسند تنظیم داعش نے مسلمانوں سے کہا ہے کہ ''وہ اپنے سیٹلائٹ ٹی وی سیٹس توڑ دیں۔ جوان کے عقائد اور اخلاقیات کو تباہ کر رہے ہیں۔ ٹی وی رپورٹ میں سیٹلائٹ ڈشوں کو توڑتے ہوئے بھی دکھایا گیا ہے۔''

معزز قارئین! عجیب بات ہے کہ دولت اسلامیہ داعش کسی کے بھی قابو نہیں آرہی۔ مسلمانوں کی بے بسی کی انتہا ہے کہ وہ داعش کو ناسور بھی قرار دیتے ہیں اور اسے پھلتا پھولتا بھی دیکھ رہے ہیں۔ ۵۷ اسلامی ملک مل کر بھی داعش کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور دن رات مذہبی راہنما اور ان کے ارادتمند جہاد جہاد کا شور مچاتے ہیں اور جہاد کرتے بھی نہیں۔ ہم بتاتے ہیں وہ ایسا کیوں نہیں کرتے اس لیے کہ داعش کی مٹھی گرم کرنے والے بھی یہی مذہبی جنونی اور کچھ مسلمان ممالک ہیں۔ اور داعش کی مدد اس لیے کی جارہی ہے کہ شام کی شیعہ حکومت کا خاتمہ اور عراق سے شیعوں کا خاتمہ کیا جاسکے۔ مغربی ممالک کی بھی یہی خواہش نظر آتی ہے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ اور عالمی انسانی حقوق کی تنظیم کے مطابق ان ناجائز خواہشات کی بھینٹ دو لاکھ اسی ہزار شامی مسلمان چڑھ چکے ہیں۔ گزشتہ پندرہ ماہ کے دوران دس لاکھ مہاجرین یونان پہنچے۔ سینکڑوں افراد سمندر برد ہوئے۔ داعش کا یہ حکم سن کر کہ سٹیلائٹ ڈشوں کو توڑ دو،

> **ایک نیا شاعر ایک رسالے کے ایڈیٹر کے پاس غزل لے کر گیا۔ ایڈیٹر نے پوچھا: ''یہ غزل آپ کی ہے؟''**
> **شاعر نے کہا: ''بے شک، کیا آپ اسے شائع کریں گے؟''**
> **ایڈیٹر نے کہا: ''افسوس! یہ ہمارے رسالے کے معیار پر پوری نہیں اترتی۔''**
> **شاعر آہستہ سے بڑبڑانے لگا: ''یا اللہ خیر! غالب کی غزلیں بھی غیر معیاری ہونے لگی ہیں۔''**

عقائد اور اخلاقیات ٹی وی دیکھنے سے تباہ ہوتے ہیں، قطعاً حیرانگی نہیں ہوئی۔ ایسا کہنا کوئی نئی بات نہیں ہے ہم نے پاکستان میں چند مذہبی گروپوں کا ٹی وی سے نفرت کا سلوک دیکھ رکھا ہے۔ جب ہزاروں دعوت اسلامی اور تبلیغی جماعت والوں نے ٹی وی سیٹ گلیوں میں توڑ پھوڑ کر پھینک دیے تھے۔ ٹیلی ویژن کے متعلق برصغیر پاک و ہند میں کافر ہونے اور اس کے دیکھنے کو حرام قرار دینے کے فتوے بھی موجود ہیں۔ اس ضمن میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب فرماتے ہیں :۔

"ٹیلی ویژن مطلقاً حرام ہے۔ کیونکہ ٹیلی ویژن میں کیمروں کی مدد سے تصویر دکھائی جاتی ہے اور تصویر باجماع امّت حرام ہے۔ لہٰذا ٹیلی ویژن بھی حرام کے دائرے میں ہے۔" (تصویر اور حجاب کے اسلامی احکام اور ٹیلی ویژن از ڈاکٹر اسرار احمد، ماہنامہ میثاق اگست ۱۹۸۲ء جنگ لاہور ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء، بحوالہ مذہبی و سیاسی فرقہ بندیاں از محمد اشرف ظفر صفحہ ۲۷۰)

کیا برطانیہ کو ریفرنڈم سے آزادی مل گئی؟ بچپن میں ہم ایک کہانی سنا کرتے تھے کہ ایک بوڑھے باپ نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور ان کو ایک ایک لکڑی کی چھڑی دی اور ان سے کہا اب انہیں توڑو سب بھائیوں نے بڑی آسانی سے اپنی اپنی چھڑی توڑ دی۔ دانا بزرگ نے اپنے بچوں سے کہا کہ اب ان سب چھڑیوں کا ایک گٹھا بناؤ۔ جب گٹھا تیار ہو گیا تو بزرگ نے کہا کہ اسے بھی توڑ کر دکھاؤ تو باوجود بہت کوشش کے کوئی ایک بھائی بھی اسے توڑ نہ سکا۔ بزرگ اپنے بچوں کو اس طرح اتفاق میں برکت ہے کا فلسفہ سمجھا گیا۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپین ایک دوسرے سے جنگوں کی وجہ سے متنفر ہو چکے تھے۔ جرمنی نے جن ملکوں پر قبضہ کیا تھا وہ جرمنی سے ناراض تھے اور انگلینڈ، فرانس وغیرہ جرمنی اور اٹلی کو غاصب اور ظالم قرار دیتے تھے اور جرمنی جسے انگلینڈ اور فرانس نے امریکہ سے مل کر تباہ کیا تھا ان ممالک سے شدید متنفر تھے۔ بغض، حسد اور دشمنی ان ممالک میں خوب پنپتی رہی ہے۔ ان تمام برائیوں کو قصہ پارینہ بنانے کے لیے اور یورپی عوام کے دلوں میں ایک دوسرے سے محبت بڑھانے کے لیے یورپین یونین بنائی گئی۔ اس یونین میں ابتدائی طور پر ۱۶ ممالک تھے بعد میں ان کی تعداد ۲۸ ہوگئی۔ ممبر ممالک کے لیے سرحدوں کی پابندی ختم کر دی گئی جس سے آزادانہ طور پر یورپین ممالک کے لوگوں کی نقل و حرکت ممکن ہوئی۔ تجارت کے بے شمار مواقع پیدا ہوئے۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ یورپین لوگوں کے درمیان دشمنیوں کی کڑواہٹ کم ہوئی۔ یورپ ایک طاقتور درخت سمجھا جانے لگا اور سمجھا جانے لگا کہ جلد یورپ سپر پاور حاصل کر لے گا۔ مگر اس جذبہ کو اس وقت شدید جھٹکا لگا جب مشرقی یورپ کے غریب ممالک کو یورپ میں شامل کر لیا گیا اور انہیں آزادانہ طور پر نقل و حرکت کی اجازت دے دی گئی۔ ان ممالک کے عوام نے مغربی یورپی ممالک پر یلغار کر دی۔ سب سے زیادہ تکلیف برطانیہ کو اس لیے ہوئی کہ ان لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے برطانیہ میں سکونت اختیار کر لی۔ برطانیہ نے یورپی پارلیمنٹ میں آواز بلند کی مگر یورپی یونین نے برطانیہ کو بتایا کہ یہ لوگ بھی ہمارے بھائی ہیں اور چند برس بعد خوشحالی اور تعلیم ان کی بری عادات کو ختم کر دے گی۔

بہر حال برطانوی حکومت نے اپنا ایک کیا ہوا عوام سے وعدہ ۲۳ جون کو ریفرنڈم کی صورت میں پورا کر دیا۔ برطانوی عوام نے سیاست دانوں کے دکھائے گئے خوشکن خواب کی بنیاد پر یورپ سے آزادی حاصل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلہ کے آتے ہی پونڈ کی قیمت ۱۹۸۵ء کی سطح پر آگئی۔ اسٹاک مارکیٹ ۹۰ کے زاویے سے نیچے گری۔ پہلے تین دن میں تقریباً ایک سو پچیس بلین کا نقصان ہوا اور امیر لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ وزیر اعظم نے حکومت سے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا اور وہ سیاست دان جنہوں نے آزادی کا خواب دکھایا تھا انہوں نے بھی حالات کو مشکل قرار دے کر معذوری ظاہر کر دی ہے۔ ان ابتدائی مشکل حالات کو دیکھ کر وہ لوگ جنہوں نے یورپ چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا وہ بھی مایوس نظر آتے ہیں۔ اب صورت حال یہ ہے یورپی یونین چاہتی ہے کہ برطانیہ غیر یقینی صورت حال کو یورپ سے علیحدہ ہو کر ختم کرے اور برطانیہ گومگوں کی کیفیت میں ہے۔ اس وقت برطانیہ میں عوام کو پہلا جھٹکا پراپرٹی کی قیمتوں میں کمی سے لگا ہے، اور اگلے چند روز میں اگر شرح سود میں اضافہ ہو گیا تو لوگوں کا برا حال ہو سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آزادی کی قیمت چکانی پڑتی ہے، سو برطانوی عوام کو بھی اپنی آزادی کی قیمت چکانی ہوگی۔ ہم اپنی رائے کیا دیں کہ اب کیا ہوگا آگے؟ ہم تو قمر جلال آبادی کے شعر کی صورت، برطانوی عوام کے ساتھ پیش آنے والے مستقبل کے حالات دیکھ رہے ہیں۔

سُنا تھا کہ وہ آئیں گے انجمن میں سُنا تھا کہ ان سے ملاقات ہوگی	ہمیں کیا پتا تھا ہمیں کیا خبر تھی نہ یہ بات ہوگی نہ وہ بات ہوگی
کچھ عرصہ جدائی کے بعد یورپی یونین کے خیالات کچھ یوں ہوں گے۔	
خفا ہم سے ہو کے وہ بیٹھے ہوئے ہیں، رقیبوں میں گھر کے وہ بیٹھے ہوئے ہیں	نہ وہ دیکھتے ہیں نہ ہم دیکھتے ہیں یہاں بات ہوگی تو کیا بات ہوگی

آستینوں میں سانپ: سندھ کے وزیر اطلاعات مولا بخش چانڈیو نے وزیر داخلہ چوہدری نثار کے بیان پر کہا ہے کہ ''وزیر اعظم نواز شریف شائستہ آدمی ہیں لیکن ان کی آستینوں میں سانپ ہیں۔''

معزز قارئین! ہمیں تو سمجھ نہیں آرہی کہ اس بیان میں مولا بخش چانڈیو صاحب نے وزیر اعظم کی تعریف کی ہے یا طنز کا جوتا مارا ہے۔ کیا ہمیں کوئی بتائے گا کہ جس کی آستینیں سانپوں کی آماجگاہ ہوں وہ شائستہ ہو سکتا ہے؟ ان کا اشارہ چوہدری نثار کی طرف تھا۔ اور انکے متعلق نواز شریف کو گمان ہے۔

یہ دنیا کا سانپ نہیں ہے میرے ساتھ پلا پوسا ہے

اس بیان نے سانپ کے متعلق بہت سے اشعار یاد دلا دیے ہیں۔ تبصرہ چھوڑ کر چند اشعار معزز قارئین کی خدمت میں پیش ہیں امید ہے پسند آئیں گے۔

عورت کو ساتھ لینا بس یوں ہی سمجھیے
آستین میں رکھا ہو جیسے سانپ پال کر

بستیاں ہیں سانپ نگر
ہر نظر میں سانپ ہیں

کس کے سائے میں اماں
ہر شجر میں سانپ ہے

ہم سپیروں کے لیے
شہر بھر میں سانپ ہیں

کل تو کنگھی سے بھی اُلجھ بیٹھے
اِس قدر آئے اشتعال میں سانپ

آگے پیچھے رکھ نظر ظاہر باطن بھانپ
غافل پا کر ڈس نہ لے آستین کا سانپ

کنار بحر ہے دیکھوں گا موج آب میں سانپ
یہ وقت وہ ہے دکھائی دے ہر حباب میں سانپ

یہ خزانے کا کوئی سانپ بنا ہوتا ہے
آدمی عشق میں دنیا سے بُرا ہوتا ہے

رکھنے سے ڈر رہا ہوں اُسے آگ کے قریب
رستے میں اک سانپ ملا ہے جما ہوا

گیسو بڑھا کے روز دیا کرتے ہیں وہ بل
ڈسنے کو میرے سانپ ہیں پالے نئے نئے

دل کی باتوں میں آ کے پچھتائے
سانپ پر پاؤں آ گیا جیسے

کٹے تو شب کہیں کاٹے تو سانپ کہلاوے
کوئی بتاؤ کہ وہ زلفِ خم بہ خم کیا ہے

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ وہ بلا جو صبر کے ساتھ ہو ہر قسم کی بھلائی کی بنیاد ہے۔ نبوتؐ کی، رسالت کی، ولایت کی، معرفت کی اور محبت کی سب کی بنیاد بلا رہی ہے۔ پس جب تُو نے بلا پر صبر نہ کیا تو بنیاد نہ رہی۔ (فیوض یزدانی۔ صفحہ نمبر ۸۹ مجلس نمبر ۱۲)

جس درخت نے کہ ابھی جڑ پکڑی ہے ایک آدمی کی طاقت سے اکھڑ جائے گا۔ (مولانا رومؒ)

طلاق، حلالہ اور نام نہاد مولوی (تحریر و تحقیق: رانا محمد حسن خاں)

طلاق وحلالہ کے نام پر عورتوں کو جس طرح ذلیل و رسوا کیا جا رہا ہے وہ غیر شرعی اور بے حیائی و بے غیرتی کی ذیل میں داخل ہو چکا ہے۔اول غلط طریق پر طلاق دے کر خواتین کو ان کی کم مائیگی کا احساس دلا کر زندہ در گور کر دیا جاتا ہے، پاکستانی اسلامی کہلانے والے معاشرہ میں طلاق یافتہ خواتین نہ زندوں میں شمار ہوتی ہیں مردوں میں۔طلاق یافتہ خواتین کی شادی کرنا بھی ناقابل معافی جرم سمجھا جاتا ہے۔مطلقہ خواتین کی زندگی ان گنت دکھوں کا طوق اُٹھائے گزرتی ہے۔دوم طلاق کو غیر موثر کرنے کے لیے غیر شرعی حلالہ کے کانٹوں بھرے بستر پر خواتین کو بے دردی سے پھینک دیا جاتا ہے، جب وہ اس اذیت ناک بستر سے اُٹھتی ہیں تو خاوند اول کے لیے حلال ہو جاتی ہیں۔مولویوں نے مظلوم خواتین کی مجبوریوں سے فائدہ اُٹھانے کے لیے طلاق اور حلالہ کو سیڑھی کے طور پر استعمال کیا ہے۔فتویٰ باز مولویوں نے طلاق اور حلالہ کے نام پر مال کے گودام اور جنسی عیاشی کے اڈے بنا رکھے ہیں۔طلاق اور حلالہ کے اس کھیل میں بے قصور عورت بھنبھوڑی جاتی ہے اور اس کا تقدس پامال کیا جاتا ہے۔بدمعاشی سے غیر شرعی طلاق دینے والے مسلمان اور غیر شرعی طلاق کو شرعی قرار دینے والے مولوی، باپردہ، بااولاد اور بے اولاد خواتین کو ایک رات کے لیے حلالہ کرنے والے سانڈوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ان لعنتی سانڈوں میں مولوی، رشتے دار اور بچے ہر طرح کے لوگ موجود ہوتے ہیں۔اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''تمام مسلمانوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں، اور ان میں سب سے بہترین وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہوں۔'' (مسند احمد جلد ۴ روایت ابو ہریرہؓ حدیث ۷۳۹۶) اگلی سطور میں مولویوں کے طلاق کے متعلق فتوے بیان کیے جائیں گے۔یہ تمام فتوے غیر اسلامی ہیں۔ان فتوؤں سے قطعاً طلاق نہیں ہوتی۔مولانا محمد امجد علی کی کتاب بہار شریعت شائع کردہ مکتبۃ المدینہ کی جلد ۹ میں لکھا ہے:۔

''عورت سے کہا اگر میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو تجھے طلاق ہے تو ہر بار نکلنے کے لیے اجازت کی ضرورت ہے اور اجازت یوں ہوگی کہ عورت اُسے سُنے اور سمجھے اگر اُس نے اجازت دی مگر عورت نے نہیں سُنا اور چلی گئی تو طلاق ہوگئی۔اگر ایسی زبان مثلاً عربی، فارسی وغیرہ میں اجازت دی اور عورت ایسی زبان نہیں جانتی تو طلاق ہوگئی۔اگر کسی رشتہ دار کے یہاں جانے کی اجازت دی مگر اُس وقت نہ گئی دوسرے وقت گئی تو طلاق ہوگئی۔'' (جلد ۹ صفحہ ۱۴ بہار شریعت) ''کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھے ہوئے بات کر رہے تھے ان میں سے ایک شخص نے کہا جو شخص اب بولے اُس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود ہی بولا تو اُس کی عورت کو طلاق ہوگئی۔اگر کہا کہ اگر تُو اب کسی اجنبی سے بات کرے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت نے ایسے شخص سے بات کی جو اُس کے گھر میں رہتا ہے مگر محارم میں سے نہیں کلام کیا تو طلاق ہوگئی۔'' (صفحہ ۶۴، ۶۵) ''اگر کہا پہلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اُسے طلاق ہے تو اس کہنے کے بعد جس عورت سے پہلے نکاح ہوگا اُسے طلاق پڑ جائے گی اور نصف مہر واجب ہوگا۔اگر کہا کہ پچھلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اُسے طلاق ہے جس سے آخر میں نکاح ہوا اُسے نکاح ہوتے ہی طلاق پڑ جائے گی اس کا علم اُس وقت ہوگا جب وہ شخص مرے کیونکہ جب تک زندہ ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ پچھلی ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کے بعد اور نکاح کر لے۔اگر وطی ہوئی تو پورا حق مہر لے گی ورنہ نصف، عدت میں سوگ نہ کرے گی اور نہ شوہر کی میراث پائے گی۔'' (بہار شریعت حصہ نہم صفحہ ۶۶) ''عورت سے کہا کہ اگر تُو جنے تو تجھے طلاق ہے اور مُردہ یا کچّا بچّہ ہوا تو طلاق ہوگئی اور اگر اعضاء نہ بنے ہوں تو نہ ہوگی۔'' (صفحہ ۶۷) عورت سے کہا اگر تُو نماز چھوڑے تو تجھ کو طلاق اور نماز قضا ہوگئی مگر پڑھ لی تو طلاق نہ ہوگی۔'' (صفحہ ۶۸) ''اگر کہا کہ تم مجھے ملے اور میں نے نہ مارا تو میری عورت کو طلاق۔اگر وہ ایک میل سے دکھائی دیا یا چھت پر چڑھ گیا اور یہ اوپر جا نہ سکے تو طلاق نہ ہوگی ورنہ نہ مارا تو طلاق ہو جائے گی۔اگر کہے کہ مال آیا تو ہر عورت کو طلاق اور مال آ گیا تو تمام اُس کی عورتوں کو طلاق ہو جائے گی۔'' (ان فتوؤں سے پتہ لگتا ہے کہ ایک ہی وقت میں تین طلاق کی بھی ضرورت نہیں ہے)

''طلاق ت سے دی جائے تو بھی طلاق ہو جاتی ہے۔'' (۵۸۶ حقانیہ جلد ۴ مولانا عبدالحق) ''اگر عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ میں نے تجھ سے اپنی طلاق

بعوض اس قدر مال کے خریدی پس شوہر نے کہا کہ میں نے فروخت کی تو تصحیح ہے طلاق واقع ہو جائے گی۔'' (فتاویٰ عالمگیری جلد ۱۰ کتاب الحیل صفحہ ۳۵۰) سوال: ''ایک شخص نے کہا جا تجھے طلاق، طلاق، جا چلی جا۔ کیا طلاق واقع ہوگئی؟'' جواب: ''دو طلاقیں تو طلاق کے لفظ سے ہوگئیں اور تیسری جا چلی جا کے لفظ سے ہوگئی۔ لہذا بغیر حلالہ شرعی کے دوبارہ نکاح نہیں ہوسکتا۔'' (خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۲۴۷) سوال: ''ایک مولوی نے دھوکے سے کاغذ پر تین طلاق لکھوادی۔ کیا طلاق ہوگئی؟'' جواب: ''کہنے اور لکھنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ طلاق واقع ہوگئی۔ مولوی نے آپ کو دھوکہ دیا۔ طلاق واقع ہو گئی۔'' (خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۱۱۷) ''اگر زید کو مجبور کر کے زبردستی اس سے لفظ طلاق کہلا لیا ہے اور اس نے مجبور ہو کر زوجہ کو طلاق دے دی ہے تب تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی۔'' (خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۱۱۳ از مولانا عبدالمعبود۔ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور) سوال: ''اگر مذاق میں ۳ طلاق دی جائے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے؟'' جواب: ''نکاح بدوں حلالہ کے جائز نہیں۔'' (خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۱۱۲ از مولانا عبدالمعبود۔) ''حالت نشہ میں اگر شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دیوے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔'' (خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۱۱۳) سوال: ''میں نے طلاق نامے پر دو گواہوں کی موجودگی میں دستخط کیے۔ مگر بیوی کو نہ بتایا اور طلاق کا کاغذ اب تک میرے پاس ہے۔ کیا طلاق ہوگئی؟'' جواب: ''بیوی کو آپ نے تین طلاقیں لکھ دیں تو وہ آپ پر اسی لمحہ حرام ہو گئی۔ خواہ اس کو طلاق کا علم ہوا یا نہیں۔ آپ کا بیوی سے ملاپ خالص بدکاری ہے۔ حلالہ شرعی کے بعد وہ دوبارہ آپ کے نکاح میں آسکتی ہے۔'' (خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۱۰۹ از مولانا عبدالمعبود) ''حمل کی حالت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔''

معزز قارئین! دھوکا، غصہ، جلد بازی اور مندرجہ بالا طریق پر دی گئی طلاق، طلاق نہیں ہوتی۔ نام نہاد مولوی نے اپنے بنائے ہوئے عقائد کو اسلامی بتا کر معاشرے کو پراگندہ کیا ہوا ہے اور اس کے نتیجے میں مسلمان معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ ان نام نہاد علماء نے طلاق کو بھی اپنی روزی روٹی کا سامان بنا رکھا ہے۔ ہمارے ملک میں طلاق مذاق ہوگئی ہے اور اس کا علاج حلالہ جیسی گندی رسم سے نکالا گیا ہے۔ حلالہ جیسی بے غیرتی اسلام میں حرام ہے۔ حضرت رکانہؓ نے ایک مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں جس کا انہیں بعد میں احساس ہوا۔ جب رسول اللہؐ کے پاس یہ معاملہ پہنچا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اس نے تین طلاقیں کس طرح دی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ہی مجلس میں اس نے تین طلاقیں دے دی تھیں، اس پر آپؐ نے فرمایا: اس طرح تو ایک طلاق واقع ہوتی ہے، تم رجوع کر لو۔ (مسند احمد جلد ۱، دارقطنی جلد ۲، نیل الاوطار جلد ۶) یہ بات مستند روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے سارے عہد خلافت اور حضرت عمرؓ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں ایک طلاق متصور ہوتی تھیں۔ لیکن حضرت عمرؓ نے جب یہ محسوس فرمایا کہ شریعت کی دی گئی ایک سہولت کو بعض نادان لوگوں نے مذاق بنا لیا ہے تو یہ حکم صادر فرمایا کہ لوگوں کی اس جلد بازی پر گرفت کی جائے اور اس طرح کی دی ہوئی تین طلاقوں کو تین ہی متصور کیا جائے تاکہ لوگوں کو تنبیہ ہو۔ حضرت عمرؓ کا یہ حکم تعزیر کا رنگ رکھتا ہے اور اسے دائمی حکم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ (صحیح مسلم مصری کتاب الطلاق باب طلاق الثالث صفحہ ۶۷۲)

علاوہ ازیں جن فقہا نے ایک نشست میں تین طلاقوں کو تسلیم کیا ہے وہ بھی ایسی طلاق کو ''طلاق بدعت'' کا نام دیتے ہیں گویا اس کا ناپسندیدہ ہونا ان کے نزدیک بھی مسلّم ہے۔ 'طلاق بتّہ'' کے واقع ہونے کے لیے دو طلاقوں کے درمیان یا تو رجوع حائل ہونا چاہیے یا دوسرا نکاح۔ اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی بھی صورت نہیں تو خواہ کتنی بار وہ منہ سے طلاق کا لفظ بولے طلاق ایک ہی متصور ہوگی۔ اس مَسلک کو فقہا سلف میں سے بھی بعض (مثلاً امام شوکانیؒ وغیرہ نے) تسلیم کیا ہے اور اسے ''طلاق مغلّظہ'' کا نام دیا ہے۔ (روضۃ الندیہ شرح الدرر البھیہ کتاب الطلاق صفحہ ۲۱۲)

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ ''**لا اطلقک ابدا ولا ادیک ابدا**'' یعنی نہ تو میں تجھے کبھی طلاق دوں گا اور نہ اپنے گھر میں بساؤں گا۔ عورت نے پوچھا ''**و کیف ذلک**'' یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ اس پر اس نے کہا ''**اطلق حتی اذا اتی اجلک راجعتک**'' میں تجھے طلاق دوں گا اور جب تیری عدت ختم ہونے کے قریب پہنچے گی تو رجوع کر لوں گا۔ اگلی دفعہ پھر ایسا کروں گا اور پھر رجوع کر لوں گا۔ اس طرح نہ تجھے بساؤں گا اور نہ علیحدہ ہونے دوں گا۔ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور اس نے اس واقعہ کا آپؐ

سے ذکر کیا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **الطلاق مرتن** ۔یعنی وہ طلاق جس میں مرد کو رجوع کا حق حاصل ہے صرف دو دفعہ ہے اس سے زیادہ نہیں۔(تفسیر ابن کثیر بر حاشیہ فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۹۴) اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دو طلاقوں تک تو مرد کو رجوع کا حق حاصل رہتا ہے۔لیکن تیسری طلاق کے بعد اسے رجوع کا کوئی حق نہیں رہتا۔اور یہ دو طلاقیں بھی بیک وقت نہیں دی جاسکتیں بلکہ یکے بعد دیگرے دی جاتی ہیں جس کی طرف مرتن کا لفظ اشارہ کرتا ہے جس کے معنی **مرة بعد مرة** کے ہیں یعنی ایک ہی دفعہ طلاقیں نہ دی جائیں بلکہ باری باری دی جائیں اور ہر طلاق کی مدت جیسا کہ اوپر کی آیت میں گزر چکا ہے تین قروء ہے خواہ وہ ہر مہینے میں ایک دفعہ طلاق دے یا شروع میں ایک دفعہ دے،اس سے طلاق کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔اور عدت گزرنے کے بعد پھر خاوند نکاح کر سکے گا۔اس قسم کی صرف دو جائز ہیں۔یعنی طلاق دینا اور عدت کے بعد نکاح کر لینا۔اگر دو ہو جائیں تو اس کے بعد پھر اگر وہ تیسری مرتبہ طلاق دے دے تو ایسے شخص کے لیے اس عورت سے دوبارہ نکاح جائز نہیں جب تک کہ وہ با قاعدہ اور شرعی نکاح دوسرے شخص سے نہ کر چکی ہو جو حقیقی نکاح ہے حلالہ نہیں۔کیونکہ حلالہ کا وجود اسلام میں نہیں ہے۔

حلالہ جیسی بے غیرتی

مولوی لوگ ناجائز طور پر بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کو میاں بیوی کے درمیان دائمی جدائی کا باعث قرار دے کر انہیں ایک دوسرے لعنتی کام کے لیے تیار کرتے ہیں جسے عرف عام میں حلالہ کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں فرماتا ہے:۔

’’پھر اگر وہ (مرد) اسے طلاق دے دے تو اسکے لیے اس کے بعد پھر اُس مرد کے نکاح میں آنا جائز نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور شخص سے شادی کر لے۔پھر اگر وہ بھی اسے طلاق دے دے۔تو پھر ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ایک دوسرے کی طرف رجوع کریں،اگر وہ یہ گمان رکھتے ہوں کہ (اس مرتبہ) وہ اللہ کی (مقررہ) حدود کو قائم رکھ سکیں گے۔اور یہ اللہ کی (مقررہ) حدود ہیں جنہیں وہ ان لوگوں کی خاطر خوب کھول کھول کر بیان کر رہا ہے جو علم رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳۱)

اس آیت کا مطلب ایک موٹی عقل والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب ایک مرد نے کسی عورت کو طلاق دے دی تو وہ اس کے لیے غیر محرم ہوگئی،اس سے اس کا تعلق ختم ہوگیا۔اب اگر عورت شادی کرنا چاہے تو جہاں وہ مناسب سمجھے کر لے،اس کے لیے اسے سابقہ مرد سے مشورہ لینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔شادی کر لینے کے بعد اگر کسی وجہ سے مرد بیوی کو طلاق دے دے یا اس کا خاوند فوت ہو جائے تو سابقہ شوہر سے نکاح ہو سکتا ہے اگر وہ اللہ کی قائم کردہ حدود کو قائم رکھ سکیں۔اس آیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ سابقہ شوہر کسی حلالہ کرنے والے سانڈ کو تلاش کرے اور اسے کہے کہ میری سابقہ بیوی سے ایک بار ہمبستری کے بعد طلاق دے دے۔ایسا کرنے والے نانہجاروں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:’’**لعن الله المحلل و المحلل له۔**‘‘

فتاویٰ حقانیہ جلد ۴ میں سورۃ البقرہ کی اس آیت کے ضمن میں لکھا ہے کہ ایسے حالات میں میاں و بیوی سے حلالہ پر اقدام کرنا مقصود نہیں اور نہ شریعت اس کی حوصلہ افزائی کرتی ہے،بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ’’**لعن الله المحلل و المحلل له۔**‘‘‘

مولانا عبدالحق یہ لکھنے کے بعد کہ حلالہ کرنے والا اور حلالہ کرانے والی پر لعنت ہے،کمال ڈھٹائی اور بے شرمی سے لکھتے ہیں کہ’’تاہم،کسی دوسری جگہ نکاح کرنے سے عورت خاوند کے لیے حلال ہو جاتی ہے اس لیے اندریں حالات اگر کوئی راہ تلاش کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ایسی حالت میں حلالہ کے بعد میاں بیوی دوبارہ نکاح کر کے نئی زندگی اختیار کر سکتے ہیں،تاہم اس میں صرف نکاح کافی نہیں جب تک دوسرا خاوند بیوی سے ہم بستری نہ کرے۔(فتاویٰ حقانیہ باب الحلالہ صفحہ ۵۱ جلد ۴)

مولانا عبدالمعبود کہتے ہیں کہ’’قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ اگر شوہر بیوی کو تیسری طلاق دے دے تو وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی یہاں تک کہ وہ عورت (عدت کے بعد) دوسرے شوہر سے نکاح (صحیح) کرے۔(اور نکاح کے بعد دوسرا شوہر اس سے صحبت کرے پھر مر جائے یا از خود طلاق دے دے اور اس کی عدت گزر جائے،تب یہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہوگی اور وہ اس سے دوبارہ نکاح کر سکے گا۔یہ ہے حلالہ شرعی)۔‘‘تین طلاق کے بعد عورت کا کسی سے اس شرط پر

نکاح کرنا کہ وہ صحبت کے بعد طلاق دے دے گا، یہ شرط باطل ہے۔ اور حدیث میں ایسا حلالہ کرنے والے اور کرنے والی پر لعنت فرمائی گئی ہے۔۔۔۔ تاہم ملعون ہونے کے باوجود اگر دوسرا شوہر صحبت کے بعد طلاق دے دے تو عدت کے بعد عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جائے گی۔ (خواتین کا فقہی انسائیکلو پیڈیا صفحہ ۸۰۷ از مولانا عبدالمعبود۔ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

معزز قارئین! عجیب مولوی کی سوچ ہے کہ ایک ایسے مرد کے لیے جس نے کسی بھی وجہ سے طلاق دے کر بیوی سے علیحدگی حاصل کر لی۔ اس کی بدمعاشی تو دیکھیں کہ وہ اپنی سابقہ بیوی کو لعنتی بنا کر دوبارہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حلالہ کرنے والے سانڈ بھی خوشی سے لعنتی بننے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ سانڈ جنسی مریض ہوتے ہیں یہ اس لیے لعنت کو قبول کر لیتے ہیں کہ حلالہ کے متعلق لکھا ہے کہ حلالہ کے نکاح میں مشتہی مرد کا ادخالِ ذَکر ضروری ہے تاکہ دونوں کو کچھ لذّت حاصل ہو، انزال کرنا ضروری نہیں۔ اگر کنڈوم کے ساتھ وہی لذت حاصل ہوتی ہو تو یہ وطی پہلے شوہر کے لیے محلل بن سکتی ہے ورنہ نہیں۔ کچھ اور فتوے ملاحظہ فرمائیں:۔

۱۔ اگر مطلقہ عورت کسی مرد کے ساتھ نکاح کرے مگر وطی سے قبل وفات پا جائے تو عورت شوہر اول کے لیے حلال نہ ہوگی۔ حنفیہ کے نزدیک حلالہ کے نکاح میں وطی کرنا ضروری ہے، چونکہ موت قائم مقامِ وطی نہیں اس لیے شوہر ثانی کی وفات سے شوہر اول کے لیے حلال نہیں ہو سکتی۔

۲۔ حلالہ شرعی میں ایلاج (دخول حشفہ) ضروری ہے، انزال ضروری نہیں۔ حلالہ کرنے والا شخص اگر حمل سے ڈرتا ہو تو وہ دخولِ حشفہ کے بعد بغیر انزال کے جماع ختم کر دے اور طلاق دے دے تو عورت شوہر اول کے لیے حلال ہو جائے گی۔

۳۔ حلالہ کے لیے حلالہ کرنے والے کا بالغ ہونا ضروری نہیں۔ اگر نابالغ لڑکا جماع پر قادر ہو تو اس کا حلالہ کرنا صحیح ہے۔

۴۔ حلالہ شرعی کے لیے ضروری ہے کہ اس میں جماع فی القُبل ہو، دُبر میں جماع کرنا حلالہ کے لیے کافی نہیں۔

۵۔ اگر مطلقہ عورت کہے کہ میں حلالہ کروا چکی ہوں تو شوہر اول کو چاہیے کہ عورت کی بات کی تحقیق کرے اور اُس سے جملہ کیفیات اور حالات کے بارے میں معلومات حاصل کرے، اگر وہ حلالہ کے لیے کارآمد ہوں تو دوبارہ نکاح کرے۔

۶۔ اگر اس بات کا خطرہ ہو کہ (نکاح و جماع کے بعد) حلالہ کرنے والا شخص طلاق نہ دے گا تو اس کے لیے ایک حیلہ یہ کیا جا سکتا ہے کہ عورت اس شخص سے اس شرط پر نکاح کرے کہ اپنے اوپر طلاق واقع کرنے کا اس کو اختیار ہو، پس جب وہ خاوند ایک مرتبہ اس سے جماع کر چکے تو یہ عورت اپنے اوپر از خود طلاق واقع کر سکتی ہے۔　(فتاویٰ حقانیہ از مولانا عبدالحق باب الحلالہ صفحہ ۴۸۳ جلد ۴)

مندرجہ بالا فتاویٰ جات مولوی کی ذہنی گندگی اور ان کے فتاویٰ کو حقیقت سمجھ کر لعنتی بننے والوں کی بے حیائی ظاہر کرنے کے لیے کافی ہیں۔ نام نہاد مولویوں کی خباثتوں کا ذکر نہایت مختصر طور پر کیا گیا ہے۔ مضمون میں جہاں جہاں مولوی لکھا گیا ہے اسے نام نہاد سمجھا جائے۔ ایسے علماء کی بھی کمی نہیں ہے جو بیان کی گئی بے غیرتی کی داستان کو حرام اور اسلام سے دور قرار دیتے ہیں۔ اسلامی، صحیح، سچی اور مکمل تفصیل کے لیے دیکھیں: ۱۔ نکاح طلاق حلالہ قرآن کی روشنی میں از کرنل (ریٹائرڈ) عمر شبیر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ۲۔ فقہ احمدیہ حصہ دوم ۳۔ حلالہ کی چھری از ابوحمزہ)

Halala service center in Lahore Punjab Pakistan

We provide Halala services If you divorced your wife & now you want to marry with her again by using HALALA but you did not found a reasonable MAN who can help you for this very delicate problem, then contact us.

Our volunteer can go abroad for those couples who cannot come to their own country but you must arrange all necessary documents & air ticket for him. We will remain all things hidden you can contact with us with full of confidence.

معزز قارئین! اس طرح کے حلالہ سینٹر پاکستان کے ہر شہر میں موجود ہیں۔ بعض لوگ طلاق دے کر اپنی بیوی کو موٹی رقم لے کر حلالہ کرنے والے سانڈوں کے حوالے کر دیتے ہیں اور کئی بار ایسا کرتے ہیں۔ ان حلالہ سینٹروں کے اندر باہر سابقہ شوہر اور لڑکی کے والدین حلالہ کے بعد حلال ہونے والی کا انتظار کرتے دیکھے جا سکتے ہیں۔ حلالہ کے نام پر بدکاری کے اڈے نام نہاد مولویوں کی زیر سرپرستی پھل پھول رہے ہیں۔ نام نہاد مولوی نگرانی کرتا ہے کہ حلالہ کے نام پر ہم بستری ہوئی یا نہیں۔

جوابات:　۱۔ آگ ۲۔ قلم ۳۔ چارپائی

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

Give us a call on 020 3674 7909

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

free professional, friendly and confidential advice

24 Hours Phone Service - 7 Days a Week DIAL 07792998973

Have you been injured in an accident that wasn't your fault?

If so, we're here to help

REPLACEMENT CAR WITHIN 24 HOURS

Loss of earnings - Protection of no claim - storage and recovery - personal injury - replacement car

Road Accident

Personal Injury

Accident at Work

Fall, Slip & Trip

Personal Injury Specialist

No win No fee

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Opening Hours: Mon-Fri 10:00 - 17:00
Tel. 020 3674 7909 Mob. 077 9299 8973
Email: info@rhacs.co.uk

GB CONSTRUCTION GENERAL BUILDERS LTD
Building ServiceS
•Building Renovations
•Brick Work
•Block Work
•Concrete Work
•Drainage
•Plastering
•Foundations & Bases
Home Improvements
•Fitted Bathrooms
•Fitted Kitchens
•Extensions
•Garage Conversions
•Loft Conversions
•Windows
Landscaping
• Driveways
• Block Paving
• Patio Areas
• Garden Walls
• Fencing
• Services
Electrical Services
• Installations
• Consumer Units
• Fuse boxes
• Re-Wiring
Offering Building Services throughout London
Email: info@rhac.co.uk - Tel: 020 36747909, 07792998973

پیشوا ہو میو کلینک
ادارہ پیشوا کی زیرنگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کررہا ہے۔ آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں یا براہ راست جواب کے لئے ای میل کریں۔ اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔ (تمام ہومیو ادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)
اوقات کلینک
پیر تا جمعرات 13.00 PM تا 17.30 PM ---بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM
2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ , U.K
Telephone Number Tel.020.36747909
peshwaltd@gmail.com....www.peshwa.co.uk